

ترجمہ و تحقیق
خصائص امیر المؤمنین
علی ابن ابیطالبؑ

اشیاء علوی

مؤلف: ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب ساشی

مترجم و محقق: سید شاہد حسین رضوی ہند



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امتیازات علوی

(ترجمہ و تحقیق خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب)

مؤلف

ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی

مترجم و محقق

سید شاہد حسین رضوی ہندی



معاونت تحقیق

انتساب

میں اپنی اس ناچیز پیش کش کو حضرت صدیقہ کبریٰ امیرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور مولیٰ الموحدین یعسوب الدین امیر المؤمنین غالب کل غالب مطلوب کل طالب امام المشارق و المغرب علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے فرزند حضرت بقیۃ اللہ الاعظم روحی و ارواح العالمین لہ الفداء کی خدمت میں عاجزانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

نام کتاب: امتیازات علوی (ترجمہ و تحقیق خصائص امیر المؤمنین علی بن ابیطالب)
 مؤلف: ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی
 مترجم: سید شاہد حسین رضوی ہندی
 ناشر: انتشارات مرکز جهانی علوم اسلامی (قم، ایران)
 پہلا ایڈیشن: ۱۳۲۹ھ مطابق: ۲۰۰۸ء، ۱۳۸۷ھ، شمس
 تعداد: ۲۰۰۰

ISBN: 978-964-195-006-6

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ملنے کا پتہ:

ایران: قم، بلوار بہار، جب ہتل الزہراء علیہا السلام، انتشارات مرکز جهانی علوم اسلامی
 تلفکس: 0098251\7749875

E-mail: public-relations@comicis.co
 www.eshraaq.com

- ہندوستان: ۱۔ بمبئی: حیدری کتب خانہ، مرزا علی اسٹریٹ، امامباڑہ روڑ۔ بمبئی ۹
 ۲۔ دہلی: شیعہ جامع مسجد، کشمیری گیٹ (مولانا محسن نقوی صاحب)
 ۳۔ کشمیر: مدرسہ علمیہ امام محمد باقر علیہ السلام، حسین آباد گورسائی پونچھ، جموں و کشمیر
 ۴۔ جامعۃ الہدیٰ عربی کالج، علی کالونی اکبر پور امبیدنگریوٹی۔

عرض ناشر

بے شک امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کی ذات، جو کہ پیغمبر اسلام کے زیر سایہ پروان چڑھے اور آپ کے حقیقی جانشین بھی ہیں، ایک ممتاز اور بے مثال شخصیت ہے، جس کا اعتراف تمام مسلمان اور غیر مسلمان دانشمندیوں نے کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ آپ کی ذات والاصفات کے فضائل و مناقب کا ذکر کرنا ایک ناممکن امر ہے۔ مسلمانوں کی حدیث کی کتابیں آپ کی شان میں نازل ہونے والی آیتوں اور آنحضرت کی جانب سے آپ کی فضیلت میں وارد ہونے والی حدیثوں سے مملو ہیں، جیسا کہ رسول خدا ارشاد فرماتے ہیں: اے علی اگر دریا روشنائی بن جائے، سارے درخت قلم بن جائیں سارے انسان مل کر لکھیں اور گروہ جن حساب کریں تو بھی تمہارے فضائل و کمالات کو شمار نہیں کر سکتے (۱)۔

پھر بھی اگر دریا کے سارے پانی کو جمع نہیں کر سکتے تو کم از کم پیاس تو بجھالینی

چاہئے! اس ہدف کے مد نظر علم حدیث کے کچھ بزرگ علماء نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کو جمع کرنے کی کوشش کی اور اس راہ میں بہت سی مشقتیں برداشت کیں۔

کتاب ہذا ”خصائص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہا السلام“ انھیں کاوشوں کا ثمرہ ہے جسے حافظ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی نے تیسری صدی ہجری میں تالیف کیا ہے۔

جناب سید شاہد حسین رضوی ہندی، معلم مرکز جہانی علوم اسلامی حوزہ علمیہ قم نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے؛ ہم موصوف اور ان تمام دانشمندوں کی زحمات کی قدر دانی کرتے ہیں جنہوں نے اس کام کو اہمیت دی اور اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔

آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم، ان حضرات کی توفیقات میں دوام و اضافہ فرمائے (آمین یا رب العالمین)

والسلام

مرکز جہانی علوم اسلامی

شعبہ تحقیقات

فہرست مطالب

صفحہ	عنوان
۱۱	پہلے سے پڑھیں.....
۱۳	عرض مترجم.....
۱۴	مقدمہ.....
۱۴	احمد بن شعیب نسائی کون ہیں؟.....
۲۰	امام نسائی اور حق کا دفاع.....
۲۲	کتاب خصائص کی اہمیت.....
۲۵	حضرت علیؑ امت کے سب سے پہلے مسلمان اور نمازی.....
۳۱	حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی عبادت.....
۳۳	خدا کے نزدیک حضرت علیؑ کا مرتبہ.....
۳۹	جبرئیل و میکائیل حضرت علیؑ کے ہمراہ.....
۵۱	اللہ حضرت علیؑ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا.....

- ۵۷ حضرت علی علیہ السلام خدا کے مغفور بندہ.....
- ۶۳ اللہ نے قلب علی علیہ السلام کو آزمایا.....
- ۶۹ علی علیہ السلام کے در کے علاوہ سارے دروازے بند کر دیے جائیں.....
- ۷۱ خدا نے علی علیہ السلام کو اندر بلایا اور تمہیں باہر نکالا.....
- ۷۵ نگاہ رسالت میں حضرت علی علیہ السلام کی منزلت.....
- ۹۳ علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے.....
- ۹۷ علی علیہ السلام نفس رسول.....
- ۹۹ علی علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفی اور امین.....
- ۱۰۱ مبلغ سورہ برات.....
- ۱۰۷ جس کا میں ولی اس کے علی علیہ السلام کو ولی.....
- ۱۱۷ علی علیہ السلام امیرے بعد ہر مومن کے ولی.....
- ۱۲۳ علی علیہ السلام سے محبت خدا سے محبت، علی علیہ السلام سے دشمنی خدا سے دشمنی.....
- ۱۲۷ علی علیہ السلام سے محبت کی ترغیب.....
- ۱۳۳ مومن اور منافق کی پہچان.....
- ۱۳۵ علی علیہ السلام کی مثال.....
- ۱۳۷ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے علی علیہ السلام کی قربت و محبت.....
- ۱۴۱ رسول خدا کے وارث.....
- ۱۴۳ حضرت عائشہ کا اعتراض و اعتراف.....
- ۱۴۷ حضرت علی علیہ السلام کا مرتبہ.....

- ۱۵۳ سوار دوش نبی.....
- ۱۵۵ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے شوہر.....
- ۱۵۹ حضرت علی علیہ السلام کی تین خصوصیتیں.....
- ۱۶۱ جنت کی عورتوں کی سردار.....
- ۱۶۹ بضعہ الرسول.....
- ۱۷۵ علی علیہ السلام کے بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند.....
- ۱۷۷ جوانان جنت کے سردار.....
- ۱۷۹ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دو پھول.....
- ۱۸۱ سب سے زیادہ عزیز اور محبوب.....
- ۱۸۳ حضرت علی علیہ السلام کے لئے دعا.....
- ۱۸۹ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نجومی.....
- ۱۹۱ شقی ترین انسان.....
- ۱۹۳ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب.....
- ۱۹۵ تاویل قرآن پر جنگ.....
- ۱۹۷ حدیث غدیر.....
- ۱۹۹ باغی و سنگر گروہ.....
- ۲۰۵ حق والا گروہ.....
- ۲۰۹ خوارج سے حضرت علی علیہ السلام کی جنگ.....
- ۲۱۹ خوارج کی پہچان.....

۲۳۱ ابن عباسؓ کا خوارج سے مناظرہ
۲۳۷ پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی
۲۴۳ فہرستیں
۲۴۳ فہرست آیات قرآن کریم
۲۴۳ فہرست احادیث پیغمبر اسلام ﷺ
۲۵۳ فہرست احادیث حضرت علیؓ
۲۵۷ فہرست اعلام
۲۸۲ فہرست قبیلہ اور گروہ
۲۸۲ فہرست اماکن
۲۸۵ فہرست منابع و مآخذ

پہلے اسے پڑھیں

خصائص نسائی اہل سنت کے مشہور عالم دین امام نسائی کی کتاب ہے۔ اس کا یہ ترجمہ حق ترجمہ کی ادائیگی کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے، ممکن ہے اس میں ایسی روایات بھی ہوں جو شیعہ عقائد کے نقطہ نظر سے سازگار نہ ہوں، لہذا اسے نقل قول سمجھا جائے۔

عرض مترجم

رب يسرلى بحق محمد و على و فاطمه و الحسن و الحسين

والائمة التسعة الطاهرين من ذرية الحسين عليهم السلام

کتاب خصائص نسائی اپنی قدمت، اعتبار اور قدر و قیمت کے لحاظ سے ان اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے جسے تمام مسلمان اہمیت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

کتاب خصائص کے تقریباً بارہ خطمی نسخے ہیں جو دنیا کے مختلف کتابخانوں میں موجود ہیں، اور اب تک ۹ مرتبہ ہندوستان، مصر، نجف، بیروت، اور ایران میں یہ کتاب چھپ چکی ہے۔

اس کتاب کا ترجمہ ۱۳۱۱ھ میں سید ابو القاسم رضوی لاہوری ہندی نے فارسی زبان میں کیا جو ”حقائق لدنی در تشریح و دقائق لدنی“ کے نام سے چھپا ہے اور ۱۸۹۲ء میں اردو زبان میں ترجمہ ہو کر رام پور میں شائع ہوا ہے جو اس وقت نایاب ہے۔

خصائص نسائی کی تحقیق بہت سے محققین نے کی ہے سب سے جدید تحقیق جو متعدد نسخوں کی مدد سے وجود میں آئی ہے وہ محقق فاضل محمد کاظم محمودی نے کی ہے جو

۱۴۰۹ھ میں مجمع احیاء الثقافة الاسلامیہ کے ذریعہ چھپ کر قم میں شائع ہوئی ہے جناب محمد کاظم محمودی کی تحقیق کچھ ایسے خاص امتیازات کی حامل ہے کہ جس نے گزشتہ تحقیقات کی کمیوں کو پورا کر دیا ہے اور متعدد نسخوں کی مدد سے حدیث کے متن اور سند کی تصحیح کی ہے۔

موجودہ اردو ترجمہ مذکورہ بالا کتاب کے متن کی روشنی میں کیا گیا ہے اور اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ متن احادیث کا خیال رکھا جائے۔ جہاں کہیں بھی توضیح کی ضرورت ہوئی اسے بین القوسین لایا گیا ہے۔ حدیث کا اصلی متن بھی ترجمہ سے پہلے موجود ہے۔

گرچہ حدیثوں سے بہت سے نکات نکلتے ہیں لیکن چونکہ کتاب اور حدیث کی اصلیت کے تحفظ کو مد نظر رکھا گیا ہے لہذا صرف چند ضروری نکتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ حدیث کے دوسرے منابع اکثر و بیشتر اہل سنت کی کتابوں سے ہیں اور بعض جگہوں پر شیعوں کی کتابوں سے بھی ہیں، فہرست منابع میں ان تمام منابع و مصادر کو حتی المقدور ان کی تاریخی قدمت کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔

ترجمہ میں سلاست اور روانی کو مد نظر رکھا گیا ہے اور زبان کو عام فہم بنانے کی کوشش کی گئی ہے، تاکہ مفید عام بن سکے۔

آخر میں حجۃ الاسلام والمسلمین جناب سید احتشام عباس زیدی کہ موصوف نے اس کتاب کی اصلاح فرمائی اور حجۃ الاسلام والمسلمین جناب فتح اللہ محمدی (نجار زادگان) کہ موصوف نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا، کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان

کی رحمتوں کی قدر دانی کرتا ہوں۔ نیز حجۃ الاسلام والمسلمین جناب صفدر حسین یعقوبی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ موصوف نے اس کتاب کو مرتب کرنے میں ہماری مدد فرمائی۔ اسی طرح ان تمام حضرات کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس سلسلہ میں میری مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیا۔

والتوفیق الالہی

سید شاہد حسین رضوی

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ - مطابق

۱۹ نومبر ۲۰۰۲ء - بروز منگل

مقدمہ

احمد بن شعیب نسائی کون ہیں؟

احمد بن شعیب نسائی نے ۲۱۵ھ میں خراسان کے ایک گاؤں (نساء) میں آنکھیں کھولیں اور ۳۰۳ھ میں اس دارفانی کو وداع کہا۔ آپ مکہ میں دفن ہیں، آپ شافعی مسلک اور اہل سنت کے بزرگ عالم تھے۔

آپ کی سوانح حیات سے آگاہی کے لئے کافی ہے کہ ہم اہل سنت کے علماء کی تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کی وہ ممتاز شخصیت جو اہل سنت کے بزرگوں کے نزدیک ہے ہمارے سامنے آجائے۔

اہل سنت کے ایک بڑے تجزیہ نگار حافظ جمال الدین یوسف مزنی امام نسائی کے بارے میں قلمطراز ہیں:

ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب، قاضی، حافظ، کتاب سنن (معروف بہ سنن نسائی شریف یا الجتبی) جو اہل سنت کی صحاح ستہ میں سے ایک ہے) اس کے علاوہ دیگر مشہور کتابوں کے مؤلف، ایک مشہور و نمایاں امام، محدث اور نامور عالم

تھے، بے شمار لوگوں نے آپ سے حدیثیں نقل کی ہیں منصور فقیہ، طحاوی، قاسم مطرز اور ابوعلی جیسے بزرگ حضرات آپ کو مسلمانوں کا امام اور پیشوا مانتے ہیں۔ اہل سنت کے بزرگ رجال شناس ابن حجر عسقلانی بھی آپ کو انھیں القاب و اوصاف سے یاد کرتے ہیں ۱

کتاب ”مستدرک“ کے مولف حاکم نیشاپوری امام نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں: ”میں اکثر و بیشتر عظیم حدیث شناس یعنی ابوعلی کی زبانی سنتا تھا کہ آپ چار لوگوں کو مسلمانوں کے امام و پیشوا کی حیثیت سے بیان کرتے تھے اور سب سے پہلے نسائی کا نام لیتے تھے ۲۔ آپ ہی ابو الحسن بن مظفر سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے مصر میں اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ انھیں نسائی کی امامت و پیشوائی پر یقین تھا اور آپ کی شب و روز کی محنت، عبادت، حج و جہاد پر پابندی سے عمل نیز سنت کے احیاء اور سلاطین کی ہمنشینی سے گریز کا تذکرہ کرتے تھے اور یہی آپ کا ہمیشہ کا دستور العمل رہا ہے یہاں تک کہ آپ خوارج (معاویہ کے پیروکاروں) کے ہاتھوں درجہ شہادت پر فائز ہوئے“۔ ۳

دارقطنی جو اہل سنت کے مشہور و معروف حدیث شناس اور کتاب سنن دارقطنی (کہ جو صحاح ستہ میں سے ہے) کے مولف ہیں نسائی کے سلسلہ میں قلمطراز ہیں کہ: ”ابو عبد الرحمن نسائی مصر میں اپنے دور کے تمام علما سے زیادہ عالم، اور اپنے وقت کے زبردست حدیث اور رجال شناس تھے“۔

۱- تہذیب الکمال، ج ۱۱، ص ۳۲۹، ترجمہ نمبر ۸
 ۲- تہذیب الکمال، ج ۱۱، ص ۴۳۳، ترجمہ نمبر ۵۲
 ۳- نقل از تہذیب الکمال، ج ۱۱، ص ۳۳۳۔ تہذیب الجہد، ج ۱، ص ۳۵
 ۴- نقل از تہذیب الکمال، ج ۱۱، ص ۳۳۳

ابو عبد الرحمن سلمی، دارقطنی سے نقل کرتے ہیں:

”میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کر سکتا نیز تقویٰ و پرہیزگاری میں ان کی طرح کسی کو نہیں جانتا“۔ ۱

اہل سنت کے مشہور و معروف مورخ اور رجال شناس ابو عبد اللہ ذہبی نسائی کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ابو عبد الرحمن نسائی بزرگوں کی یادگار اور کتاب سنن نیز دیگر کتابوں کے مولف ۲۱۵ھ میں نساء نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، وہ علم کا سمندر، صاحب نظر، ثابت قدم، شجاع، دلیر اور حسن تالیف کے مالک تھے آپ نے علم کی خاطر خراسان، حجاز، عراق، جزیرہ اور شام کا سفر کیا اور اس کے بعد مصر میں سکونت اختیار فرمائی“۔ ۲

تاج الدین سبکی اپنی کتاب طبقات شافعیہ میں نسائی کے بارے میں نمایاں اور ممتاز طور سے اہل سنت کے بزرگ علماء کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”میں نے اپنے استاد محترم ابو عبد اللہ سے دریافت کیا کہ مسلم بن حجاج (صاحب صحیح مسلم) حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں یا نسائی؟ انھوں نے جواب میں کہا نسائی میں نے اس بات کو اپنے باپ سے بیان کیا تو انھوں نے بھی تائید فرمائی۔ ۳

۱- تاریخ الاسلام، وفیات (۳۰۱-۳۱۰ ق) ص ۱۰۶، ترجمہ نمبر ۱۱۔ سیر اعلام النبلاء، ج ۱۲، ص ۱۲۵
 ۲- الطبقات الشافعیہ، ج ۳، ص ۱۲۶
 ۳- جامع الاصول، ج ۱۱، ص ۱۹۵

ان کے علاوہ دیگر علماء جیسے: ابن اثیر، ابن کثیر، ابن خلیکان، وغیرہ نے بھی نسائی کی بے حد تعریف و تجمید کی ہے اور ان کو عظیم حدیث و رجال میں امام و پیشوا کی حیثیت سے یاد کیا ہے۔

نسائی اور حق کا دفاع

اس میں کوئی شک نہیں کہ نسائی ہمیشہ حق کے حامی اور مدافع رہے، اس سلسلہ میں انہوں نے بے دین و منحرف لوگوں کی خوشنودی کا ذرہ برابر لحاظ نہ کیا اور اپنی ذاتی و دینی شخصیت کو نہ کھویا۔

جمال الدین یوسف مرزی اس سلسلہ میں خود نسائی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”دمشق میں میری تقدیر کھل گئی کہ وہاں پر حضرت علی سے ناواقف اور منحرف بہت زیادہ لوگ تھے تو میں نے اس امید پر کتاب خصائص امیر المؤمنین علیہ السلام لکھی کہ خداوند عالم اسی تصنیف کے ذریعہ ان لوگوں کی ہدایت فرمائے“۔

اس کے بعد یوسف مرزی اضافہ کرتے ہیں:

دمشق میں نسائی سے فضائل معاویہ کے سلسلہ میں حدیث دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا: اس (معاویہ) کے بارہ میں کون سی حدیث بیان کروں کیا

۱۔ الہدایۃ والنصایۃ، ج ۱۱، ص ۱۲۳۔

۲۔ وفيات الاعیان، ج ۱، ص ۷۷۔

۳۔ مقدمہ کتاب الخصائص تحقیق محمد کاظم محمودی۔

۴۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۲۸۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۶۔

۵۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۲۳۸۔ تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۳۶۔ تاریخ الاسلام، وفيات

۳۰۱-۳۱۰ ق، ص ۱۰۷، ترجمہ نمبر ۱۱۔

حضرت رسول خدا ﷺ کی یہ حدیث کہ ”خداوند عالم کبھی اس کے شکم کو سیر نہ فرمائے“۔

حاکم نیشابوری بھی دارقطنی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

”چونکہ نسائی مصر کے حدیث شناسوں میں سرفہرست تھے اس وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگے آپ جب رملہ گئے تو وہاں پر آپ سے معاویہ کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا اور جب انہوں نے اپنی طرف سے کوئی حدیث بیان نہیں کی تو لوگوں نے آپ کی پٹائی کی اور آپ ان زخموں کی تاب نہ لا کر دنیا سے چل پئے“۔

حاکم نیشابوری نسائی کے اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں:

”ابو عبد الرحمن نسائی اپنی عمر کے آخر میں مصر سے دمشق چلے گئے، وہاں لوگوں نے ان سے معاویہ اور اس کی شان میں حدیث دریافت کی تو آپ نے جواب میں کہا: کیا معاویہ اس بات پر راضی و خوشنود نہیں ہے کہ اس کو علیؑ کے مساوی اور برابر ٹھہرانے کے لئے روایتیں گڑھی گئیں، کہ اب اس کی برتری اور افضلیت میں حدیث جعل کی جائے؟ یہ (حق بات) سنتے ہی اہل دمشق نے انہیں مارنا شروع کیا اور دھکے دے کر مسجد سے باہر کر دیا... اور وہ ۳۰۳ میں ان زخموں کی تاب نہ لا کر سر زمین مکہ میں وفات کر گئے“۔

۱۔ تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۲۳۸۔

۲۔ نقل از تہذیب الکمال، ج ۱، ص ۳۹۳۔

۳۔ الطبیقات الشافیۃ، ج ۳، ص ۱۶۰۔

تاج الدین سبکی ۱، ابن خلکان ۲، اسنوی ۳، اور ذہبی ۴ بھی ان کی وفات کا سبب یہی بتاتے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ کس قدر شجاع، حق گو، اور حق و حقانیت علیؑ کے مدافع تھے۔

بعض لوگ بنی امیہ کا دفاع کرتے ہیں اور ان کی آبرو کے تحفظ کے لئے نسائی کے ضرب و شتم کو خوارج کی طرف نسبت دیتے ہیں اور یہ سوائے حق سے فرار کے کچھ اور نہیں ہے اس لئے کہ نسائی کے زمانے میں دمشق میں خوارج (اہل نہروان) کا اس حد تک بول بالا نہیں تھا اور نہ ہی اتنا تسلط و اقتدار تھا مگر یہ کہ خوارج سے مراد اس کے واقعی معنی ہوں یعنی وہ لوگ جو دین سے خارج ہو گئے اس لئے کہ بنی امیہ اور اس کے پیروکار حقیقی اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ بعض صحابہ، تابعین اور اہل بیت علیہم السلام اسی بات کے معترف ہیں۔

کتاب خصائص کی اہمیت:

کتاب خصائص کی تمام تر حدیثیں سند کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں، علمائے حدیث و رجال کے درمیان اس کتاب کا بڑا مقام ہے، اہل سنت کے مشہور حدیث شناس ”ابن حجر عسقلانی“ اس کتاب کے سلسلہ میں لکھتے ہیں:

”نسائی نے آنحضرتؐ کے دیگر اصحاب کو چھوڑ کر حضرت علیؑ کی شان و

۱- وفیات الاعیان: ج ۱، ص ۷۷۔

۲- المطبوعات الشافعیہ، ج ۲، ص ۲۸۔

۳- تذکرۃ الحفاظ: ج ۲، ص ۶۹۹۔ سیر الاعلام النبلاء: ج ۱۳، ص ۱۳۲۔

۴- مقدمہ کتاب خصائص تحقیق محمد کاظم ص ۱۱۱ و ۱۱۲۔ مقدمہ سنن کبریٰ، عبد الغفار سلیمان ہنداری

منقبت میں جو حدیثیں تلاش کر کے اس (خصائص) میں جمع کی ہیں، اکثر و بیشتر کی سندیں اچھی اور قابل قبول ہیں“ ۱۔

کتاب خصائص کے اعتبار کے سلسلہ میں اتنا ہی کافی ہے کہ اہل سنت کے بڑے بڑے عالم، علم حدیث و رجال کے بارے میں نسائی کو امام و پیشوا مانتے ہیں بلکہ بعض علماء مثلاً دارقطنی کا کہنا ہے: ”میں نسائی پر کسی اور کو مقدم نہیں کر سکتا“ ۲۔ ابوعلی نیشابوری کہتے ہیں:

”بلاشبہ وہ (نسائی) حدیث میں امام ہیں“ ۳۔ ذہبی لکھتے ہیں کہ ”نسائی احادیث و رجال کی شناخت میں مسلم، ابوداؤد اور ترمذی سے زیادہ ماہر ہیں“ ۴۔ میرے خیال سے یہ کتاب نسائی کے واقعی چہرہ کو دیکھنے کے لئے ایک اور صاف و شفاف آئینہ ہے، اس کتاب سے نسائی کا عقیدہ، حدیث پر تسلط نیز حدیثوں کی طبقہ بندی کا بہترین ذوق باقاعدہ نمایاں ہے۔

اس کتاب کا آغاز آپ حضرت علیؑ کے سابق الاسلام ہونے سے کرتے ہیں اور اس کے بعد دسیوں حدیث جیسے: حدیث ثقلین، طبر، رایہ، کساء، غدیر، اور سد الابواب وغیرہ کو علیؑ کی شان و منزلت میں بیان کرتے ہیں۔

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شان و منقبت میں کچھ حدیثوں کا تذکرہ کرتے ہیں اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کے بارے میں حدیثوں پر

۱- الاصاب: ج ۳، ص ۵۶۵، رقم ترجمہ ۵۶۹۲۔

۲- تہذیب الکمال: ج ۱، ص ۳۳۳ و تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱-۳۱۰) ق) ص ۱۰۸۔

۳- تہذیب الکمال: ج ۱، ص ۳۳۳۔ تاریخ الاسلام: وفیات (۳۰۱-۳۱۰) ق) ص ۱۰۸۔

۴- سیر اعلام النبلاء: ج ۱۳، ص ۱۳۳، رقم ترجمہ ۶۷۔

مختصر روشنی ڈالتے ہیں۔ آخر میں حضرت علیؑ کی جنگوں کا تذکرہ اور آپ کی حقانیت کے بارے میں آنحضرتؐ کی وصیت کا بیان کیا ہے نیز خوارج اور دشمنان علیؑ (قاسطین، ناکثین، اور مارقین) کے چہروں سے پردہ ہٹا دیا ہے۔

نسائی نے امام علیؑ کی شان میں صرف کتاب خصائص ہی نہیں لکھی ہے بلکہ ایک اور کتاب ”مسند علی بن ابی طالب“ بھی لکھی ہے۔

نسائی کی سوانح حیات لکھنے والوں نے جہاں ان کی تالیفات میں ۳۰ کتابوں کا نام لیا ہے وہیں پر دو باتوں کی تائید کی ہے۔ ایک یہ کہ کتاب خصائص، کتاب سنن کبریٰ کا جزو نہیں ہے بلکہ ایک مستقل کتاب ہے اور نسائی نے اسے شام جانے کے بعد لکھا ہے۔ ۱

دوسری بات: کتاب سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ (المجتبیٰ) نسائی کے دو علیحدہ کام ہیں۔ سنن صغریٰ (المجتبیٰ) سنن کبریٰ کا خلاصہ نہیں ہے اور ان دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے یعنی یہ کہ جو حدیثیں سنن صغریٰ میں ہیں وہ تمام سنن کبریٰ میں نہیں ہیں اسی طرح جو حدیثیں سنن کبریٰ میں ہیں وہ ساری کی ساری سنن صغریٰ میں نہیں ہیں۔ ۲

حضرت علیؑ امت کے سب سے پہلے مسلمان اور نمازی

بسم الله الرحمن الرحيم

وصل الله على محمد وآله وصحبه وسلم تسليما عونك يارب

حدیث: ۱ اخیر نا ابو عبد الرحمان احمد بن شعیب بن علی النسانی

قال: اخیر نا محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الرحمان . یعنی ابن مہدی .

قال: حدثنا شعبه، عن سلمة بن كهيل قال: سمعت حبة العرنی قال: سمعت علیا

يقول: "انا اول من صلى مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم"

حبة العرنی کہتے ہیں میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرتؐ

کے ساتھ سب سے پہلے نماز پڑھنے والا میں ہوں۔

حدیث: ۱۔ مسند طحاوی، جس ۲۳ ج ۱۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۶: ۳۷، ج ۶ ۳۲۰۷۔ مسند احمد ۴: ۱۶۵

ج ۱۱۹۱، ۱۱۹۲۔ فضائل احمد ص ۸۲، ج ۱۲۱ و ۸۲، ج ۱۲۵ و ۲۸۶۔ مسند ابویعلیٰ ۱: ۳۳۸ ج ۳۳۷۔

الاحاد والثنائی، جس ۹۷۔ اوائل ابن ابی عامر، جس ۳۰۷۔ مسند بزار، ج ۳، ص ۵۱۲۔ مناقب کوئی

۲۶۹، ج ۱۸۰۔ معارف ابن قتیبہ ص ۱۶۹۔ انساب الاشراف، جس ۸۷، ص ۹۔ اوائل عسکری

جس ۹۱۔ کامل ابن عدی، ص ۲۵، تاریخ بغداد ۴: ۲۷۳ و ۲۳۳۔ مستدرک حاکم ۳: ۱۱۲۔ معجم اوسط

طبرانی ج ۲۲ ص ۳۳۲، ج ۲۷ ص ۱۷۶۔ مناقب خواریزی، جس ۵۷، ج ۲۳۔ مناقب ابن مغازی ۵

حدیث: ۲: اخیر نا محمد بن المثنی قال: حدثنا عبد الرحمان (بن مہدی) قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابی حمزة [طلحة بن یزید] عن زید بن ارقم قال: اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "علی" زید بن ارقم کہتے ہیں:

رسول اللہ کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کرنے والے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

حدیث: ۳: اخیر نا محمد بن المثنی قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: عن عمرو بن مرة عن ابی حمزة، عن زید بن ارقم قال: [اول من اسلم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "علی ابن ابی طالب" زید بن ارقم کہتے ہیں:

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ص ۱۵۱ و ۱۵۲ ج ۲۱ و ۲۲ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ۱: ۵۳: ۱۰ - ۶۰ ج ۸۰ - ۸۷ - شرح ابن ابی الحدید ۱۳: ۲۲۹ ذیل خطبہ ۲۳۸ - تہذیب الکمال ۵: ۳۵۳ - استیعاب ۳: ۱۹۰۵.

حدیث: ۲: طبقات کبریٰ ج ۳ ص ۱۱۲ - مسند طحاوی ص ۹۳ ج ۶۷ - مسند احمد ج ۲ ص ۳۶۸ فضائل احمد ص ۸۵ ج ۱۲۶ - مس ۱۱۰ ج ۱۱۲ اوائل ابن ابی عاصم ص ۳۰ ج ۸۶ - انساب الاشراف ج ۲ ص ۸۷ - مناقب ابن مغازی ص ۱۳ ج ۱۸ - تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۱۰ - معجم بغوی ص ۳۱۸ - ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ج ۸ ص ۷۸ و ۷۹ ج ۱۱ و ۱۱ - تہذیب الکمال ج ۱۳ ص ۳۳۹ - سنن کبریٰ ج ۶ ص ۶۷ - مناقب خوارزمی ص ۵۶ ج ۲۲ - معجم کبیر طبرانی ج ۵ ص ۶۷ ج ۱۷ - ۵۰۰۲ -

حدیث: ۳: مسند احمد ج ۲ ص ۳۷۱ - فضائل احمد ص ۸۳ ج ۱۲۲ - سنن ترمذی ج ۵ ص ۶۳۲ ج ۳۵۷ - تاریخ طبری ج ۲ ص ۳۱۰ - ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ج ۸ ص ۷۸ و ۷۹ ج ۱۰۳ -

حدیث: ۴: اخیر نا عبد اللہ بن سعید قال: حدثنا [عبد اللہ] بن ادريس قال سمعت شعبة، عن عمرو بن مرة عن ابی حمزة، عن زید بن ارقم قال: اول من اسلم علی

زید بن ارقم سے روایت ہے: کہ سب سے پہلے مسلمان علی ابن ابی طالب ہیں۔

حدیث: ۵: اخیر نا اسماعیل بن مسعود، عن خالد، وهو ابن الحارث، قال: حدثنا شعبة، عن عمرو بن مرة قال: سمعت ابا حمزة مولى الانصار قال: سمعت زید بن ارقم يقول: "اول من صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "علی" [وقال فی موضع آخر: اول من اسلم علی]

ابو حمزہ نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے: سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ "سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں"

حدیث: ۶: اخیر نسی محمد بن عبید بن محمد الكوفی قال: حدثنا سعید بن حثیم، عن اسد بن عبد اللہ البجلي، عن يحيى بن عفيف [الكندي] عن عفيف قال: [جنت فی الجاهلیة الی مكة، فنزلت علی العباس بن عبد المطلب، فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الكعبة اقبل شاب فرمی ببصرة الی السماء ثم استقبل القبلة فقام مستقبها، فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینة فلم یلبث حتی جائت امرأة فقامت خلفهما، فركع الشباب فركع الغلام والمرأة، فرفع الشباب فرفع الغلام والمرأة، فخر الشباب ساجدا لمسجد معه، فقلت: یا عباس، امر عظیم!؟ فقال لی: امر عظیم فقال:

اتدری من هذا الشاب؟ فقلت: لا فقال: هذا محمد بن عبد الله بن عبد

حدیث: ۴: دوسری حدیث کے تمام ماخذ اور ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ج ۸ ص ۷۸ و ۷۹ ج ۱۰ ص ۱۰۳

حدیث: ۵: دوسری حدیث کے تمام ماخذ اور سنن کبریٰ نسائی ج ۵ ص ۵۷ ج ۲۳ و ۲۳ ج ۸۱۳ -

المطلب، هذا ابن اخي. و قال: تدري من هذا الغلام؟ فقلت: لا. قال: علي بن ابي طالب بن عبد المطلب، هذا ابن اخي، هل تدري من هذه المرأة التي خلفهما؟ قلت: لا. قال: هذه خديجة ابنة خويلد زوجة ابن اخي، هذا حدثني أن ربه رب السماوات والارض، امره بهذا الدين الذي هو عليه، ولا والله ما على ظهر الارض كلها احد على هذا الدين غير هؤلاء الثلاثة.

عقیف کا بیان ہے کہ میں ایام جاہلیت میں مکہ گیا اور عباس بن عبدالمطلب کے یہاں ٹھہرا، میں ٹھہر کے وقت خانہ کعبہ کی جانب دیکھ رہا تھا اچانک میں نے دیکھا کہ ایک جوان آیا اور اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔

ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ کہ ایک اور جوان آیا اور اس کے داہنی جانب کھڑا ہو گیا پھر ایک خاتون آئی اور وہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئیں پھر دونوں اس جوان کے ساتھ ساتھ رکوع اور سجدے، بجالائے۔

میں نے عباس سے کہا یہ بڑی عجیب بات ہے؟ عباس نے کہا: ہاں بڑی عجیب بات ہے پھر عباس نے پوچھا: کیا تم اس جوان کو پہچانتے ہو میں نے کہا نہیں تو انھوں نے کہا: یہ میرے بھائی عبد اللہ کے فرزند محمد ہیں کیا اس دوسرے نوجوان کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا نہیں، کہا: وہ میرے بھائی ابوطالب کا نور نظر ہے، کیا ان کے پیچھے جو خاتون ہے اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں، کہا وہ خاتون خدیجہ بنت خویلد میرے ۲۷ بھتیجے کی بیوی ہے مجھ سے میرے بھتیجے نے بتایا کہ اسے اس خدا نے جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس مذہب کا حکم دیا ہے خدا کی قسم اس روئے زمین پر ان تین کے علاوہ کوئی اور اس مذہب کا ماننے والا موجود نہیں ہے۔

حدیث: ۷: أحبرنا أحمد بن سليمان | الرهاوي | قال: حدثنا عبيد الله بن موسى قال: حدثنا العلاء صالح، عن المنهال بن عمرو، عن عباد بن عباد الله قال: قال علي: ((أنا عبد الله وأخو رسوله (ص)، وأنا الصديق الأكبر، لا يقولها بعدي إلا كاذب، صليت قبل الناس بسبع سنين))
عباد بن عبد اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام علیؓ نے فرمایا: میں خدا کا بندہ، رسول اسلام ﷺ کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں میرے بعد اس کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے میں نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی ہے۔

حدیث: ۶: سیرہ ابن اسحاق ص ۱۲۳۔ طبقات کبریٰ ج ۸ ص ۱۷۔ مسند احمد ج ۳ ص ۳۰۶۔ ج ۱۷ ص ۱۷۸۔ تاریخ کبیر ج ۷ ص ۷۴۔ مناقب کوئی ج ۱ ص ۲۷۱۔ ج ۲ ص ۱۸۳۔ ج ۳ ص ۲۷۱۔ ج ۴ ص ۲۷۱۔ ج ۵ ص ۲۷۱۔ ج ۶ ص ۲۷۱۔ ج ۷ ص ۲۷۱۔ ج ۸ ص ۲۷۱۔ ج ۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹ ص ۲۷۱۔ ج ۲۰ ص ۲۷۱۔ ج ۲۱ ص ۲۷۱۔ ج ۲۲ ص ۲۷۱۔ ج ۲۳ ص ۲۷۱۔ ج ۲۴ ص ۲۷۱۔ ج ۲۵ ص ۲۷۱۔ ج ۲۶ ص ۲۷۱۔ ج ۲۷ ص ۲۷۱۔ ج ۲۸ ص ۲۷۱۔ ج ۲۹ ص ۲۷۱۔ ج ۳۰ ص ۲۷۱۔ ج ۳۱ ص ۲۷۱۔ ج ۳۲ ص ۲۷۱۔ ج ۳۳ ص ۲۷۱۔ ج ۳۴ ص ۲۷۱۔ ج ۳۵ ص ۲۷۱۔ ج ۳۶ ص ۲۷۱۔ ج ۳۷ ص ۲۷۱۔ ج ۳۸ ص ۲۷۱۔ ج ۳۹ ص ۲۷۱۔ ج ۴۰ ص ۲۷۱۔ ج ۴۱ ص ۲۷۱۔ ج ۴۲ ص ۲۷۱۔ ج ۴۳ ص ۲۷۱۔ ج ۴۴ ص ۲۷۱۔ ج ۴۵ ص ۲۷۱۔ ج ۴۶ ص ۲۷۱۔ ج ۴۷ ص ۲۷۱۔ ج ۴۸ ص ۲۷۱۔ ج ۴۹ ص ۲۷۱۔ ج ۵۰ ص ۲۷۱۔ ج ۵۱ ص ۲۷۱۔ ج ۵۲ ص ۲۷۱۔ ج ۵۳ ص ۲۷۱۔ ج ۵۴ ص ۲۷۱۔ ج ۵۵ ص ۲۷۱۔ ج ۵۶ ص ۲۷۱۔ ج ۵۷ ص ۲۷۱۔ ج ۵۸ ص ۲۷۱۔ ج ۵۹ ص ۲۷۱۔ ج ۶۰ ص ۲۷۱۔ ج ۶۱ ص ۲۷۱۔ ج ۶۲ ص ۲۷۱۔ ج ۶۳ ص ۲۷۱۔ ج ۶۴ ص ۲۷۱۔ ج ۶۵ ص ۲۷۱۔ ج ۶۶ ص ۲۷۱۔ ج ۶۷ ص ۲۷۱۔ ج ۶۸ ص ۲۷۱۔ ج ۶۹ ص ۲۷۱۔ ج ۷۰ ص ۲۷۱۔ ج ۷۱ ص ۲۷۱۔ ج ۷۲ ص ۲۷۱۔ ج ۷۳ ص ۲۷۱۔ ج ۷۴ ص ۲۷۱۔ ج ۷۵ ص ۲۷۱۔ ج ۷۶ ص ۲۷۱۔ ج ۷۷ ص ۲۷۱۔ ج ۷۸ ص ۲۷۱۔ ج ۷۹ ص ۲۷۱۔ ج ۸۰ ص ۲۷۱۔ ج ۸۱ ص ۲۷۱۔ ج ۸۲ ص ۲۷۱۔ ج ۸۳ ص ۲۷۱۔ ج ۸۴ ص ۲۷۱۔ ج ۸۵ ص ۲۷۱۔ ج ۸۶ ص ۲۷۱۔ ج ۸۷ ص ۲۷۱۔ ج ۸۸ ص ۲۷۱۔ ج ۸۹ ص ۲۷۱۔ ج ۹۰ ص ۲۷۱۔ ج ۹۱ ص ۲۷۱۔ ج ۹۲ ص ۲۷۱۔ ج ۹۳ ص ۲۷۱۔ ج ۹۴ ص ۲۷۱۔ ج ۹۵ ص ۲۷۱۔ ج ۹۶ ص ۲۷۱۔ ج ۹۷ ص ۲۷۱۔ ج ۹۸ ص ۲۷۱۔ ج ۹۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۰۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۱۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۲۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۳۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۴۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۵۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۶۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۷۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۸۹ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۰ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۱ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۲ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۳ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۴ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۵ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۶ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۷ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۸ ص ۲۷۱۔ ج ۱۹۹ ص ۲۷۱۔ ج ۲۰۰ ص ۲۷۱۔

حدیث: ۷: فضائل احمد ص ۷۸۔ کتاب السنن ابن ابی عمیر ج ۲ ص ۵۸۴۔ ج ۳ ص ۱۳۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص ۳۷۰۔ ج ۷ ص ۳۷۰۔ سنن ابن ابی ماجہ ج ۳ ص ۱۲۰۔ الآحاد والمثنائی ج ۱ ص ۱۸۷۔ مناقب کوئی ج ۱ ص ۲۶۰۔ ج ۲ ص ۱۷۱۔ ج ۳ ص ۱۷۱۔ ج ۴ ص ۱۷۱۔ ج ۵ ص ۱۷۱۔ ج ۶ ص ۱۷۱۔ ج ۷ ص ۱۷۱۔ ج ۸ ص ۱۷۱۔ ج ۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹ ص ۱۷۱۔ ج ۲۰ ص ۱۷۱۔ ج ۲۱ ص ۱۷۱۔ ج ۲۲ ص ۱۷۱۔ ج ۲۳ ص ۱۷۱۔ ج ۲۴ ص ۱۷۱۔ ج ۲۵ ص ۱۷۱۔ ج ۲۶ ص ۱۷۱۔ ج ۲۷ ص ۱۷۱۔ ج ۲۸ ص ۱۷۱۔ ج ۲۹ ص ۱۷۱۔ ج ۳۰ ص ۱۷۱۔ ج ۳۱ ص ۱۷۱۔ ج ۳۲ ص ۱۷۱۔ ج ۳۳ ص ۱۷۱۔ ج ۳۴ ص ۱۷۱۔ ج ۳۵ ص ۱۷۱۔ ج ۳۶ ص ۱۷۱۔ ج ۳۷ ص ۱۷۱۔ ج ۳۸ ص ۱۷۱۔ ج ۳۹ ص ۱۷۱۔ ج ۴۰ ص ۱۷۱۔ ج ۴۱ ص ۱۷۱۔ ج ۴۲ ص ۱۷۱۔ ج ۴۳ ص ۱۷۱۔ ج ۴۴ ص ۱۷۱۔ ج ۴۵ ص ۱۷۱۔ ج ۴۶ ص ۱۷۱۔ ج ۴۷ ص ۱۷۱۔ ج ۴۸ ص ۱۷۱۔ ج ۴۹ ص ۱۷۱۔ ج ۵۰ ص ۱۷۱۔ ج ۵۱ ص ۱۷۱۔ ج ۵۲ ص ۱۷۱۔ ج ۵۳ ص ۱۷۱۔ ج ۵۴ ص ۱۷۱۔ ج ۵۵ ص ۱۷۱۔ ج ۵۶ ص ۱۷۱۔ ج ۵۷ ص ۱۷۱۔ ج ۵۸ ص ۱۷۱۔ ج ۵۹ ص ۱۷۱۔ ج ۶۰ ص ۱۷۱۔ ج ۶۱ ص ۱۷۱۔ ج ۶۲ ص ۱۷۱۔ ج ۶۳ ص ۱۷۱۔ ج ۶۴ ص ۱۷۱۔ ج ۶۵ ص ۱۷۱۔ ج ۶۶ ص ۱۷۱۔ ج ۶۷ ص ۱۷۱۔ ج ۶۸ ص ۱۷۱۔ ج ۶۹ ص ۱۷۱۔ ج ۷۰ ص ۱۷۱۔ ج ۷۱ ص ۱۷۱۔ ج ۷۲ ص ۱۷۱۔ ج ۷۳ ص ۱۷۱۔ ج ۷۴ ص ۱۷۱۔ ج ۷۵ ص ۱۷۱۔ ج ۷۶ ص ۱۷۱۔ ج ۷۷ ص ۱۷۱۔ ج ۷۸ ص ۱۷۱۔ ج ۷۹ ص ۱۷۱۔ ج ۸۰ ص ۱۷۱۔ ج ۸۱ ص ۱۷۱۔ ج ۸۲ ص ۱۷۱۔ ج ۸۳ ص ۱۷۱۔ ج ۸۴ ص ۱۷۱۔ ج ۸۵ ص ۱۷۱۔ ج ۸۶ ص ۱۷۱۔ ج ۸۷ ص ۱۷۱۔ ج ۸۸ ص ۱۷۱۔ ج ۸۹ ص ۱۷۱۔ ج ۹۰ ص ۱۷۱۔ ج ۹۱ ص ۱۷۱۔ ج ۹۲ ص ۱۷۱۔ ج ۹۳ ص ۱۷۱۔ ج ۹۴ ص ۱۷۱۔ ج ۹۵ ص ۱۷۱۔ ج ۹۶ ص ۱۷۱۔ ج ۹۷ ص ۱۷۱۔ ج ۹۸ ص ۱۷۱۔ ج ۹۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۰۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۱۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۲۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۳۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۴۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۵۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۶۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۷۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۸۹ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۰ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۱ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۲ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۳ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۴ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۵ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۶ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۷ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۸ ص ۱۷۱۔ ج ۱۹۹ ص ۱۷۱۔ ج ۲۰۰ ص ۱۷۱۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی عبادت

حدیث: ۸ أخبرنا علی بن المنذر قال : حدثنا [محمد] بن فضیل قال :
 حدثنا الأجلح، عن عبد الله بن أبي الهذيل، عن علي قال: ((ما أعرف أحداً من
 هذه الأمة عبد الله بعد نبيها (ص) غيري، عبدت الله قبل أن يعده أحد من
 هذه الأمة بسبع سنين))

عبداللہ بن ابی ہذیل حضرت علی علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میں
 پوری امت میں کسی کو نہیں جانتا جس نے آنحضرت ﷺ کے بعد میرے برابر
 عبادت کی ہو اس لئے کہ میں نے لوگوں سے سات سال پہلے اس وقت عبادت
 پروردگار کی جب کوئی اس کی عبادت نہیں کرتا تھا۔

حدیث: ۸۰۔ مسند طحاوی، ص ۲۶۶ ج ۱۸۸۔ مسند احمد ج ۲، ص ۱۶۶ ج ۷۷۶۔ مسند ابو یعلیٰ ج ۱،
 ص ۳۳۸ ج ۳۳۷۔ مستدرک حاکم ج ۳، ص ۱۱۴۔

خدا کے نزدیک حضرت علیؑ کا مرتبہ

حدیث: ۹ أخبرني هلال بن بشر قال: حدثنا محمد بن خالد. هو ابن عثمة. قال: حدثنا موسى بن يعقوب قال: حدثني مهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد قالت: سمعت أبي يقول: سمعت رسول الله (ص) يوم الجحفة وأخذ بيد علي فخطب، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((يا أيها الناس، اني وليكم)) قالوا: صدقت يا رسول الله.

ثم أخذ بيد علي فرفعها و قال: ((هذا وليي، والمؤدى عنى، وان الله موالي لمن والاه، و معان من عاداه))

سعد بن ابی وقاص سے اس کی بیٹی عائشہ نے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ سے جھگڑے کے دن سنا کہ حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد و ثنائے الہی کے بعد لوگوں سے پوچھا۔ کیا میں تم لوگوں کا ولی و حاکم ہوں؟ سب نے کہا بیشک۔ یہ سن کر آپ نے حضرت امام علیؑ کا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا: کہ یہ میرا ولی ہے اور یہی میرے فرائض و حقوق کو ادا کرنے والا ہے۔ اس کو دوست رکھنے والے کو خدا دوست رکھتا ہے اور اس کے دشمن کو دشمن رکھتا ہے۔

حدیث: ۹۔ کتاب الن ص ۵۵۱ ج ۱۸۹۔ مناقب کوئی ج ۱ ص ۳۵۱ ج ۳۵۵ ص ۳۵۳

حدیث: ۱۰: أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا الحسن بن حماد قال: حدثنا مسهر بن عبد الملك، عن عيسى بن عمر، عن السدي، عن أنس بن مالك: أن النبي (ص) كان عنده طائرته فقال: ((اللهم انني بأحب خلقك اليك يأكل معي من هذا الطير)) فجاء أبو بكر فرده، وجاء عمر فرده، وجاء علي فأذن له.

انس بن مالک کہتے ہیں: کہ رسول اسلام کے پاس ایک بھنا ہوا طائر رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے دعا کی: خداوند! اس وقت تو اسے بھیج دے جسے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ چاہتا ہے تاکہ وہ میرے ساتھ یہ بھنا ہوا پرندہ کھائے۔

اس دعا کے بعد ابو بکر آئے آنحضرت ﷺ نے انھیں واپس کر دیا پھر عمر آئے آپ نے انھیں بھی واپس کر دیا پھر علی ﷺ آئے آپ نے اجازت دے دی۔

حدیث: ۱۱: أخبرنا قتيبة بن سعيد و هشام بن عمار قالا: حدثنا حاتم [بن اسماعيل] عن بكير بن مسمار، عامر بن سعد بن أبي وقاص، [عن أبيه] قال: أمر معاوية سعداً فقال: ما منعك أن تسب أبا تراب؟

قال: أما ما ذكرت ثلاثاً قالهن رسول الله (ص) فلن أسبته، لأن تكون لي واحلة منهن أحب الي من حمر النعم: سمعت رسول الله (ص) يقول له وقد ((خ)) [أخلفه في بعض مغازيه، فقال له علي: يا رسول الله (ص) ا

تخلفني مع النساء والصبيان؟ فقال له: رسول الله (ص) ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نية بعدي))

وسمعتة يقول في يوم خيبر: ((لا عطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله، و يحبه الله ورسوله)). فتناو لنا لها فقال: ((ادعوا لي علياً)). فأتني به أرمده، فبصق في عينيه ودفع الراية إليه.

حدیث: ۱۰: سنن ترمذی ج ۵/ ۲۳۶ ح ۳۷۲۱ - مسند ابویعلیٰ ج ۶/ ۶۷ ص ۱۰۵۲ ح ۳۰۵۲ - کامل ابن عدی ج ۶/ ۳۵۷ - مستدرک حاکم ج ۳/ ۱۳۱ - مناقب ابن مغازی - ص ۱۷۲ ح ۲۰۶، ۲۰۵ - ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق ج ۲/ ۱۲۴ ح ۶۳۳۲.

ولمّا نزلت زادهشام ﴿ألمّا يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت﴾ دعا رسول الله (ص) علياً وفاطمة وحسناً فقال: ((اللهم هؤلاء أهلي))

ایک روز سعد بن ابی وقاص سے معاویہ نے پوچھا تم حضرت علیؑ کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ سعد نے کہا رسول اسلام ﷺ کی تین حدیثیں جب تک مجھے یاد رہیں گی میں ان (حضرت علیؑ) کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا اس لئے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے لئے ہوتی تو مجھے سرخ رنگ کے اونٹوں سے کہیں بہتر تھی۔

ایک یہ کہ ایک مرتبہ رسول اسلام ﷺ جب جنگ پر گئے تو حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ بنا کر مدینہ میں چھوڑ گئے تو حضرت علیؑ نے فرمایا:

یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جاتے ہیں یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو جو موسیٰ سے تھی البتہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

نیز یہ کہ آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا:

کل میں اس کو علم دوں گا جو خدا اور رسول کو چاہتا ہو اور خدا اور رسول اس کو چاہتے ہوں یہ سنتے ہی علم کے لئے ہماری تمنائیں بڑھ گئیں، مگر آپ نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بلایا حضرت علیؑ علیہ السلام اس حالت میں آئے کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے لعاب دہن لگا کر شفا دی اور علم بھی دیا۔

نیز جب آیہ تطہیر نازل ہوئی تو رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ و حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کو یکجا کیا اور فرمایا ”پروردگار ابھی

حدیث: ۱۴ اخیرنا احمد بن سلیمان قال: حدثنا عبید اللہ [بن موسیٰ] قال: أخبرنا [محمد بن عبدالرحمن] بن ابی لیلی، عن الحكم [بن عتیبه] والمنهال، عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، عن ابیه انه قال: لعلی، وکان یسیر معہ، أن الناس قد انکروا منک انک تخرج فی البرد فی الملاء تین و تخرج فی الحرّ فی الحشو والثوب الغلیظ؟! قال: ((أو لم یکن معنا یحیی؟)) قال: بلی. قال: فإن رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ) بعث ابا بکر و عقد له لواء فرجع، و بعث عمر و عقد له لواء فرجع بالناس، فقال: رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ): ((لأعطین الراية رجلاً یحب الله و رسوله، و یحبہ الله ورسوله، لیس بفرار)). فأرسل الی و انا أرمد، قلت: انی أرمد، فنقل فی عینی و قال: ((اللهم اکفه أذى الحرّ و البرد))، فما وجدت حرّاً بعد ذالک و لا برداً.

ابولیلی حضرت علیؑ کے ساتھ جا رہے تھے انھوں نے آپؐ سے کہا کہ جب آپ جاڑوں میں ہلکے لباس اور گرمیوں میں موٹے لباس میں نکلتے ہیں تو لوگ تعجب کرتے ہیں؟ فرمایا: کیا تم جنگ خیبر میں نہیں تھے؟ عرض کی جی ہاں میں موجود تھا آپؐ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ نے پہلے ابوبکر کو علم دیا وہ واپس پلٹ آئے پھر عمر کو بھیجا وہ ناکام پلٹے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اب میں اسے علم دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں وہ بھاگنے والا نہیں بلکہ بڑھ بڑھ کر حملے کرنے والا ہے۔

حدیث: ۱۴ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶، ص ۳۷۰، ح ۳۲۰، مسند احمد، ج ۲، ص ۱۶۸، ح ۷۷۸، ج ۲، ص ۳۳۲، ح ۱۱۷، فضائل احمد ص ۳۷، ح ۷۳، ص ۱۳۱، ص ۲۰۶، تاریخ کبیر ج ۷، ص ۲۶۳، سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۳۳، ح ۱۱، مسند یزید، ص ۳۹۶، معجم کبیر طبرانی ج ۷، ص ۷۷، معجم اوسط طبرانی ج ۳، ص ۱۵۱، ح ۲۳۰۷، ج ۶، ص ۳۶۸، ح ۵۷۸۵، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، دلائل النبوة ج ۳، ص ۳۶۳، مناقب ابن مغازی، ص ۷۳، ح ۱۱۰، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۲۱۹، ح ۲۶۰، ص ۲۶۳.

پھر آپؐ نے مجھے بلوایا میں دروچشم میں مبتلا تھا آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن میری آنکھوں میں لگا کر دعا فرمائی "خداوند سردی اور گرمی کی اذیتوں سے اس کی حفاظت فرما" جس کے بعد نہ مجھے سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی۔

حدیث: ۱۵ اخیرنا محمد بن علی بن حرب المرزوي قال: أخبرنا معاذ بن خالد قال: أخبرنا الحسين بن واقد، عن عبد الله بن بريدة قال: سمعت ابي بريدة يقول: حاصرنا خيبر، فأخذ اللواء أبو بكر و لم يُفتح له، و أخذ من الغد عمر فأنصرف و لم يُفتح له، و أصاب الناس يو منذ شدّة و جهد فقال رسول الله (ص): ((انني دافع لوائي عدواً الى رجل يحب الله و رسوله، و يحبہ الله و رسوله، لا يرجع حتى يُفتح له)). و بتنا طيه أنفسنا أن الفتح غداً، فلما أصبح رسول الله (ص) صليّ الغداة ثم قام قائماً و دعا باللواء، و الناس على مصافهم، فما منا انسان له منزلة عند رسول الله (ص) الا هو يرجو أن يكون صاحب اللواء، فدعا علي بن ابي طالب و هو أرمد، فنقل في عينيه و مسح عنه و دفع اليه اللواء، و فتح الله له. قال: و أنا فيمن تطاول لها.

ابو بريدہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے خیبر کا محاصرہ کر لیا تو پہلے روز ابو بکر اور دوسرے دن عمر علم لے کر گئے مگر فتح کیے بغیر واپس آگئے اور لوگوں کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑی تو رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کل میں اپنا علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو چاہتا ہے نیز خدا اور اس کا رسول اس کو چاہتے ہیں اور وہ اس وقت تک نہیں پلٹے گا جب تک کامیابی اور فتح نہ پا جائے پس اسی خوشی میں ہم نے رات بسر کی کہ فتح کل ضرور ہوگی جب صبح ہوئی اور آنحضرت ﷺ نے نماز ادا کی اور تھوڑی دیر کھڑے رہے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ہم میں سے ہر وہ شخص کہ جس کا کچھ بھی مرتبہ آنحضرتؐ کے نزدیک تھا علم کا امیدوار تھا اتنے میں حضرتؐ نے امام علیؑ علیہ

اسلام کو بلوایا ان کی آنکھیں رمد آلود تھیں آپ نے ان کی آنکھوں کو لعاب دہن سے شفا دی اور علم بھی دیا اور اللہ نے ان کو فتح و کامیابی عطا فرمائی، راوی کا بیان ہے کہ میں بھی علم کی تمنا لئے بیٹھا ہی رہا۔

حدیث: ۱۶: أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا عوف، عن ميمون أبي عبدالله: أن عبدالله بن بريدة حدثه عن بريدة الأسلمي قال: لما كان حيث نزل رسول الله ﷺ بحضرة أهل خيبر أعطى رسول الله ﷺ اللواء عمر، فهض معه من نهض من الناس، فلقوا أهل خيبر فأنكشف عمر وأصحابه، فرجعوا إلى رسول الله، فقال رسول الله ﷺ: «الاعطين اللواء رجلاً يحب الله ورسوله، ويحب الله ورسوله» فلما كان من الغد تصادر أبو بكر وعمر، فدعا علياً وهو أرمم ففضل في عييه، ونهض معه من الناس من نهض، فلقى أهل خيبر فإذا مرحب يرتجز وهو يقول:

قد علمت خيبر أنى مرحب شاك السلاح بطل مجرب

أطعن أحياناً وحيناً أضرب إذا الليوث أقبلت تلهب

فاختلف هو وعلی ضربتین، فضربه علی علی هامته حتی عض السیف منها أبيض رأسه، وسمع أهل العسكر صوت ضربته، فما تنام آخر الناس مع علی حتی فتح الله له و لهيم .

بریدہ اسلمی کہتے ہیں کہ جب رسول اسلام ﷺ اہل خیبر کے پاس پہنچے اور علم عمر کو دیا تو کچھ لوگ ان کے ساتھ ساتھ گئے مگر اہل خیبر سے مقابلہ ہوا تو سب نے شکست کھائی اور اٹلے پاؤں واپس ہو گئے۔

حدیث ۱۵: - مسند احمد، ج ۵، ص ۳۵۳ و ۳۵۵، فضائل احمد، ج ۸۸، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۸۶۹، سنن ترمذی ج ۱، ص ۱۱۱، سنن شامی ج ۳، ص ۳۳۷، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، و

مسند احمد، ج ۲، ص ۵۰۸، سنن ابی نعیم، ج ۱، ص ۲۲۲، کشف الاستار، ج ۲، ص ۳۳۸، ج ۱، ص ۱۸۱۳

اس وقت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: اب میں علم اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اسے چاہتے ہیں صبح نمودار ہوتے ہی ابو بکر و عمر علم کی تمنا لئے ہوئے دوڑے مگر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلوایا حضرت علیؑ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آنحضرت نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور علم انھیں دے دیا۔ فوج میں سے جن لوگوں نے چاہا وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ قلعہ خیبر کی جانب روانہ ہوئے جب علیؑ سے اہل خیبر کا سامنا ہوا تو مرحب یہ رجز پڑھتا ہوا آگے بڑھا۔

خیبر مجھے جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، اسلوں سے آراستہ وہ پہلوان ہوں کہ جو جنگ آزمودہ ہے، جب شیر غضبناک میرے سامنے آتا ہے تو کبھی نیزہ سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار سے اسے ضرب لگاتا ہوں پھر حضرت علیؑ اور مرحب میں دو ہی ہاتھ چلے تھے کہ حضرت علیؑ نے ایسی تلوار لگائی جو خود کو کاٹتی ہوئی اس کے سر میں در آئی اور تمام لشکر نے تلوار کی ضربت کی آواز سنی ابھی پورا لشکر علیؑ کے پاس نہیں پہنچا تھا کہ خدا نے علیؑ اور ان کے لشکر کو فتح و کامیابی عنایت فرمائی۔

حدیث: ۱۷: أخبرنا قتیبہ بن سعید قال: حدثنا يعقوب [بن عبد الرحمن الزهري] عن أبي حازم [سلمة بن دينار] قال: أخبرني سهل بن سعد: أن رسول الله (ص) قال يوم خيبر: ((الاعطين هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله له، يحب

حدیث: ۱۶: - مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۷، ص ۳۹۳، مسند احمد ج ۵، ص ۳۵۸، فضائل احمد ص ۱۰۳، ج ۱، ص ۱۵۶، کتاب السنن، ص ۵۹۳، ج ۱۳، ص ۱۳۸۰، سنن کبریٰ نسائی ج ۵، ص ۱۷۸، ج ۸۶۰۰، تاریخ طبری، ج ۳، ص ۱۱، سنن شامی ج ۳، ص ۳۳۷، مستدرک حاکم ج ۳، ص ۳۷، و مسند احمد، ج ۲، ص ۵۰۸، سنن ابی نعیم، ج ۱، ص ۲۲۲، کشف الاستار، ج ۲، ص ۳۳۸، ج ۱، ص ۱۸۱۳

اللہ ورسولہ، ویحبہ اللہ ورسولہ))۔ فلما أصبح الناس غدوا على رسول الله (ص) كلهم يرجو أن يعطى فقال:

((أين علي بن أبي طالب))۔

فقالوا: يا رسول الله (ص)، يشتكي عينيه۔

قال: ((فأرسلوا اليه))۔ فأتى به فبصق رسول الله في عينيه و دعا له، فبرأ كان لم يكن به وجع، فأعطاه الراية، فقال علي: يا رسول الله (ص)، أقاتلهم حتى يكونوا مثلنا؟ قال:

((الغد على رسلك، حتى تنزل بساحتهم ثم ادعهم الى الاسلام و أخبرهم بما يحب عليهم من حق الله، فوالله لأن يهدي الله بك رجلاً واحداً خير لك من أن تكون لك حمر النعم))۔

سہل بن سعد نقل کرتے ہیں: رسول خدا ﷺ نے خیر کے دن فرمایا: ”کل میں علم اس شخص کو دوں گا جسے خدا فتح و کامیابی عنایت فرمائے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کو چاہتا ہے اور اللہ و رسول اس کو چاہتے ہیں۔

صبح ہوتے ہی سب کے سب علم کی تمنا لئے ہوئے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس آنحضرت نے پوچھا ”علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کہاں ہیں“ لوگوں نے جواب دیا ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں، آپ نے فرمایا بلا کر لے آؤ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگایا اور دعا کی حضرت کی آنکھیں اس طرح اچھی ہو گئیں گویا کوئی مرض نہ تھا آنحضرت نے ان کو علم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہما نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا جب تک وہ ہمارے جیسے (یعنی مسلمان) نہ ہو جائیں ان سے لڑنا رہوں؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نرمی سے کام لو یہاں تک کہ ان کی فضا میں اتر جاؤ

پھر انھیں اسلام کی دعوت دو اور جو حقوق الہی ان پر ہیں ان سے انھیں آگاہ کرو تم خدا کی اگر ان میں سے ایک آدمی بھی ہدایت پا جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

حدیث: ۱۸۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يعلى بن عبيد قال: حدثنا يزيد بن كيسان، عن أبي حازم [سلمة بن دينار]، عن أبي هريرة قال: رسول الله (ص): ((لأدفعن اليوم الراية الى رجل يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله))۔ فتطاول القوم، فقال: ((أين علي))؟ فقالوا: يشتكي عينيه، قال: فبصق نبي الله (ص) في كفيه و مسح بها عيني علي، و دفع اليه الراية، ففتح الله علي يديه۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے: کہ رسول اسلام نے فرمایا: آج میں علم اس مرد کو دوں گا جو خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہو اور خدا اور رسول اسے دوست رکھتے ہوں اس وقت ہر ایک کی تمنا یہ تھی کہ علم ہمیں مل جائے لیکن آپ نے فرمایا ”علی کہاں ہیں“ لوگوں نے کہا ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں تو آنحضرت نے ہتھیلی پر اپنا لعاب دہن لے کر علی کی آنکھوں پر مسح کر دیا اور ان کو علم دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث: ۱۷۔ مسند احمد ج ۵، ص ۳۳۳، فضائل احمد ص ۱۰۷، ح ۱۵۹، صحیح بخاری ج ۳، ص ۷۳، ۷۵، ج ۵، ص ۲۲ و ۱۷۱، ح ۳۷۰۱، صحیح مسلم ج ۳، ص ۱۸۷۲، سنن سعید بن منصور: ج ۲، ص ۱۷۸، ح ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، سنن ابن ابی داؤد: ج ۲، ص ۳۲۲، ح ۳۶۶۱، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶، ح ۱۳، مسند ابولطی: ج ۱، ص ۲۹۱، ح ۹۳، ج ۱۳، ص ۵۲۲، ح ۱۸، ص ۵۳۱، مناقب کوئی ج ۳، ص ۵۰۷، ح ۱۰۰۰، صحیح ابن حبان: ج ۱، ص ۳۷۷، ح ۶۹۳۲، مسند رویانی: ج ۱۲، ص ۱۰۲۳، حدیث: ۱۸۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۹۲، ح ۳۶۸۸۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶، ح ۱۵، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۹، ح ۶۹۳۳۔

حدیث: ۱۹: أخبرنا قتیبة بن سعید قال: حدثنا يعقوب [بن عبد الرحمن] عن سهل [بن أبي صالح]، عن أبيه، عن أبي هريرة: أن رسول الله (ص) قال يوم حبير: ((لأعطين هذه الراية رجلاً يحب الله ورسوله، ويحبه الله ورسوله، يفتح الله عليه)) . قال عمر بن الخطاب: ما أحببت الامارة الا يومئذ، فعدا رسول الله (ص) علي بن أبي طالب فأعطاه إياها و قال: ((امش و لا تلتفت حتى يفتح الله عليك)) . فسار علي شياً ثم وقف . و ذكر قتيبة كلمة معناها [و لم يلتفت] فصرخ: يا رسول الله، علام أقاتل الناس؟ قال: ((قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله، و أن محمداً رسول الله (ص)، فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا منك دماءهم و أموالهم الا بحقها، و حسابهم على الله)) .

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلامؐ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کی قیادت کا شوق نہ ہوا

پھر رسول اسلامؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے بڑھے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۱۹- مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۹۳، ج ۷، ص ۳۶۸، نفاذ احمد، ص ۱۰۱، ج ۱۵۳، ص ۱۱۳، ج ۱۷۸، ص ۱۷۳، ج ۳۳۳، صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۸۷، ج ۶، کتاب السنہ، ص ۵۹۳، ج ۱۳، ص ۷۸، ج ۱۳، سنن سعید بن منصور، ج ۲، ص ۱۷۹، ج ۳، ص ۲۲۷، سنن کبریٰ نسائی، ج ۵، ص ۱۷۹، ج ۸، ص ۸۶۰، مناقب کوفی، ج ۲، ص ۵۰۲، ج ۱۰۰۵، ج ۱۰۰۶، تاریخ بغداد، ج ۸، ص ۵۵، مآلی طوسی، ص ۵۲، ج ۶۸.

حدیث: ۲۰: أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: أخبرنا جرير بن عبد الحميد [عن سهل [بن أبي صالح]، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله (ص): ((لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله، و يحبه الله ورسوله [ينصح عليه])) قال عمر: فما أحببت الامارة قط الا يومئذ. قال: فاشرب لها، فدعا علياً فبعثه ثم قال: ((اذهب فقاتل حتى يفتح الله عليك و لا تلتفت)) . قال: فمشى ما شاء الله ثم فلم يلتفت فقال: علام أقاتل الناس؟ قال: ((قاتلهم حتى يشهدوا أن لا اله الا الله و أن محمداً رسول الله (ص)، فإذا فعلوا ذلك فقد منعوا دماءهم و أموالهم الا بحقها، و حسابهم على الله)) .

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیبر رسول اسلامؐ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن مسلمانوں کا امیر بننے کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلامؐ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم آگے گئے پھر رک کر دریافت فرمایا: خدا کے رسولؐ ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۲۰- انساب الاشراف: ج ۴، ص ۸، ج ۱۱، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۷۷، ج ۲، ص ۲۲۲، ج ۲۲۳.

حدیث: ۲۱ اخیرنا محمد بن عبد اللہ بن المبارک قال: حدَّثنا أبو هشام [المخزومی] قال: حدَّثنا و هيب [بن خالد] قال: حدَّثنا سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ يوم حبير: ((لأدفعن الراية التي رجل [يحب الله ورسوله،] ويحب الله ورسوله، ويفتح الله عليه)). قال عمر: فما أحببت الامارة قط قبل يومئذ. فدفعها الى علي فقال: ((قاتل ولا تلتفت)). فسار قريباً، قال: يا رسول الله (ص) علام أقاتل الناس؟ قال: ((علي أن يشهدوا أن لا اله الا الله و أن محمداً رسول الله (ص)، فإذا فعلوا فقد عصموا دماءهم و أموالهم مني الا بحقها، و حسابهم على الله))

ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ: روز خیر رسول اسلام ﷺ نے فرمایا یہ علم میں اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہیں اور جو خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے خداوند عالم اس کے ہاتھوں پر فتح عطا کرے گا عمر نے کہا کہ مجھے اس دن کے علاوہ کسی اور دن امارت مسلمین کا شوق نہ ہوا پھر رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور علم دے کر فرمایا آگے بڑھو اور کسی طرف متوجہ مت ہونا جب تک کہ خداوند عالم تمہیں فتح نہ دے دے۔

یہ سن کر امام کچھ قدم گئے اور رک کر دریافت فرمایا خدا کے رسول ان سے کب تک جنگ کروں آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک یہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ نہ کہیں اور جب یہ کلمہ پڑھنے لگیں تو ان کا خون بہانا اور ان کے اموال کو لوٹنا حرام ہے سوائے اس حق کے جو ان پر واجب ہوتا ہے اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔

حدیث: ۲۲ اخیرنا العباس بن عبد العظیم العنبري قال: حدَّثنا عمر بن عبد الوہاب قال: حدَّثنا معتمر بن سليمان [بن طرخان]، عن أبيه، عن منصور [بن المعتمر]، عن ربعي [بن حراش]، عن عمران بن حصين: أن النبي (ص) قال: ((لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله)) أو قال: ((و يحب الله ورسوله))، فدعا علياً و هو أرمم ففتح الله على يديه.

عمران بن حصین سے منقول ہے: کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: میں علم اس مرد کو عطا کروں گا جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے یا یہ فرمایا جس کو اللہ اور رسول دوست رکھتے ہیں۔ پھر حضرت علیؑ کو بلایا اگر چہ آپ کی آنکھوں میں درد تھا خداوند عالم نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث: ۲۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶، مناقب کوئی ج ۴، ص ۵۰۱، ج ۱۰۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۲۲۷، ج ۵۹۵-۵۹۶، ص ۲۳۸، ج ۵۹۶، ص ۵۹۹، مناقب ابن مغازی: ص ۱۸۱، ج ۲۱۶، و ص ۱۸۰، ج ۲۱۵، تجزیب الکمال: ج ۲۱، ص ۲۵۲.

حدیث: ۲۱۔ مسند طحاوی: ص ۳۲۰، ج ۲۳۳، طبقات کبریٰ ج ۲، ص ۱۱۰، مسند احمد: ج ۱۳، ص ۳۹۹، ج ۸۱۶۳، و ج ۱۳، ص ۵۳۰، ج ۸۹۹۰، فضائل احمد: ص ۱۰۱، ج ۱۵۲، مناقب ابن مغازی: ص ۱۸۱، ج ۲۱۷.

جبرئیلؑ و میکائیلؑ حضرت علیؑ کے ہمراہ

حدیث: ۲۳ اخیرنا اسحاق بن ابراہیم [بن راہویہ] قال: أخبرنا
النضر بن شميل قال: حدثنا يونس [بن أبي اسحاق]، عن أبي اسحاق، عن هبيرة
بن يريم قال:

خرج الينا الحسن بن علي و عليه عمامة سوداء فقال: لقد كان فيكم
بالأمس رجل ما سبقه الأولون و لا يدرى كه الأخرين وان رسول الله (ص) قال:
(لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله و رسوله، و يحبه الله و رسوله، يقاتل
جبريل عن يمينه و ميكائيل عن يساره، ثم لا ترد) (يعني رايته) حتى يفتح الله
عليه))، ما ترك ديناراً و لا درهماً الا سيع منة درهم أخذها من عطانة كان
أراد أن يتناع بها خادماً لاهله.

ہمیرہ بن یریم کہتے ہیں کہ امام حسن ابن علی علیہما السلام کا لامامہ باندھے
ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بیشک کل تک تمہارے درمیان ایک ایسا مرد تھا
کہ جس سے نہ پہلے کے لوگ آگے بڑھ سکے اور نہ بعد کے آنے والے اس کی خاک
قدم تک پہنچ سکیں گے۔

بلاشبہ جس کے لئے رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کل میں علم اس مرد کو دوں گا

جس کے محبوب خدا اور اس کے رسول ہوں گے اور وہ بھی محبوب خدا اور رسول ہوگا
جبرئیل اس کی داہنی جانب اور

میکائیل بائیں جانب کفار سے لڑے گئے اور وہ علم لے کر واپس نہ آئے گا جب
تک خداوند عالم اسے فتح نہ دے دے۔ اس نے سوائے سات سو درہم کے کچھ نہ
چھوڑا، جس سے ان کا ارادہ اپنے عیال کے لئے ایک خادم خریدنے کا تھا۔

اللہ حضرت علیؑ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا

حدیث: ۲۳ أخبرنا محمد بن المثنی قال: حَدَّثَنَا يحيى بن حماد قال:
حَدَّثَنَا الوضاح (وهو أبو عوانة) قال: حَدَّثَنَا يحيى [أبو بلج] قال: حَدَّثَنَا عمرو
بن ميمون قال:

أتى لجالس الى ابن عباس اذ اتاه تسعة رهط فقالوا: أما أن تقوم معنا
أما أن تخلونا يا هؤلاء (وهو يومئذ صحيح قبل أن يعمى) قال: أنا أقوم معكم.
[فانتهوا]

فصحَدْتُوا الهللاً أذري ما قالوا، فجاء وهو ينفض ثوبه وهو يقول: أف و
تف، يقعون في رجل له عشر:

وقسوا في رجل قال رسول الله (ص): ((لا بعثن رجلاً يحب الله و
رسوله، و يحبه الله و رسوله [لا يخزيه الله أبداً]) فاستشرف [لها] من استشرف،
فقال: ((أين عليّ))؟ [قيل: هو في الرحابطن.] قال: ((وما كان أحدكم
ليطحن))؟ فدعا و هو أرمد ما يكاد أن يبصر، فنفت في عينيه ثم هز الراية ثلاثاً
فدفعها إليه فجاء بصفية بنت خبي.

وبعث أبا بكر بسورة التوبة، وبعث علياً خلفه فأخذها منه فقال: ((لا
يلذهب بها إلا رجل هو مني وانا منه))

حدیث: ۲۳۔ طبقات کبری: ج ۳، ص ۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶، ص ۳۷۲، ج ۳۲۰۸۵ و ج ۶،
ص ۳۷۲، ج ۳۲۱۰۱، مسند احمد: ج ۳، ص ۲۳۶، ج ۱۷۱۹، و ص ۲۳۶، ج ۱۷۱۹، و ص ۲۳۷،
ج ۱۷۴۰، فضائل احمد: ص ۹۰، ۹۱، و ج ۱۳۵، کتاب الاحد احمد: ص ۱۹۵، ج ۷۰۹، تاریخ
کبیر بخاری: ج ۲، ص ۳۶۲، مقتل ابن ابی الدنیا: ص ۹۲، ج ۸۲، و ۹۳، ۹۴، ۸۸، ۸۹، ۹۰، مسند ابی
ج ۳، ص ۱۷۸، ج ۱۳۳۹، و ص ۱۷۹، ج ۱۳۳۰، و ص ۱۸۰، ج ۱۳۳۱، الجرح و التحذیر: ج ۳،
ص ۱۷۲، مناقب کوئی ج ۲، ص ۳۳، ج ۵۳۰، و ص ۵۳۱، مسند ابویعلی: ج ۱۲، ص ۱۲۵،
ج ۶۷۵، تاریخ طبری: ج ۵، ص ۱۵۷، معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۷۹، ج ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸،
ج ۲۷۲، مسند رک حاکم: ج ۳، ص ۱۷۲، او۔

[وقال لبي عمة: ((أيكم يوالي في الدنيا والآخرة))؟ قال: وعليّ معد جالس فقال: أنا أو اليك في الدنيا والآخرة.] فقال: ((أنت وليّ في الدنيا والآخرة)).]

ودعا رسول الله (ص) الحسن والحسين وعليّاً وفاطمة فمَدَّ عليهم ثوباً فقال:

((اللهم هؤلاء أهل بيتي فأذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيراً)).

وكان أول من أسلم من الناس بعد خديجة.

وليس ثوب رسول الله (ص) و نام [مكانه] فجعل المشركون يرمون كما يرمون رسول الله (ص) وهم يحسبون أنه نبي الله (ص) فجاء أبو بكر فقال: يانبي الله (ص).

فقال عليّ: ان نبي الله قد ذهب نحو بنو ميمون، فأتبعه فدخل معه الغار، وكان المشركون يرمون عليّاً حتى أصبح. و خرج بالناس في غزوة تبوك فقال عليّ: أخرج معك؟ فقال: ((لا)) فيكي، فقال: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنك لست بنبي))؟ ثم قال: ((أنت خليفتي)) يعني في كل مؤمن ((من بعدي)).

قال: وسد أبواب المسجد غير باب عليّ، فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو في طريقه ليس له طريق غيره. وقال: ((من كنت وليّ فعليّ وليّه)).

قال ابن عباس: وقد أخبرنا الله في القرآن أنه قد رضي عن أصحاب الشجرة، فهل حدثنا بعد أنه سحق عليهم؟

قال: وقال رسول الله (ص) لعمر حين قال: انذن لي فلاضرب عنقه (يعني حاطباً)، قال: ((ما يدرك لعلّ الله قد اطلع على أهل بدر فقال: اعلموا ما شئتم فقد غفرت لكم)).

عمر وبن ميمون سے نقل ہے کہ: میں عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا (اس وقت

وہ ناپسند نہیں ہوئے تھے) ان کے پاس نوگروہ آئے اور ابن عباس سے کہا تم ہمارے ساتھ چلو اور یا پھر اے لوگو ہمیں ان کے ساتھ تمہارے دو تو آپ نے کہا میں تم لوگوں کے ساتھ چلتا ہوں پھر ان لوگوں نے گفتگو کی کیا کہا میں نہیں جانتا لیکن جب ابن عباس واپس آئے تو غصہ میں دامن جھٹک رہے تھے اور کہہ رہے تھے برا ہوا ایسے لوگوں کا جو اس شخص کے بارے میں الجھتے ہیں جس کے دس فضائل مخصوص ہیں یہ لوگ اس شخص کے بارے میں باتیں کرتے ہیں جس کے لئے رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے

”کل میں اس مرد کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ کا محبت ہے اور وہ خدا و رسولؐ کا محبوب ہے خدا اس کے مرتبہ کو کبھی نہ گھٹائے گا یہ سن کر بہت سے لوگ رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر رسولؐ اسلام نے پوچھا علیؑ کہاں ہیں کہا گیا وہ چکی چلا رہے ہیں۔

فرمایا: تم میں سے کوئی نہ تھا جو چکی پیتا یہ کہہ کر آپؐ نے انہیں بلوایا حضرت علیؑ کی آنکھیں اتنی دکھ رہی تھیں کہ دیکھنا دشوار تھا آپؐ نے ان کی آنکھوں پر دم کیا پھر تین بار علم کو ہلا کر علیؑ کے حوالے کیا اور آپؐ صفیہ بنت خیبر کو لے کر واپس آئے۔

نیز آنحضرت ﷺ نے ابو بکر کو سورہ توبہ دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا تھا پھر ان کے پیچھے حضرت علیؑ علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ ابو بکر سے وہ سورہ لے لیں اور فرمایا: یہ سورہ وہی شخص لے جاسکتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا کی اولاد سے فرمایا: تم لوگوں میں سے کون دنیا اور آخرت میں میرا ولی ہوگا اس وقت حضرت علیؑ علیہ السلام وہاں تشریف فرما تھے بولے میں یا رسول اللہ ﷺ تو نبیؐ نے فرمایا: تم دنیا و آخرت میں میرے ولی ہو

نیز آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ زہراء، امام حسن اور امام حسینؑ کو جمع کیا اور ان پر ایک چادر اڑھائی اور فرمایا: پروردگار ابھی میرے اہلیت ہیں خدایا ان سے نجاست کو دور رکھ اور ان کو اس طرح پاک رکھ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔ حضرت علیؑ کو وہ پہلے شخص ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لائے یہی وہ ہیں جو کہ آنحضرتؐ کا خاص لباس پہن کر ان کی جگہ اس طرح سوئے کہ لوگوں کو دھوکا ہونے لگا اور لوگوں نے خیال کیا کہ خود نبیؐ ہیں اور ابو بکر نے یا نبی اللہ کہہ کر آواز دی تو حضرت علیؑ نے فرمایا: وہ چاہ میمون کی طرف تشریف لے گئے ہیں ابو بکر ان کے پیچھے پیچھے گئے اور آنحضرتؐ کے ساتھ غار میں داخل ہو گئے اور کفار و مشرکین پوری رات حضرت علیؑ پر پتھر پھینکتے رہے۔

جب آنحضرتؐ مسلمانوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علیؑ نے عرض کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: نہیں، اس پر حضرت علیؑ گریہ کرنے لگے اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ تم نبی نہیں ہو پھر فرمایا تم تمام مؤمنین کے درمیان میرے بعد میرے خلیفہ و جانشین ہو۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کے در کے علاوہ سب کے دروازے مسجد میں بند کروائے اور آپؐ ہمیشہ اسی راستہ سے آتے جاتے تھے اور اس راستہ کے علاوہ دوسرا راستہ نہیں تھا۔

اور فرمایا ”میں جس کا ولی و حاکم ہوں اس کے علیؑ بھی ولی و حاکم ہیں“ ابن

عباس کہتے ہیں: قرآن مجید اصحاب شجرہ سے خدا کے راضی ہونے کی خبر دیتا ہے لیکن کیا اس نے بعد میں ان پر ناراض ہونے کی بھی کوئی بات بیان کی ہے؟ (نہیں) ہرگز نہیں اور امام علیؑ اصحاب شجرہ میں سے ہیں)

جب عمر نے غصہ میں آ کر حاطب کو قتل کرنا چاہا تو آنحضرتؐ نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے ”کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خدا اہل بدر سے واقف اور باخبر ہے اور فرمایا ہے کہ جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا“ (اور حضرت علیؑ اصحاب بدر میں سے ہیں)

حدیث: ۲۳۰۔ سیرہ ابن ہشام: ج ۲، ص ۳۳۲؛ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۱۱۰؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۲، ج ۲۰، ص ۳۲۰، ج ۷، ص ۳۹۲، ج ۲۶، ص ۳۶۸، ج ۵، ص ۱۷۸، ج ۲۲، ص ۳۰۶۲ و ۳۰۶۲ (ج ۳، ص ۵۱، طہ قدیم) ج ۱۷، ص ۱۹۷، ج ۱۱۲۲ (ج ۲، ص ۲۶، طہ قدیم)؛ فضائل احمد: ج ۲، ص ۷۴، ج ۱۱، ص ۱۱۹، ج ۱۷، ص ۱۲۹، ج ۲۱، ص ۲۱۶، ج ۲۱، ص ۲۹۱؛ کتاب السنہ: ج ۵، ص ۱۱۸۸ و ۱۱۸۸، ج ۵، ص ۱۳۵۱؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۳۳۳، ج ۳، ص ۱۸۷۲؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۵۷، ج ۹۵، ص ۳۹۶، ج ۷، ص ۹۹۶ و ۹۷۷، ج ۵، ص ۵۰۰، ج ۱۰۰۲؛ مستدرک حاکمی: ج ۲، ص ۱۷۲، ج ۱، ص ۱۶۶، ج ۱۱۳، ص ۱۱۳، ج ۱۲، ص ۱۲۲؛ سنن بیہقی: ج ۹، ص ۱۳۱، البدایہ و النہایہ: ج ۷، ص ۳۳۲ و۔

حضرت علیؑ خدا کے بندہ مغفور

حدیث: ۲۵۔ أخبرنی ہارون بن عبد اللہ [الحمالی البغدادي] قال: حدثنا محمد بن عبد اللہ بن الزبیر الأسدي قال: حدثنا علی بن صالح، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن مرّة، عن عبد اللہ بن سلمة، عن علي قال: قال رسول الله (ص):
 ((ألا أعلمكم كلمات إذا قلتهن غفر لك مع أنه مغفور لك؟ لا إله إلا هو الحليم الكريم، لا إله إلا هو العلي العظيم، سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش الكريم، الحمد لله رب العالمين)).

عبد اللہ بن سلمہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے وہ کلمات یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶، ج ۲۹۳۶؛ مسند عبد بن حمید: ص ۵۳، ج ۴؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۱۹، ج ۱۲؛ مسند بزاز: ج ۵، ص ۴۰۵؛ سنن کبریٰ: ج ۳، ص ۳۹۸، ج ۶۷۸؛ عمل الیوم واللیلۃ: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۳، ص ۱۰۷؛ تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۳۵۶.

حدیث: ۲۶: أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا خالد (وهو ابن مخلد) قال:

حدثنا علي (وهو ابن صالح بن حيّ أخو حسن بن صالح) عن أبي اسحاق الهمداني، عن عمرو بن مرّه، عن عبد الله بن سلمة، عن علي: أَنَّ النَّبِيَّ (ص) قَالَ: ((يَا عَلِيُّ، أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا أَنْتَ قَلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَعَهُ مَغْفُورٌ لَكَ؟))

تقول: لا اله الا الله الحليم الكريم، لا اله الا هو العلي العظيم، سبحان الله رب السموات [السيح خ] ورب العرش الكريم، الحمد لله رب العالمين)).

عبد اللہ بن سلمہ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۷: أخبرنا صفوان بن عمرو قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن مرّه، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ قال:

حدیث: ۲۶: کتاب السنۃ: ص ۵۸۳، ج ۱۳۱۵ و ۱۳۱۷: علل دارقطنی: ج ۳، ص ۱۰، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷، ج ۶۹۲۸: معجم غیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۲۷: المانی خمینیہ: ج ۱، ص ۲۳۵، ج ۱۱.

حدیث: ۲۷: سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۱۰، ص ۱۰۴۷: متدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۸: مناقب خوارزمی: ص ۲۵۸: تذکرۃ الخطایط: ج ۲، ص ۶۶۲.

كلمات الفرج: ((لا اله الا الله العلي العظيم، لا اله الا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب السموات السبع ورب العرش العظيم، والحمد لله رب العالمين)).

حضرت علیؑ سے منقول کلمات فرج (کلمات گمشائستگی رزق و مصیبت وغیرہ) یہ ہیں اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۸: أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال: حدثنا أبو غسان قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ، عن النبي (ص) نحوه يعني حديث خالد [بن مخلد].

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ کروں کہ اگر تم ان کو ادا کرو تو تمہاری مغفرت ہو جائے جب کہ خدا تمہیں بخش چکا ہے وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔

حدیث: ۲۹: أخبرني علي بن محمد بن عليّ قال: حدثنا خلف بن تميم قال: حدثنا اسرائيل قال: حدثنا أبو اسحاق، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى، عن عليّ قال: قال النبي (ص):

حدیث: ۲۸: سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ج ۱۰، ص ۱۰۴۷: متدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۸: مناقب خوارزمی: ص ۲۵۸: تذکرۃ الخطایط: ج ۲، ص ۶۶۲.

((اَلَا اَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلٰی اَنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَكَ؟ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ))۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے آپ سے فرمایا: ”کیا میں تم کو ایک دعا تعلیم نہ کروں کہ جب بھی وہ دعا پڑھو تو تمہاری مغفرت ہو جائے اگرچہ خدا تمہیں بخش چکا ہے، وہ کلمات یہ ہیں، اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔“

حدیث: ۳۰ أخبرنا الحسين بن حريث قال: حدثنا الفضل بن موسى، عن الحسين بن واقد، عن أبي إسحاق، عن الحارث، عن عليّ قال: قال النبي (ص):

((اَلَا اَعْلَمُكَ دَعَاءً اِذَا دَعَوْتَ بِهِ غُفِرَ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ))؟

قلت: بلى.

قال: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ

سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ))۔

حارث حضرت امام علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے آپ سے فرمایا: ”کیا میں تم کو ایک دعا تعلیم نہ کروں کہ جب بھی وہ دعا پڑھو تو تمہاری مغفرت ہو جائے اگرچہ خدا تمہیں بخش چکا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں جو بلند مرتبہ اور عظمتوں والا ہے، پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جو سات آسمانوں کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے اور تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔“

حدیث: ۳۰ فضائل احمد: ص ۱۱۹، ح ۱۷۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۵۲۹، ح ۳۵۰۳، علل وار قطنی: ج ۳، ص ۹، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۳۶، ح ۱۰۲۷، سنن طبرانی: ج ۱، ص ۲۷۰، ح ۷۶۳، تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۲۶۳۔

حدیث: ۲۹۔ مستد احمد: ج ۲، ص ۳۶۱، ح ۱۳۶۳، فضائل احمد: ص ۷۱، ح ۳۳۸، کتاب السنن: ج ۵، ص ۵۸۲، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۱۶۳، ح ۱۰۲۷، امالیٰ حمیدی: ج ۱، ص ۲۲۸، ح ۱۱، معجم سمرقانی: ص ۳۲۰، ح ۱۳۶۶۔

اللہ نے قلب علیؑ کو آزمایا

حدیث: ۳۱ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال: حدثنا الأسود بن عامر قال: حدثنا شريك [بن عبد الله النخعي] عن منصور [بن المعتز] عن ربعي [بن حراش] عن عليّ قال: جاء النبي (ص) أناس من قريش فقالوا: يا محمد أنا جيرانك وحلفاؤك، وإن أناساً من عبيدنا قد أتوك، وليس بهم رغبة في الدين ولا رغبة في الفقه، أما فرؤا من ضياعنا و أموالنا فارددهم إلينا. فقال لأبي بكر: ((ما تقول))؟

فقال: صدقوا أنهم لجيرانك وأحلافك. فتغير وجه النبي (ص) ثم قال لعمر: ((ما تقول)) قال: صدقوا أنهم لجيرانك وحلفاؤك. فتغير وجه النبي (ص) ثم قال:

((يا معشر قريش، والله لبيعنَّ الله عليكم رجلاً منكم قد امتحن الله قلبه للايمان، فليضربنكم على الدين أو يضرب بعضكم)) فقال أبو بكر: أنا هو يا رسول الله (ص)؟ قال: ((لا)) قال: عمر: أنا هو يا رسول الله (ص)؟ قال: ((لا)) ولكن ذلك الذي يخصف النعل)) وقد كان أعطى علياً نعله يخصفها.

حضرت علیؑ سے منقول ہے، آپ فرماتے ہیں: قریش کے کچھ لوگ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے، اے محمد ہم آپ کے بڑوسی اور

ہم عہد ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ کے پاس بھاگ آئے ہیں جنہیں نہ دین سے رغبت ہے نہ علم و فقہ کا شوق ہے بلکہ وہ ہماری کھیتی باڑی کی محنت سے بھاگے ہیں اس لئے آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں۔

آنحضرت ﷺ نے ابو بکر سے پوچھا تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولے قریش سچے ہیں بیشک وہ آپ کے پڑوسی اور ہم عہد ہیں یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر عمر سے پوچھا تم کیا کہتے ہو عمر نے بھی کہا کہ وہ سچے ہیں وہ آپ کے پڑوسی اور ہم قسم ہیں تو پھر غصہ سے آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپ نے فرمایا: اے قریش اللہ (تمہاری ان حرکتوں کی بنا پر) تمہاری طرف ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو تم میں سے ہوگا اور جس کے قلب کو اللہ نے ایمان کے سلسلہ میں آزمایا ہے وہ یا تو تمہیں سیدھے راستے پر لگا دے گا یا تم میں سے بعض کی گردنیں اڑا دے گا۔

یہ سن کر ابو بکر بولے: اے رسول خدا ﷺ کیا وہ شخص میں ہوں؟

آپ نے فرمایا: نہیں، تم نہیں ہو۔

پھر عمر بولے یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ میں ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم نہیں ہو بلکہ وہ شخص ہے جو جوتے ٹانگ رہا ہے

(اس وقت آپ ﷺ نے اپنے جوتے حضرت علیؑ کو ٹانگنے کے لئے دیئے تھے)

حدیث: ۳۱۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۰، ج ۲، ص ۳۲۷ (۱۷)؛ مستدرک: ج ۲، ص ۳۳۸،

ج ۱۳۳۶؛ فضائل احمد: ص ۱۵۸، ج ۲۲، سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۶۵؛ مستدرک: ج ۱، ص ۱۷۹؛

سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۳، ج ۳۷۱۵، ص ۳۵، ج ۲۶۶۰؛ شرح لمحادی: ج ۳، ص ۳۵۹؛

مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۷، ج ۳؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۹، ص ۲۲۹؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۵۳،

ج ۷۸؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۲۷، ج ۱۶۴۰۲۔

حدیث: ۳۲۔ أخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا يحيى بن سعيد قال:

حدثنا الأعمش قال: حدثنا عمرو بن مره، عن أبي البختری، عن علي قال:

بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن وأنا شاب حديث السن، فقلت: يا رسول

الله (ص) انك بعثني إلى قوم يكون بينهم أحداث، وأنا شاب حديث السن، قال: ((

إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك))، فما شككت في قضاء بين اثنين.

ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ

نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا جب کہ میں جوان اور کسن تھا میں نے عرض کی اے نبی

کریم ﷺ میں کسن ہوں اور آپ مجھے ایسی قوم کے پاس بھیج رہے ہیں جن میں

اکثر سن رسیدہ (بوڑھے) ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا خدا تمہارے دل کی ہدایت

کرے گا اور تمہاری زبان کو صداقت پر باقی رکھے گا حضرت علیؑ فرماتے ہیں اس

کے بعد مجھے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی شک نہ ہوا۔

حدیث: ۳۳۔ أخبرنا علي بن خشرم قال: أخبرنا عيسى بن يونس أبي

اسحاق [عن الأعمش، عن عمرو بن مره، عن أبي البختری، عن علي قال:

بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن فقلت: انك تبعثني إلى قوم أسن مني

فكيف القضاء فيهم؟ فقال: ((إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك))، قال:

فما تعابيت في حكومة بعد.

حدیث: ۳۲۔ طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۳۳۷، ج ۱؛ مستدرک: ج ۲، ص ۶۸، ج ۶۳۶؛ فضائل احمد:

ص ۱۷۹، ج ۱۰۸؛ مستدرک: ج ۱، ص ۹۱۲؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۳۷۲؛ انساب الاشراف:

ج ۱، ص ۱۷۹؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۱۱۳، ج ۵۰۱؛ مستدرک ابو یعلیٰ: ج ۱، ص ۳۴۳، ج ۲۰۱؛

مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۳۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۳، ص ۳۸۱؛ سنن بیہقی: ج ۱۰، ص ۸۵؛ مناقب

خوارزمی: ج ۸۳، ص ۷۱

حدیث: ۳۳۔ حدیث نمبر ۳۳ کے منابع

ابو البختری سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اسلام ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ مجھے، سن رسیدہ (بوڑھے)

لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تمہارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا، امامؑ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی فیصلہ کرنے میں کبھی نہیں جھجکا۔

حدیث: ۳۴: أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن عمر بن مرّه، عن أبي البختري، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن لأقضي بينهم فقلت:

يا رسول الله (ص) لا أعلم لي بالقضاء، فضرب بيده على صدره و قال: ((اللهم اهد قلبه و سدّد لسانه)). فما شككت في قضاء بين اثنين حتى جلست مجلسي هذا.

ابو البختری سے نقل ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول خدا ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا تاکہ میں ان کے درمیان قضاوت کروں، میں نے عرض کیا اے نبی کریم ﷺ مجھے قضاوت کا علم نہیں ہے تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو میرے سینے پر رکھ کر فرمایا: ”خدا یا اس کے دل کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو سچائی پر ثابت رکھ“ اس کے بعد سے آج تک میں نے دو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے میں کبھی شک نہ کیا۔

حدیث: ۳۵: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا شريك [بن عبد الله]، عن سماك بن حرب، عن حنش بن المعتمر، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن و أنا شاب فقلت: يا رسول الله (ص) تبعثني و أنا شاب إلى قوم ذوى أسنان لأقضي بينهم و لا أعلم بالقضاء؟ فوضع

بيده على صدري ثم قال: ((إن الله سيهدي قلبك و يبثّ لسانك، يا عليّ، إذا جلس اليك الخصمان فلا تقض بينهما حتى تسمع من الآخر كما سمعت من الأوّل، فإذا فعلت ذلك تبين لك القضاء)). قال عليّ: فما أشكل عليّ قضاء بعد.

حنش بن المعتمر سے نقل ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ میں کس ہوں اور آپ مجھے بزرگوں (بوڑھوں) کے درمیان قضاوت اور فیصلہ کرنے کے لئے بھیج رہے ہیں میں ان کے درمیان فیصلہ نہیں کر پاؤں گا اور مجھے قضاوت کا کوئی علم نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے سینے پر رکھ کر دعا فرمائی ”بیشک اللہ تمہارے قلب کو ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو سچائی پر باقی رکھے گا“ اے علیؑ اگر مقدمہ کے دونوں فریق آ کر تمہارے پاس بیٹھیں تو جب تک دونوں کی باتیں نہ سن لینا اس وقت تک کوئی فیصلہ مت کرنا اور جب دونوں کی باتیں سن لو گے تو فیصلہ تمہارے لئے روشن اور واضح ہو جائے گا، امامؑ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد قضاوت کے سلسلہ میں مجھے کوئی مشکل درپیش نہ ہوئی۔

حدیث: ۳۴: مسند طحاوی: ج ۱ ص ۱۶، ج ۹۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۳۲۰ ص ۵۹؛ مسند احمد: ج ۴ ص ۳۵۶، ج ۱۱ ص ۱۱۳۵؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲ ص ۴۷۳؛ اخبار القضاة: ج ۱ ص ۸۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۳ ص ۳۸۲؛ سنن بیہقی: ج ۱ ص ۸۶۔

حدیث: ۳۵: مسند طحاوی: ص ۱۵۹، ج ۱۱ ص ۱۱۳۵؛ طبقات الکبریٰ: ج ۲ ص ۳۳۷، ج ۲ ص ۲؛ مسند احمد: ج ۲ ص ۳۲۱، ج ۳ ص ۷۷؛ فضائل احمد: ج ۲ ص ۱۵۲، ج ۳ ص ۳۱۸؛ سنن ابن ابی داؤد: ج ۳ ص ۳۰۱، ج ۳ ص ۳۵۸۲؛ سنن ترمذی: ج ۳ ص ۶۱۸، ج ۱۱ ص ۱۱۳۳؛ اخبار القضاة: ج ۱ ص ۸۵-۸۶؛ سنن بیہقی: ج ۱ ص ۸۶۔

حدیث: ۳۶: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا إسرائيل [بن يونس]، عن [جده] أبي اسحاق، عن حارثة بن مضرب، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن فقلت: انك تبعثني إلى قوم هم أسن مني لأقضي بينهم؟ فقال: ((إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك)).

حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اسلام ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی آپ ﷺ مجھے سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں کے درمیان بھیج رہے ہیں میں کس طرح فیصلہ کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب اللہ تمہارے دل کی ہدایت کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا۔

حدیث: ۳۷: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن العلاء قال: حدثنا معاوية بن هشام، عن شيان [بن عبد الرحمن]، عن أبي اسحاق، عن عمرو بن حبشي، عن عليّ قال: بعثني رسول الله (ص) إلى اليمن فقلت: يا رسول الله (ص) انك تبعثني إلى شيوخ ذوي أسنان أني أخاف أن لا أصيب. قال: ((إن الله سيثبت لسانك ويهدي قلبك)).

عمرو بن حبشی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے مجھے یمن جانے کا حکم دیا، میں نے عرض کی کہ آپ مجھے سن رسیدہ (بوڑھے) لوگوں میں بھیج رہے ہیں مجھے ڈر ہے کہ کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں، آنحضرت نے فرمایا: بیشک اللہ تمہاری زبان کو سچائی پر گامزن رکھے گا اور تمہارے دل کی ہدایت فرمائے گا۔

حدیث: ۳۶: طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۳۳۷، ج ۳: مسند احمد: ج ۲، ص ۹۲، ج ۲۶۶، ج ۲، ص ۳۵۱، ج ۱۳۳۲: اخبار القضاة: ج ۱، ص ۸۵.

حدیث: ۳۷: طبقات کبریٰ: ج ۲، ص ۳۳۷، ج ۳: اخبار القضاة: ج ۱، ص ۸۵ و ۸۷: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۱۳، ج ۵۰۲: مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۲، ج ۲۹۳: صحیح ابن حبان: ج ۱۱، ص ۳۵۱، ج ۵۰۶۵.

علیؑ کے در کے علاوہ سارے دروازے بند کر دیئے جائیں

حدیث: ۳۸: أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا [محمد بن] جعفر قال: حدثنا عوف، عن ميمون أبي عبد الله، عن زيد بن أرقم قال: كان لغير من أصحاب رسول الله (ص) أبواب شارعة في المسجد، فقال رسول الله (ص): ((سدا هذه الأبواب إلا باب علي)).

فتركتم في ذلك أناس، فقام رسول الله (ص) فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((أما بعد، فإني أمرت بسد هذه الأبواب غير باب علي فقال فيه قائلكم، والله ما سدده ولا فتحته، ولكنني أمرت بشيء فاتبعته)).

زيد بن ارقم کہتے ہیں: کچھ لوگوں کے دروازے مسجد کے اندر کھلتے تھے جس سے وہ آتے جاتے تھے آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ علیؑ کے دروازے کے علاوہ سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں اس حکم کے بعد کچھ لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے: یہ دیکھ کر آنحضرت گھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: میں نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا ہے اور علیؑ کے دروازہ کو کھلا رہنے کا حکم دیا ہے اور تم لوگ بحث کر رہے ہو خدا کی قسم میں نے اپنی

مرضی سے نہ دروازے بند کئے ہیں اور نہ علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا ہے بلکہ مجھے خدا نے حکم دیا ہے اور میں نے اس کے حکم کی پیروی کی ہے۔

خدا نے علیؑ کو اندر بلا یا اور تمہیں باہر نکالا

حدیث: ۳۹ قرأت علی محمد بن سلیمان لوین عن ابن عیینہ، عن عمرو بن دینار، عن ابی جعفر محمد بن علی، عن ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص، عن ابیہ (ولم یقل مرہ: عن ابیہ) قال: کنا عند النبی (ص) و عندہ قوم جلوس فدخل علی، فلما دخل خرجوا، فلما خرجوا تسلا و موا فقالوا: و اللہ ما اخرجنا و ادخلہ، فرجعوا فدخلوا فقال:

((واللہ ما انا ادخلتہ و اخرجتکم، بل اللہ ادخلہ و اخرجکم))۔

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ میں بہت سے لوگوں کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھا کہ علیؑ داخل ہوئے جب آپ اندر آ گئے تو دوسروں کو باہر نکال دیا گیا لوگ باہر آنے کے بعد ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور کہنے لگے خدا کی قسم کیوں نبیؐ نے ہم لوگوں کو باہر نکالا اور علیؑ کو اندر بلا لیا، لوگ

حدیث: ۳۹۔ المعرفۃ والتاریخ: ج ۲، ص ۲۱۱؛ مسند بزاز: ج ۳، ص ۳۳، ج ۱۱۹۵؛ طلل دارقطنی: ج ۳، ص ۲۶۳، ج ۶۲۹؛ طبقات محدثین: ج ۲، ص ۱۳۵، ج ۱۶۵؛ تاریخ اصحاب ابوالعزم: ج ۲، ص ۱۳۷، ج ۱۳۲۸؛ تاریخ بغداد: ج ۵، ص ۲۹۳، ۲۹۴؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۱۲، ج ۸۲۳، ۸۲۴۔

حدیث: ۳۸۔ مسند احمد: ج ۳، ص ۳۶۹؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۲۷، ج ۳۳۸؛ القول المدد: ص ۲۸۔

دوبارہ اندر آگئے، آنحضرتؐ نے فرمایا: خدا کی قسم میں نے نہ تمہیں باہر نکالا ہے نہ علیؑ کو اندر بلایا ہے بلکہ خدا نے علیؑ کو اندر بلایا اور تمہیں باہر نکالا ہے۔

حدیث: ۳۰ اخیرنا احمد بن یحییٰ قال: حدثنا علی بن قادم قال: أخبرنا اسرائیل بن یونس، عن عبد اللہ بن شریک، عن الحارث بن مالک قال: أتیت مكة فلقیت سعد بن أبي وقاص فقلت: هل سمعت لعلیٰ متنبية؟ قال: كُتِّم رسول الله (ص) في المسجد فنودي فينا ليلاً: (ليخرج من [في] المسجد الا آل رسول الله (ص) و آل علي)).

قال: فخرجنا، فلما أصبح أتاه عمه فقال: يا رسول الله (ص) أخرجت أصحابك و أعمامك و أسكنت هذا الغلام؟! فقال رسول الله (ص): ((ما أنا أمرت باخراجكم ولا باسكان هذا لغلام، إن الله هو أمر به)).

[قال أبو عبد الرحمن]: قال فطر عن عبد الله بن شريك عن عبد الله بن الرقيم عن سعد: أن العباس أتى النبي (ص) فقال: سددت أبو ابنا الا باب علي؟! فقال: ((ما أنا فتحتها ولا سددها)).

حارث بن مالک کہتے ہیں: میں مکہ معظمہ گیا تو سعد بن ابی وقاص سے ملاقات ہوئی میں نے کہا: کیا تم نے علیؑ کی کوئی منزلت و فضیلت سنی ہے؟ وہ بولے ہم نبیؐ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک شب منادی ہوئی کہ آل نبیؐ اور آل علیؑ کے علاوہ جو بھی مسجد میں ہیں وہ باہر نکل جائیں، ہم لوگ باہر نکل گئے۔ صبح ہوتے ہی حضرت کے چچا حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ آپ نے اس جوان کو

حدیث: ۳۰- کتاب السنہ: ص ۵۹۳، ج ۱۳۷۶: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۴۵۸، ج ۹۵۳ و ص ۳۶۱، ج ۹۵۶: مسند شاشی: ج ۱، ص ۱۲۶، ج ۶۳: کامل ابن عدی: ج ۳، ص ۲۳۳: ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ و شوق: ج ۱، ص ۲۳۳، ج ۲۲۸ و ص ۲۲۸: تہذیب الکمال: ج ۵، ص ۲۷۸: آمالی مفید: ص ۵۵، ج ۲.

مسجد میں ٹھہرایا اور اپنے اصحاب اور اپنے چچا کو باہر کر دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا: تم لوگوں کو نکلنے اور اس جوان کو ٹھہرنے کا حکم میں نے تو دیا نہیں بلکہ یہ اللہ کا حکم تھا۔

امام نسائی کہتے ہیں کہ فطر نے عبد اللہ بن شریک سے اس نے عبد اللہ بن رقیب سے اس نے سعد کے ذریعہ نقل کیا ہے کہ ابن عباس نے رسول اسلام ﷺ سے شکایت کی کہ آپؐ نے ہم لوگوں کا دروازے بند کروادے مگر علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا نہ میں نے کوئی دروازہ بند کیا ہے نہ ہی کھولا ہے (بلکہ یہ خدا کا حکم تھا)۔

حدیث: ۳۱ اخیر لسی زکرتنا بن یحییٰ [السجزي] قال: حدثنا عبد الله بن عمر [بن محمد بن أبان مشكدة الكوفي] قال: حدثنا أسباط [بن محمد]، عن فطر [بن خليفة]، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم، عن سعد نحوه. عبد الله بن الرقيم سے منقول حدیث بھی بعینہ حدیث نمبر ۳۰ کے مانند ہے۔

حدیث: ۳۲ اخیر بنی محمد بن وہب قال: حدثنا مسكين [بن بكير] قال: حدثنا شعبة، عن أبي بلج، عن عمرو بن ميمون، عن ابن عباس (و أبو بلج هو يحيى بن أبي سليمان) قال:

أمر رسول الله (ص) بأبواب المسجد فسدت الا باب علي.

حدیث: ۳۱- مسند احمد: ج ۲، ص ۹۸، ج ۱۵۵۱: کتاب السنہ: ص ۵۹۵، ج ۱۳۸۳ و ص ۵۹۶، ج ۱۳۸۵: مسند یزید: ج ۳، ص ۳۶، ج ۱۱۹۷: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۷۱، ج ۳۷۳ و ج ۲، ص ۳۶۶، ج ۶۸۱: مسند ابویعلیٰ: ج ۲، ص ۶۱، ج ۷۳: معجم اوسط طبرانی: ج ۳، ص ۵۵۳، ج ۳۹۳۳: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۶: مناقب ابن مغازلی: ص ۲۵۷، ج ۳۰۲ و ۳۰۶.

حدیث: ۳۲- سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۱، ج ۳۳۳: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۶۳، ج ۹۵۹ و ص ۳۶۶، ج ۹۶۲: معجم کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۷۸، ج ۱۲۵۹۳: طلیح الاولیاء: ج ۲، ص ۱۵۳: مناقب ابن مغازلی: ص ۲۶۰، ج ۳۰۸: ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ و شوق: ج ۱، ص ۲۲۶، ج ۳۲۶.

ابن عباس اور یحییٰ بن ابوسلیمان سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کے در کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔ حدیث: ۴۳۔ اخیرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدَّثنا يحيى بن حماد قال: حدَّثنا الوضاح قال: حدَّثنا يحيى قال: حدَّثنا عمرو بن ميمون قال: قال ابن عباس: وسدَّ أبواب المسجد غير باب علي، فكان يدخل المسجد وهو جنب وهو طريقه ليس له طريق غيره.

ابن عباس کہتے ہیں: پیغمبر اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ کے دروازہ کے علاوہ مسجد کے تمام دروازے بند کروادیئے اور وہ (علیؑ) مسجد میں جنابت کی حالت میں بھی آتے تھے۔ وہی ان کا راستہ تھا اور اس کے علاوہ ان کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

نگاہ رسالت میں علیؑ کی منزلت

حدیث: ۴۳۔ اخیرنا بشر بن هلال قال: حدَّثنا جعفر (وهو ابن سليمان) قال: حدَّثنا حرب بن شداد، عن قتادة، عن سعيد بن المسيب، عن سعد بن أبي وقاص قال: لما غزا رسول الله (ص) غزوة تبوك خلف علياً بالمدينة، فقالوا فيه: مله وكره صحبته، فبغ [علي] النبي (ص) حتى لحقه في الطريق فقال: يا رسول الله (ص)، خلفتني في المدينة مع الدراري والنساء حتى قالوا: مله وكره صحبته. فقال له النبي (ص):

((يا علي، إنما خلفتك على أهلي، أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبي بعدي))؟

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: جب رسول اکرم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے گئے تو حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑ دیا، لوگوں نے یہ اڑا دیا کہ آنحضرتؐ کو

حدیث: ۴۳۔ کتاب السنۃ: ص ۵۸۷، ج ۱۳۲۲ و ۱۳۲۳: مسند بزاز: ج ۱۰، ص ۷۶: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۲۰، ج ۲، ص ۳۲۲ و ۳۲۳، ص ۵۲۲، ج ۲، ص ۳۶۶ و ۳۶۷، ج ۳، ص ۳۶۸ و ۳۶۹: سنن کبریٰ: ج ۵، ص ۵، ج ۳، ص ۸۱۳۸: مسند ابی یعلیٰ: ج ۲، ص ۱۳۶، ج ۲، ص ۷۳۸: کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۳۱۶، ج ۱، ص ۱۶۳: معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۱۳۶، ج ۱، ص ۳۲۶۰: تاریخ بغداد: ج ۱، ص ۳۲۳، ج ۲، ص ۲۴۲: مناقب ابن مغازی: ص ۳۵، ج ۵۳۔

حدیث: ۴۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۲: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶، ج ۳، ص ۷۹۷: فضائل احمد: ج ۵، ص ۷۸، ج ۱، ص ۱۷۳، ج ۲، ص ۲۳۵: کتاب السنۃ: ص ۵۸۵، ج ۱۳۲۷: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۹، ج ۲، ص ۳۷۷: اخبار القضاة: ج ۳، ص ۱۳۹: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۵۸، ج ۳، ص ۹۵۲ و ۳۵۹، ج ۹، ص ۹۵۵ و ۳۶۲، ج ۱، ص ۹۶ و ۹۵: مسند ابی یعلیٰ: ج ۹، ص ۳۵۲، ج ۱، ص ۵۶۰: مسند رویانی: ص ۱۶۷، ج ۳، ص ۱۱۱: الکافی والاسماء دولابی: ج ۱، ص ۱۵۰: معجم کبیر طبرانی: ج ۲، ص ۳۷۲، ج ۳، ص ۸۸۳: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵: سنن کبریٰ بیہقی: ج ۷، ص ۶۵-۶۶: مناقب ابن مغازی: ص ۲۵۷، ج ۳، ص ۲۵۳، ج ۳، ص ۳۰۳ و ۳۶۱، ج ۳، ص ۳۰۹: تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۰۵: مناقب خوارزمی: ص ۱۰۹، ج ۱۱۶: منتہی الحسین خوارزمی: ج ۱، ص ۶۲: کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۵، ج ۲، ص ۲۵۵۲۔

علیؑ سے ملال ہے اور وہ انھیں ساتھ نہیں رکھنا چاہتے، یہ سنتے ہی حضرت علیؑ جا کر نبی کریم ﷺ سے راستہ میں ملے اور عرض کی، اے نبی کریم ﷺ آپ نے مجھے مدینہ میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا جس کے سبب لوگ کہہ رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے اور آنحضرتؐ ان سے رنجیدہ ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ میں تم کو اپنے اہل خانہ پر جانشین بنا کر آیا تھا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۳۵۔ اخیرنا القاسم بن زکریا بن دینار قال: حدثنا ابو نعیم قال: حدثنا عبد السلام [بن حرب]، عن یحیی بن سعید [الأنصاری]، عن سعید بن المسيّب، عن سعد بن ابی وقاص:

أن النبی (ص) قال لعلی: ((أنت منی بمنزلة هارون من موسى))، سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے حضرت علیؑ کے لئے فرمایا: اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث: ۳۶۔ اخیرنی زکریا بن یحیی قال: حدثنا ابو مصعب [أحمد بن أبی بکر] أن الدروردي حدثنا، عن محمد بن صفوان الجمحي، عن سعید بن المسيّب [أنه] سمع سعد بن ابی وقاص يقول: قال رسول الله (ص) لعلی: ((أما ترضى أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة)).

حدیث: ۳۵۔ مسند بزاز: ج ۱، ص ۵، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۱، ج ۳۱، ص ۳۲: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۱۸، ج ۲، ص ۳۶: سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۴۳، ج ۱۸۱۳۹: معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۲۲، ج ۸۲۳: طبقات المحمّدین: ج ۳، ص ۲۶۳، ج ۱۰۲۰: حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۶۔ حدیث: ۳۶۔ تاریخ کبیر: ج ۱، ص ۱۱۵، رقم ۳۳۳۔

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حدیث: ۳۷۔ اخیرنی زکریا بن یحیی قال: أخبرنا ابو مصعب، عن الدروردي، عن هاشم بن هاشم، عن سعید بن المسيّب، عن سعد قال:

لما خرج رسول الله (ص) الی تبوک خرج علی یشيعه فبکی و قال: یا رسول الله (ص)، أترکني مع الحوالم؟! فقال النبی (ص) ((یا علی، أما ترضى أن تكون منی بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة))،

سعد بن ابی وقاص سے منقول ہے: جس وقت رسول اسلام ﷺ تبوک کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت علیؑ رخصت کرنے کے لئے نکلے اس وقت آپؐ رونے لگے اور عرض کی یا رسول خداؐ آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس نبوت درمیان میں نہیں ہے۔

حدیث: ۳۸۔ اخیرنی اسحاق بن موسی بن عبد الله بن موسی بن عبد الله بن یزید الأنصاری قال: حدثنا داؤد بن کثیر الرقعی، عن المنکدر، عن سعید بن المسيّب، عن سعد: أن رسول الله (ص) قال لعلی: ((أنت منی بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبی بعدی)).

سعد سے روایت ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۳۷۔ حدیث نمبر ۳۶، ص ۳۵ کے تحت۔

حدیث: ۳۸۔ تاریخ الرقعی: ص ۱۳۳، وترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۲۰، ج ۳، ص ۳۵۲۔

حدیث: ۵۱ اخیر بنی محمد بن وہب قال: حدَّثنا مسکین [بن بکیر] قال: حدَّثنا شعبة، عن علي بن زيد [بن جدعان] قال:

سمعت سعيد بن المسيب يحدث عن سعد: أن رسول الله (ص) قال لعلني: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى)) . فقال أول مرة: رضى رضى، فسأله بعد ذلك فقال: بلى بلى.

سعید بن مسیب نے سعد سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی تو حضرت علیؑ نے پہلی ہی بار کہا ”میں راضی ہوں میں راضی ہوں“ پھر جب میں نے دوبارہ پوچھا تو عرض کی جی ہاں، جی ہاں۔ [میں راضی ہوں]

حدیث: ۵۲ اخیرنا محمد بن بشار قال: حدَّثنا محمد بن جعفر غنر قال: حدَّثنا شعبة، عن سعد بن ابراهيم قال: سمعت ابراهيم بن سعد يحدث عن ابيه عن النبي (ص) أنه قال لعلني: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى))؟

حدیث: ۵۱۔ سند طایسی: ج ۱، ص ۲۹، ح ۲۱۳؛ سند حمیدی: ج ۱، ص ۳۸، ح ۷۱؛ طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۳؛ سند احمد: ج ۱، ص ۹۷، ح ۱۵۰۹ و ۸۳، ح ۱۳۹۰ و ۱۲۳، ح ۱۵۳۷؛ فضائل احمد: ص ۵۲، ح ۸۰؛ کتاب السنہ: ص ۵۸۸، ح ۱۳۳۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۲۸، ح ۲۳۳۳؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۰۱، ح ۳۲۱، ص ۵۱۳، ح ۳۳۷ و ۵۲۳، ح ۳۷۲؛ سند ابویعلیٰ: ج ۲، ص ۵۷، ح ۶۹۸ و ۶۶، ح ۷۰۹؛ سند شامی: ج ۱، ص ۱۹۵، ح ۱۳۸؛ کامل ابن عدی: ج ۵، ص ۱۹۹؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۵؛ موضح اوہام: ج ۲، ص ۲۳۶؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۲۰۳، ح ۱۸۹۰ و ج ۹، ص ۳۶۳، ح ۳۹۳۲.

حدیث: ۵۲۔ سند طایسی: ج ۱، ص ۲۸، ح ۲۰۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۱۱۲؛ سند احمد: ج ۱۳، ص ۹۵، ح ۱۵۰۵؛ صحیح بخاری: ج ۶، ص ۳، ح ۶؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۸۷؛ سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۲، ح ۱۱۵؛ مناقب کوئی: ص ۵۳۵، ح ۳۷۵؛ سنن کبیر نسائی: ج ۵، ص ۵۳، ح ۸۱۳۲؛ سند ابویعلیٰ: ج ۲، ص ۷۳، ح ۷۱۸؛ مناقب خوارزمی: ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۱۵۷.

ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث: ۵۳ اخیرنا عبید اللہ بن سعد بن ابراهيم بن سعد [البغدادي] قال: حدَّثني عمي [يعقوب] قال: حدَّثنا أبي، عن [محمد] بن اسحاق قال: حدَّثني محمد بن طلحة بن يزيد بن زكاة، عن ابراهيم بن سعد بن أبي وقاص: عن ابيه سعد:

أنه سمع النبي (ص) يقول لعلني حين خلفه في غزوة تبوك على أهله: ((ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)) .

سعد سے منقول ہے: کہ جب رسول اسلام ﷺ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے اور امام علیؑ کو اپنے گھر والوں پر سرپرست بنا کر چھوڑا تو میں نے رسول اسلام ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۵۳ اخیرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدَّثنا أبو بكر الحنفي [عبدالكبير بن عبدالمجيد] قال: حدَّثنا بكير بن مسمار قال: سمعت عامر بن سعد يقول:

قال معاوية لسعد بن أبي وقاص: ما منعك أن تسب علي بن أبي طالب؟ قال: لا أسبّه ما ذكرت ثلاثاً قالهن رسول الله (ص) لأن تكون لي واحدة واحدة [منهن] أحب إلي من خمرة النعم:

حدیث: ۵۳۔ سیرہ ابن ہشام: ج ۳، ص ۲۵۰؛ کتاب السنہ: ص ۵۸۶، ح ۱۳۳۱ و ۱۳۳۲؛ سند بزاز: ج ۳، ص ۳۲، ح ۱۱۹۳؛ سند شامی: ج ۱، ص ۱۸۶، ح ۱۳۳؛ سند ابی یعلیٰ: ج ۲، ص ۱۳۲، ح ۸۰۹؛ سند درونی: ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۸۰؛ سند شامی: ج ۱، ص ۱۸۶، ح ۱۳۳؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۲۲۳؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۱۳۹، ح ۱۵۷.

لا اُسْبَهَ مَا ذَكَرْتَ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَهُ وَفَاطِمَةَ
فَادْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هَذَا أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي))
وَلَا أُسْبَهَ [مَا ذَكَرْتَ] حِينَ خَلَفَهُ فِي غَزْوَةِ غَزَاها قَالَ [عَلِيٌّ]: خَلَفْتَنِي مَعَ
الصَّبِيانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: ((أَوْ لَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مَنِيَّ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى
إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبُوَّةَ [بَعْدِي]))

وَلَا أُسْبَهَ مَا ذَكَرْتَ يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): ((لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ
السَّرِيَّةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ [وَيُفْتَحُ اللَّهُ عَلِيَّ
يَدِيهِ])، فَتَطَاوَلْنَا فَقَالَ: ((أَيْنَ عَلِيٍّ))؟ فَقَالُوا: هُوَ أَرْمَدُ. فَقَالَ: ((
ادْعُوهُ)). فَدَعَاوَاهُ فَبِصَقَ فِي عَيْنِيهِ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ.
[قَالَ]: وَاللَّهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةَ بِحَرْفٍ حَتَّى مِنَ الْمَدِينَةِ.

عامر بن سعد سے منقول ہے کہ: معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تم علی
ابن ابیطالب علیہا السلام کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے اس نے جواب دیا: جب تک
رسول اسلام ﷺ کی تین حدیثیں مجھے یاد رہیں گی میں انھیں برا بھلا نہیں کہہ سکتا،
اگر ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی میرے حق میں ہوتی تو وہ میرے لئے سرخ
اونٹوں سے بہتر ہوتی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ جب رسول اسلام ﷺ پر
وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے امام علی، جناب فاطمہ، امام حسن، اور امام حسین (علیہم
السلام) کو ایک چادر کے نیچے جمع کیا اور فرمایا: پروردگار ابی میرے اہلبیت ہیں۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یاد رہے گا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ
غزوہ تبوک پر جا رہے تھے اور حضرت علیؑ کو مدینہ میں چھوڑا تو آپ نے عرض کی

اے رسول خدا ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس
پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی
نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

میں انھیں برا نہیں کہہ سکتا جب تک مجھے یہ یاد رہے گا کہ رسول اسلام ﷺ نے
خیر کے دن ارشاد فرمایا: میں یہ علم اس مرد کو دوں گا جسے خدا اور اس کا رسول ﷺ پیارا
ہو اور وہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کا پیارا ہو اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا ہم سب
نے علم لینے کی تمنا کی لیکن حضرت نے پوچھا علیؑ کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کی
آنکھوں میں درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: بلاؤ، لوگ علیؑ کو لے آئے تو آنحضرت
نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور علم عطا کیا پس اللہ نے انھیں فتح دی؛ خدا کی
قسم اس کے بعد معاویہ نے اس سے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ وہ مدینہ سے چلا گیا۔

حدیث ۵۵: أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا محمد بن جعفر
عنه قال: حدثنا شعبة [بن الحجاج]، عن الحكم [بن عتيبة]، عن مصعب بن
سعد، عن سعد قال: خلف النبي (ص) علي بن أبي طالب في غزوة تبوك
فقال: يا رسول الله (ص) تخلفني في النساء والصبيان؟! فقال: ((أما ترضى أن
تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير أنه لا نبي بعدي))؟

حدیث: ۵۵۔ مسند طحاوی: ص ۲۹، ج ۲۰۹؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ج ۳۲۰؛ مسند
احمد: ج ۳، ص ۱۳۶، ج ۱۵۸۳؛ صحیح بخاری: ج ۶، ص ۳، ج ۳؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۳۱، ج ۴۲۰۳؛
مناقب کوفی: ج ۱، ص ۵۱۳، ج ۳۳۸، ج ۲، ص ۵۶۹، ج ۱۱۰۳؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۸۵،
ج ۳۳۳؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷، ج ۶۹۲۷؛ مشکل الآثار مطبوعی: ج ۲، ص ۲۱۳، ج ۱۹۰۳؛
سنن ترمذی: ج ۹، ص ۳۰؛ تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۳۲۲؛ مناقب ابن مغازی: ص ۳۱، ج ۳۸، ص ۱۸۳،
ج ۲۱۹؛ شرح السنن لغوی: ج ۱۳، ص ۱۱۳، ج ۳۹۰؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۵۷، ج ۱۸۷۔

سعد سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ امام علیؑ کو غزہ تبوک میں نہیں لے گئے تو امام علیؑ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا ﷺ آپ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث: ۵۶: أخبرنا الحسن بن اسماعیل بن سلیمان [المصيصي المجالدي] قال: أخبرنا المطلب [بن زياد]، عن ليث [بن أبي سليم]، عن الحكم [بن عتيبة]، عن عائشة بنت سعد، عن سعد: أن رسول الله (ص) قال لعلني في غزوة تبوك: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

عائشہ بنت سعد، سعد سے نقل کرتی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے غزہ تبوک کے موقع پر امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۵۷: أخبرني زكريا بن يحيى قال: أخبرنا أبو مصعب [أحمد بن أبي بكر]، عن [عبد العزيز بن محمد] الدروري، عن الجعيد [بن عبد الرحمن]، عن عائشة، عن أبيها: أن علياً خرج مع النبي (ص) حتى جاء لبية الوداع يريد غزوة تبوك و علي يشتمكي وهو يقول: أتخلفني مع الخوالم؟ فقال النبي (ص): ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا النبوة؟))

حدیث: ۵۶: کتاب النبی: ص ۵۸۷، ج ۱۳۳۹؛ مستدرک: ج ۳، ص ۳۸، ج ۱۲۰۰؛ علل الحدیث رازی: ج ۲، ص ۳۸۹، ج ۲۶۸۰؛ تاریخ بغداد: ج ۸، ص ۵۳۔

حدیث: ۵۷: مستدرک: ج ۳، ص ۶۶، ج ۱۳۶۳؛ فضائل احمد: ج ۲۸؛ کتاب النبی ابن ابی عمیر: ص ۵۸۷، ج ۱۳۳۰؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۵، ج ۳۷۳؛ مناقب ابن مغازی: ص ۳۶، ج ۵۵؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۵۲، ج ۳۸۶، ص ۳۸۷، ج ۳۵۵، ج ۳۸۸، ج ۳۸۹؛ فرہند اسطین: ج ۱، ص ۱۲۶۔

عائشہ اپنے باپ سعد سے نقل کرتی ہے: کہ رسول اسلام ﷺ غزہ تبوک کے لئے نکلتا چاہتے تھے تو امام علیؑ آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکلے، رخصت کرتے وقت حضرت علیؑ نے آپ سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا: کہ کیا آپ مجھے بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں اس وقت آنحضرت نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمھارا رابطہ مرے ساتھ وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھا سوائے نبوت کے (یعنی فقط نبوت درمیان میں نہیں ہے)۔

حدیث: ۵۸: أخبرنا الفضل بن سهل قال: حدثنا أبو أحمد الزبيري قال: حدثنا عبد الله بن حبيب بن أبي ثابت، عن حمزة بن عبد الله [بن عمر بن الخطاب]، عن أبيه، عن سعد قال:

خرج رسول الله (ص) في غزوة تبوك وخلف علياً فقال له: أتخلفني؟ فقال له: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)).

سعد سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ امام علیؑ کو چھوڑ کر غزہ تبوک کے لئے نکلے تو حضرت علیؑ نے عرض کیا: کہ کیا آپ ﷺ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں اس پر آنحضرت نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث: ۵۹: أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا فطره، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن الرقيم الكناني، عن سعد بن أبي وقاص: أن النبي (ص) قال لعلني: ((أنت مني بمنزلة هارون من موسى)).

حدیث: ۵۸: مستدرک: ج ۳، ص ۱۵۵، ج ۱۶۰۰؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۳، ص ۱۷۹/۱۸۸؛ کتاب النبی: ص ۵۸۶، ج ۱۳۳۳؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۸، ج ۳۷۵؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۵۵، ج ۳۰۸، ج ۳۲۷، ج ۳۲۸، ج ۳۲۹، ج ۳۳۰، ج ۳۳۱، ج ۳۳۲، ج ۳۳۳، ج ۳۳۴، ج ۳۳۵، ج ۳۳۶، ج ۳۳۷، ج ۳۳۸، ج ۳۳۹، ج ۳۴۰، ج ۳۴۱، ج ۳۴۲، ج ۳۴۳، ج ۳۴۴، ج ۳۴۵، ج ۳۴۶، ج ۳۴۷، ج ۳۴۸، ج ۳۴۹، ج ۳۵۰، ج ۳۵۱، ج ۳۵۲، ج ۳۵۳، ج ۳۵۴، ج ۳۵۵، ج ۳۵۶، ج ۳۵۷، ج ۳۵۸، ج ۳۵۹، ج ۳۶۰، ج ۳۶۱، ج ۳۶۲، ج ۳۶۳، ج ۳۶۴، ج ۳۶۵، ج ۳۶۶، ج ۳۶۷، ج ۳۶۸، ج ۳۶۹، ج ۳۷۰، ج ۳۷۱، ج ۳۷۲، ج ۳۷۳، ج ۳۷۴، ج ۳۷۵، ج ۳۷۶، ج ۳۷۷، ج ۳۷۸، ج ۳۷۹، ج ۳۸۰، ج ۳۸۱، ج ۳۸۲، ج ۳۸۳، ج ۳۸۴، ج ۳۸۵، ج ۳۸۶، ج ۳۸۷، ج ۳۸۸، ج ۳۸۹، ج ۳۹۰، ج ۳۹۱، ج ۳۹۲، ج ۳۹۳، ج ۳۹۴، ج ۳۹۵، ج ۳۹۶، ج ۳۹۷، ج ۳۹۸، ج ۳۹۹، ج ۴۰۰، ج ۴۰۱، ج ۴۰۲، ج ۴۰۳، ج ۴۰۴، ج ۴۰۵، ج ۴۰۶، ج ۴۰۷، ج ۴۰۸، ج ۴۰۹، ج ۴۱۰، ج ۴۱۱، ج ۴۱۲، ج ۴۱۳، ج ۴۱۴، ج ۴۱۵، ج ۴۱۶، ج ۴۱۷، ج ۴۱۸، ج ۴۱۹، ج ۴۲۰، ج ۴۲۱، ج ۴۲۲، ج ۴۲۳، ج ۴۲۴، ج ۴۲۵، ج ۴۲۶، ج ۴۲۷، ج ۴۲۸، ج ۴۲۹، ج ۴۳۰، ج ۴۳۱، ج ۴۳۲، ج ۴۳۳، ج ۴۳۴، ج ۴۳۵، ج ۴۳۶، ج ۴۳۷، ج ۴۳۸، ج ۴۳۹، ج ۴۴۰، ج ۴۴۱، ج ۴۴۲، ج ۴۴۳، ج ۴۴۴، ج ۴۴۵، ج ۴۴۶، ج ۴۴۷، ج ۴۴۸، ج ۴۴۹، ج ۴۵۰، ج ۴۵۱، ج ۴۵۲، ج ۴۵۳، ج ۴۵۴، ج ۴۵۵، ج ۴۵۶، ج ۴۵۷، ج ۴۵۸، ج ۴۵۹، ج ۴۶۰، ج ۴۶۱، ج ۴۶۲، ج ۴۶۳، ج ۴۶۴، ج ۴۶۵، ج ۴۶۶، ج ۴۶۷، ج ۴۶۸، ج ۴۶۹، ج ۴۷۰، ج ۴۷۱، ج ۴۷۲، ج ۴۷۳، ج ۴۷۴، ج ۴۷۵، ج ۴۷۶، ج ۴۷۷، ج ۴۷۸، ج ۴۷۹، ج ۴۸۰، ج ۴۸۱، ج ۴۸۲، ج ۴۸۳، ج ۴۸۴، ج ۴۸۵، ج ۴۸۶، ج ۴۸۷، ج ۴۸۸، ج ۴۸۹، ج ۴۹۰، ج ۴۹۱، ج ۴۹۲، ج ۴۹۳، ج ۴۹۴، ج ۴۹۵، ج ۴۹۶، ج ۴۹۷، ج ۴۹۸، ج ۴۹۹، ج ۵۰۰، ج ۵۰۱، ج ۵۰۲، ج ۵۰۳، ج ۵۰۴، ج ۵۰۵، ج ۵۰۶، ج ۵۰۷، ج ۵۰۸، ج ۵۰۹، ج ۵۱۰، ج ۵۱۱، ج ۵۱۲، ج ۵۱۳، ج ۵۱۴، ج ۵۱۵، ج ۵۱۶، ج ۵۱۷، ج ۵۱۸، ج ۵۱۹، ج ۵۲۰، ج ۵۲۱، ج ۵۲۲، ج ۵۲۳، ج ۵۲۴، ج ۵۲۵، ج ۵۲۶، ج ۵۲۷، ج ۵۲۸، ج ۵۲۹، ج ۵۳۰، ج ۵۳۱، ج ۵۳۲، ج ۵۳۳، ج ۵۳۴، ج ۵۳۵، ج ۵۳۶، ج ۵۳۷، ج ۵۳۸، ج ۵۳۹، ج ۵۴۰، ج ۵۴۱، ج ۵۴۲، ج ۵۴۳، ج ۵۴۴، ج ۵۴۵، ج ۵۴۶، ج ۵۴۷، ج ۵۴۸، ج ۵۴۹، ج ۵۵۰، ج ۵۵۱، ج ۵۵۲، ج ۵۵۳، ج ۵۵۴، ج ۵۵۵، ج ۵۵۶، ج ۵۵۷، ج ۵۵۸، ج ۵۵۹، ج ۵۶۰، ج ۵۶۱، ج ۵۶۲، ج ۵۶۳، ج ۵۶۴، ج ۵۶۵، ج ۵۶۶، ج ۵۶۷، ج ۵۶۸، ج ۵۶۹، ج ۵۷۰، ج ۵۷۱، ج ۵۷۲، ج ۵۷۳، ج ۵۷۴، ج ۵۷۵، ج ۵۷۶، ج ۵۷۷، ج ۵۷۸، ج ۵۷۹، ج ۵۸۰، ج ۵۸۱، ج ۵۸۲، ج ۵۸۳، ج ۵۸۴، ج ۵۸۵، ج ۵۸۶، ج ۵۸۷، ج ۵۸۸، ج ۵۸۹، ج ۵۹۰، ج ۵۹۱، ج ۵۹۲، ج ۵۹۳، ج ۵۹۴، ج ۵۹۵، ج ۵۹۶، ج ۵۹۷، ج ۵۹۸، ج ۵۹۹، ج ۶۰۰، ج ۶۰۱، ج ۶۰۲، ج ۶۰۳، ج ۶۰۴، ج ۶۰۵، ج ۶۰۶، ج ۶۰۷، ج ۶۰۸، ج ۶۰۹، ج ۶۱۰، ج ۶۱۱، ج ۶۱۲، ج ۶۱۳، ج ۶۱۴، ج ۶۱۵، ج ۶۱۶، ج ۶۱۷، ج ۶۱۸، ج ۶۱۹، ج ۶۲۰، ج ۶۲۱، ج ۶۲۲، ج ۶۲۳، ج ۶۲۴، ج ۶۲۵، ج ۶۲۶، ج ۶۲۷، ج ۶۲۸، ج ۶۲۹، ج ۶۳۰، ج ۶۳۱، ج ۶۳۲، ج ۶۳۳، ج ۶۳۴، ج ۶۳۵، ج ۶۳۶، ج ۶۳۷، ج ۶۳۸، ج ۶۳۹، ج ۶۴۰، ج ۶۴۱، ج ۶۴۲، ج ۶۴۳، ج ۶۴۴، ج ۶۴۵، ج ۶۴۶، ج ۶۴۷، ج ۶۴۸، ج ۶۴۹، ج ۶۵۰، ج ۶۵۱، ج ۶۵۲، ج ۶۵۳، ج ۶۵۴، ج ۶۵۵، ج ۶۵۶، ج ۶۵۷، ج ۶۵۸، ج ۶۵۹، ج ۶۶۰، ج ۶۶۱، ج ۶۶۲، ج ۶۶۳، ج ۶۶۴، ج ۶۶۵، ج ۶۶۶، ج ۶۶۷، ج ۶۶۸، ج ۶۶۹، ج ۶۷۰، ج ۶۷۱، ج ۶۷۲، ج ۶۷۳، ج ۶۷۴، ج ۶۷۵، ج ۶۷۶، ج ۶۷۷، ج ۶۷۸، ج ۶۷۹، ج ۶۸۰، ج ۶۸۱، ج ۶۸۲، ج ۶۸۳، ج ۶۸۴، ج ۶۸۵، ج ۶۸۶، ج ۶۸۷، ج ۶۸۸، ج ۶۸۹، ج ۶۹۰، ج ۶۹۱، ج ۶۹۲، ج ۶۹۳، ج ۶۹۴، ج ۶۹۵، ج ۶۹۶، ج ۶۹۷، ج ۶۹۸، ج ۶۹۹، ج ۷۰۰، ج ۷۰۱، ج ۷۰۲، ج ۷۰۳، ج ۷۰۴، ج ۷۰۵، ج ۷۰۶، ج ۷۰۷، ج ۷۰۸، ج ۷۰۹، ج ۷۱۰، ج ۷۱۱، ج ۷۱۲، ج ۷۱۳، ج ۷۱۴، ج ۷۱۵، ج ۷۱۶، ج ۷۱۷، ج ۷۱۸، ج ۷۱۹، ج ۷۲۰، ج ۷۲۱، ج ۷۲۲، ج ۷۲۳، ج ۷۲۴، ج ۷۲۵، ج ۷۲۶، ج ۷۲۷، ج ۷۲۸، ج ۷۲۹، ج ۷۳۰، ج ۷۳۱، ج ۷۳۲، ج ۷۳۳، ج ۷۳۴، ج ۷۳۵، ج ۷۳۶، ج ۷۳۷، ج ۷۳۸، ج ۷۳۹، ج ۷۴۰، ج ۷۴۱، ج ۷۴۲، ج ۷۴۳، ج ۷۴۴، ج ۷۴۵، ج ۷۴۶، ج ۷۴۷، ج ۷۴۸، ج ۷۴۹، ج ۷۵۰، ج ۷۵۱، ج ۷۵۲، ج ۷۵۳، ج ۷۵۴، ج ۷۵۵، ج ۷۵۶، ج ۷۵۷، ج ۷۵۸، ج ۷۵۹، ج ۷۶۰، ج ۷۶۱، ج ۷۶۲، ج ۷۶۳، ج ۷۶۴، ج ۷۶۵، ج ۷۶۶، ج ۷۶۷، ج ۷۶۸، ج ۷۶۹، ج ۷۷۰، ج ۷۷۱، ج ۷۷۲، ج ۷۷۳، ج ۷۷۴، ج ۷۷۵، ج ۷۷۶، ج ۷۷۷، ج ۷۷۸، ج ۷۷۹، ج ۷۸۰، ج ۷۸۱، ج ۷۸۲، ج ۷۸۳، ج ۷۸۴، ج ۷۸۵، ج ۷۸۶، ج ۷۸۷، ج ۷۸۸، ج ۷۸۹، ج ۷۹۰، ج ۷۹۱، ج ۷۹۲، ج ۷۹۳، ج ۷۹۴، ج ۷۹۵، ج ۷۹۶، ج ۷۹۷، ج ۷۹۸، ج ۷۹۹، ج ۸۰۰، ج ۸۰۱، ج ۸۰۲، ج ۸۰۳، ج ۸۰۴، ج ۸۰۵، ج ۸۰۶، ج ۸۰۷، ج ۸۰۸، ج ۸۰۹، ج ۸۱۰، ج ۸۱۱، ج ۸۱۲، ج ۸۱۳، ج ۸۱۴، ج ۸۱۵، ج ۸۱۶، ج ۸۱۷، ج ۸۱۸، ج ۸۱۹، ج ۸۲۰، ج ۸۲۱، ج ۸۲۲، ج ۸۲۳، ج ۸۲۴، ج ۸۲۵، ج ۸۲۶، ج ۸۲۷، ج ۸۲۸، ج ۸۲۹، ج ۸۳۰، ج ۸۳۱، ج ۸۳۲، ج ۸۳۳، ج ۸۳۴، ج ۸۳۵، ج ۸۳۶، ج ۸۳۷، ج ۸۳۸، ج ۸۳۹، ج ۸۴۰، ج ۸۴۱، ج ۸۴۲، ج ۸۴۳، ج ۸۴۴، ج ۸۴۵، ج ۸۴۶، ج ۸۴۷، ج ۸۴۸، ج ۸۴۹، ج ۸۵۰، ج ۸۵۱، ج ۸۵۲، ج ۸۵۳، ج ۸۵۴، ج ۸۵۵، ج ۸۵۶، ج ۸۵۷، ج ۸۵۸، ج ۸۵۹، ج ۸۶۰، ج ۸۶۱، ج ۸۶۲، ج ۸۶۳، ج ۸۶۴، ج ۸۶۵، ج ۸۶۶، ج ۸۶۷، ج ۸۶۸، ج ۸۶۹، ج ۸۷۰، ج ۸۷۱، ج ۸۷۲، ج ۸۷۳، ج ۸۷۴، ج ۸۷۵، ج ۸۷۶، ج ۸۷۷، ج ۸۷۸، ج ۸۷۹، ج ۸۸۰، ج ۸۸۱، ج ۸۸۲، ج ۸۸۳، ج ۸۸۴، ج ۸۸۵، ج ۸۸۶، ج ۸۸۷، ج ۸۸۸، ج ۸۸۹، ج ۸۹۰، ج ۸۹۱، ج ۸۹۲، ج ۸۹۳، ج ۸۹۴، ج ۸۹۵، ج ۸۹۶، ج ۸۹۷، ج ۸۹۸، ج ۸۹۹، ج ۹۰۰، ج ۹۰۱، ج ۹۰۲، ج ۹۰۳، ج ۹۰۴، ج ۹۰۵، ج ۹۰۶، ج ۹۰۷، ج ۹۰۸، ج ۹۰۹، ج ۹۱۰، ج ۹۱۱، ج ۹۱۲، ج ۹۱۳، ج ۹۱۴، ج ۹۱۵، ج ۹۱۶، ج ۹۱۷، ج ۹۱۸، ج ۹۱۹، ج ۹۲۰، ج ۹۲۱، ج ۹۲۲، ج ۹۲۳، ج ۹۲۴، ج ۹۲۵، ج ۹۲۶، ج ۹۲۷، ج ۹۲۸، ج ۹۲۹، ج ۹۳۰، ج ۹۳۱، ج ۹۳۲، ج ۹۳۳، ج ۹۳۴، ج ۹۳۵، ج ۹۳۶، ج ۹۳۷، ج ۹۳۸، ج ۹۳۹، ج ۹۴۰، ج ۹۴۱، ج ۹۴۲، ج ۹۴۳، ج ۹۴۴، ج ۹۴۵، ج ۹۴۶، ج ۹۴۷، ج ۹۴۸، ج ۹۴۹، ج ۹۵۰، ج ۹۵۱، ج ۹۵۲، ج ۹۵۳، ج ۹۵۴، ج ۹۵۵، ج ۹۵۶، ج ۹۵۷، ج ۹۵۸، ج ۹۵۹، ج ۹۶۰، ج ۹۶۱، ج ۹۶۲، ج ۹۶۳، ج ۹۶۴، ج ۹۶۵، ج ۹۶۶، ج ۹۶۷، ج ۹۶۸، ج ۹۶۹، ج ۹۷۰، ج ۹۷۱، ج ۹۷۲، ج ۹۷۳، ج ۹۷۴، ج ۹۷۵، ج ۹۷۶، ج ۹۷۷، ج ۹۷۸، ج ۹۷۹، ج ۹۸۰، ج ۹۸۱، ج ۹۸۲، ج ۹۸۳، ج ۹۸۴، ج ۹۸۵، ج ۹۸۶، ج ۹۸۷، ج ۹۸۸، ج ۹۸۹، ج ۹۹۰، ج ۹۹۱، ج ۹۹۲، ج ۹۹۳، ج ۹۹۴، ج ۹۹۵، ج ۹۹۶، ج ۹۹۷، ج ۹۹۸، ج ۹۹۹، ج ۱۰۰۰، ج ۱۰۰۱، ج ۱۰۰۲، ج ۱۰۰۳، ج ۱۰۰۴، ج ۱۰۰۵، ج ۱۰۰۶، ج ۱۰۰۷، ج ۱۰۰۸، ج ۱۰۰۹، ج ۱۰۱۰، ج ۱۰۱۱، ج ۱۰۱۲، ج ۱۰۱۳، ج ۱۰۱۴، ج ۱۰۱۵، ج ۱۰۱۶، ج ۱۰۱۷، ج ۱۰۱۸، ج ۱۰۱۹، ج ۱۰۲۰، ج ۱۰۲۱، ج ۱۰۲۲، ج ۱۰۲۳، ج ۱۰۲۴، ج ۱۰۲۵، ج ۱۰۲۶، ج ۱۰۲۷، ج ۱۰۲۸، ج ۱۰۲۹، ج ۱۰۳۰، ج ۱۰۳۱، ج ۱۰۳۲، ج ۱۰۳۳، ج ۱۰۳۴، ج ۱۰۳۵، ج ۱۰۳۶، ج ۱۰۳۷، ج ۱۰۳۸، ج ۱۰۳۹، ج ۱۰۴۰، ج ۱۰۴۱، ج ۱۰۴۲، ج ۱۰۴۳، ج ۱۰۴۴، ج ۱۰۴۵، ج ۱۰۴۶، ج ۱۰۴۷، ج ۱۰۴۸، ج ۱۰۴۹، ج ۱۰۵۰، ج ۱۰۵۱، ج ۱۰۵۲، ج ۱۰۵۳، ج ۱۰۵۴، ج ۱۰۵۵، ج ۱۰۵۶، ج ۱۰۵۷، ج ۱۰۵۸، ج ۱۰۵۹، ج ۱۰۶۰، ج ۱۰۶۱، ج ۱۰۶۲، ج ۱۰۶۳، ج ۱۰۶۴، ج ۱۰۶۵، ج ۱۰۶۶، ج ۱۰۶۷، ج ۱۰۶۸، ج ۱۰۶۹، ج ۱۰۷۰، ج ۱۰۷۱، ج ۱۰۷۲، ج ۱۰۷۳، ج ۱۰۷۴، ج ۱۰۷۵، ج ۱۰۷۶، ج ۱۰۷۷، ج ۱۰۷۸، ج ۱۰۷۹، ج ۱۰۸۰، ج ۱۰۸۱، ج ۱۰۸۲، ج ۱۰۸۳، ج ۱۰۸۴، ج ۱۰۸۵، ج ۱۰۸۶، ج ۱۰۸۷، ج ۱۰۸۸، ج ۱۰۸۹، ج ۱۰۹۰، ج ۱۰۹۱، ج ۱۰۹۲، ج ۱۰۹۳، ج ۱۰۹۴، ج ۱۰۹۵، ج ۱۰۹۶، ج ۱۰۹۷، ج ۱۰۹۸، ج ۱۰۹۹، ج ۱۱۰۰، ج ۱۱۰۱، ج ۱۱۰۲، ج ۱۱۰۳، ج ۱۱۰۴، ج ۱۱۰۵، ج ۱۱۰۶، ج ۱۱۰۷، ج ۱۱۰۸، ج ۱۱۰۹، ج ۱۱۱۰، ج ۱۱۱۱، ج ۱۱۱۲، ج ۱۱۱۳، ج ۱۱۱۴، ج ۱۱۱۵، ج ۱۱۱۶، ج ۱۱۱۷، ج ۱۱۱۸، ج ۱۱۱۹، ج ۱۱۲۰، ج ۱۱۲۱، ج ۱۱۲۲، ج ۱۱۲۳، ج ۱۱۲۴، ج ۱۱۲۵، ج ۱۱۲۶، ج ۱۱۲۷، ج ۱۱۲۸، ج ۱۱۲۹، ج ۱۱۳۰، ج ۱۱۳۱، ج ۱۱۳۲، ج ۱۱۳۳، ج ۱۱۳۴، ج ۱۱۳۵، ج ۱۱۳۶، ج ۱۱۳۷، ج ۱۱۳۸، ج ۱۱۳۹، ج ۱۱۴۰، ج ۱۱۴۱، ج ۱۱۴۲، ج ۱۱۴۳، ج ۱۱۴۴، ج ۱۱۴۵، ج ۱۱۴۶، ج ۱۱۴۷، ج ۱۱۴۸، ج ۱۱۴۹، ج ۱۱۵۰، ج ۱۱۵۱، ج ۱۱۵۲، ج ۱۱۵۳، ج ۱۱۵۴، ج ۱۱۵۵، ج ۱۱۵۶، ج ۱۱۵۷، ج ۱۱۵۸، ج ۱۱۵۹، ج ۱۱۶۰، ج ۱۱۶۱، ج ۱۱۶۲، ج ۱۱۶۳، ج ۱۱۶۴، ج ۱۱۶۵، ج ۱۱۶۶، ج ۱۱۶۷، ج ۱۱۶۸، ج ۱۱۶۹، ج ۱۱۷۰، ج ۱۱۷۱، ج ۱۱۷۲، ج ۱۱۷۳، ج ۱۱۷۴، ج ۱۱۷۵، ج ۱۱۷۶، ج ۱۱۷۷، ج ۱۱۷۸، ج ۱۱۷۹، ج ۱۱۸۰، ج ۱۱۸۱، ج ۱۱۸۲، ج ۱۱۸۳، ج ۱۱۸۴، ج ۱۱۸۵، ج ۱۱۸۶، ج ۱۱۸۷، ج ۱۱۸۸، ج ۱۱۸۹، ج ۱۱۹۰، ج ۱۱۹۱، ج ۱۱۹۲، ج ۱۱۹۳، ج ۱۱۹۴، ج ۱۱۹۵، ج ۱۱۹۶، ج ۱۱۹۷، ج ۱۱۹۸، ج ۱۱۹۹، ج ۱۲۰۰، ج ۱۲۰۱، ج ۱۲۰۲، ج ۱۲۰۳، ج ۱۲۰۴، ج ۱۲۰۵، ج ۱۲۰۶، ج ۱۲۰۷، ج ۱۲۰۸، ج ۱۲۰۹، ج ۱۲۱۰، ج ۱۲۱۱، ج ۱۲۱۲، ج ۱۲۱۳، ج ۱۲۱۴، ج ۱۲۱۵، ج ۱۲۱۶، ج ۱۲۱۷، ج ۱۲۱۸، ج ۱۲۱۹، ج ۱۲۲۰، ج ۱۲۲۱، ج ۱۲۲۲، ج ۱۲۲۳، ج ۱۲۲۴، ج ۱۲۲۵، ج ۱۲۲۶، ج ۱۲۲۷، ج ۱۲۲۸، ج ۱۲۲۹، ج ۱۲۳۰، ج ۱۲۳۱، ج ۱۲۳۲، ج ۱۲۳۳، ج ۱۲۳۴، ج ۱۲۳۵، ج ۱۲۳۶، ج ۱۲۳۷، ج ۱۲۳۸، ج ۱۲۳۹، ج ۱۲۴۰، ج ۱۲۴۱، ج ۱۲۴۲، ج ۱۲۴۳، ج ۱۲۴۴، ج ۱۲۴۵، ج ۱۲۴۶، ج ۱۲۴۷، ج ۱۲۴۸، ج ۱۲۴۹، ج ۱۲۵۰، ج ۱۲۵۱، ج ۱۲۵۲، ج ۱۲۵۳، ج ۱۲۵۴، ج ۱۲۵۵، ج ۱۲۵۶، ج ۱۲۵۷، ج ۱۲۵۸، ج ۱۲۵۹، ج ۱۲۶۰، ج ۱۲۶۱، ج ۱۲۶۲، ج ۱۲۶۳، ج ۱۲۶۴، ج ۱۲۶۵، ج ۱۲۶۶، ج ۱۲۶۷، ج ۱۲۶۸، ج ۱۲۶۹، ج ۱۲۷۰، ج ۱۲۷۱، ج ۱۲۷۲، ج ۱۲۷۳، ج ۱۲۷۴، ج ۱۲۷۵، ج ۱۲۷۶، ج ۱۲۷۷، ج ۱۲۷۸، ج ۱۲۷۹، ج ۱۲۸۰، ج ۱۲۸۱، ج ۱۲۸۲، ج ۱۲۸۳، ج ۱۲۸۴، ج ۱۲۸۵، ج ۱۲۸۶، ج ۱۲۸۷، ج ۱۲۸۸، ج ۱۲۸۹، ج ۱۲۹۰، ج ۱۲۹۱، ج ۱۲۹۲، ج ۱۲۹۳، ج ۱۲۹۴، ج ۱۲۹۵، ج ۱۲۹۶، ج ۱۲۹۷، ج ۱۲۹۸، ج ۱۲۹۹، ج ۱۳۰۰، ج ۱۳۰۱، ج ۱۳۰۲، ج ۱۳۰۳، ج ۱۳۰۴، ج ۱۳۰۵، ج ۱۳۰۶، ج ۱۳۰۷، ج ۱۳۰۸، ج ۱۳۰۹، ج ۱۳۱۰، ج ۱۳۱۱، ج ۱۳۱۲، ج ۱۳۱۳، ج ۱۳۱۴، ج ۱۳۱۵، ج ۱۳۱۶، ج ۱۳۱۷، ج ۱۳۱۸، ج ۱۳۱۹، ج ۱۳۲۰، ج ۱۳۲۱، ج ۱۳۲۲، ج ۱۳۲۳، ج ۱۳۲۴، ج ۱۳۲۵، ج ۱۳۲۶، ج ۱۳۲۷، ج ۱۳۲۸، ج ۱۳۲۹، ج ۱۳۳۰، ج ۱۳۳۱، ج ۱۳۳۲، ج ۱۳۳۳، ج ۱۳۳۴، ج ۱۳۳۵، ج ۱۳۳۶، ج ۱۳۳۷، ج ۱۳۳۸، ج ۱۳۳۹، ج ۱۳۴۰، ج ۱۳۴۱، ج ۱۳۴۲، ج ۱۳۴۳، ج ۱۳۴۴، ج ۱۳۴۵، ج ۱۳۴۶، ج ۱۳۴۷، ج ۱۳۴۸، ج ۱۳۴۹، ج ۱۳۵۰، ج ۱۳۵۱، ج ۱۳۵۲، ج ۱۳۵۳، ج ۱۳۵۴، ج ۱۳۵۵، ج ۱۳۵۶، ج ۱۳۵۷، ج ۱۳۵۸، ج ۱۳۵۹، ج ۱۳۶۰، ج ۱۳۶۱، ج ۱۳۶۲، ج ۱۳۶۳، ج ۱۳۶۴، ج ۱۳۶۵، ج ۱۳۶۶، ج ۱۳۶۷، ج ۱۳۶۸، ج ۱۳۶۹، ج ۱۳۷۰، ج ۱۳۷۱، ج ۱۳۷۲، ج ۱۳۷۳، ج ۱۳۷۴، ج ۱۳۷۵، ج ۱۳۷۶، ج ۱۳۷۷، ج ۱۳۷۸، ج ۱۳۷۹، ج ۱۳۸۰، ج ۱۳۸۱، ج ۱۳۸۲، ج ۱۳۸۳، ج ۱۳۸۴، ج ۱۳۸۵، ج ۱۳۸۶، ج ۱۳۸۷، ج ۱۳۸۸، ج ۱۳۸۹، ج ۱۳۹۰، ج ۱۳۹۱، ج ۱۳۹۲، ج ۱۳۹۳، ج ۱۳۹۴، ج ۱۳۹۵، ج ۱۳۹۶، ج ۱۳۹۷، ج ۱۳۹۸، ج ۱۳۹۹، ج ۱۴۰۰،

سعد بن ابی وقاص سے نقل ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔

حدیث: ۶۰: أخبرنا محمد بن یحییٰ قال: حدثنا علی بن قادم قال: حدثنا اسراہیل، عن عبد اللہ بن شریک، عن الحارث بن مالک قال: قال سعد بن مالک: أن رسول الله (ص) غزا علی ناقة الجداء وخلف علیاً فجاء علی حتى أخذ بعرز الساقة فقال: یا رسول الله (ص) زعمت قریش انک انما خلفت انک استقلنتی وکرهت صحبتی ویکى علی، فنادی رسول الله (ص) فی الناس: ((ما منکم احد الا وله حامة، یا بن ابی طالب اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی)). قال علی: رضیت عن الله و عن رسوله (ص).

سعد بن مالک نے کہا: رسول اسلام ﷺ اپنے ناقہ پر جس کا نام (جدعاء) تھا سوار ہو کر (غزوہ تبوک کے لئے) روانہ ہوئے اور امام علیؑ کو اپنے ساتھ نہیں لیا پس حضرت علیؑ آئے اور آپ نے مہار ناقہ تھام کر (پیغمبر ﷺ سے) عرض کیا قریش کا یہ خیال ہے کہ آپ نے مجھے اس لئے چھوڑا ہے کہ میں آپ کے لئے بوجھ ہو گیا ہوں اور میری ہمراہی آپ کو گوارا نہیں ہے یہ کہہ کر آپ رونے لگے اس پر آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا کوئی خاص دوست نہ ہو“ اے ابوطالب کے فرزند کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اس پر) امام علیؑ نے فرمایا: میں خدا اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

حدیث: ۶۰: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۵ (۳۲۰۶۹): مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۸، ح ۳۸۹: معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۳۸، ح ۳۳۳: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۵۶، ح ۳۹۳، ص ۳۵۷، ح ۳۹۲، ص ۳۵۸، ح ۳۹۶، ص ۳۹۷۔

حدیث: ۶۱: أخبرنا عمرو بن علی (الصیرفی الفلاس) قال: حدثنا یحییٰ (یعنی ابن سعید [القطن]) قال: حدثنا موسیٰ بن عبد اللہ [الجهنی] قال: دخلت علی فاطمة ابنة علی فقال لها رفیقی [أبو مهل]: هل عندک شیء عن والدک مثبت؟ قالت: حدثتني أسماء بنت عمیس: أن رسول الله (ص) قال لعلی: ((أنت منی بمنزلة هارون من موسی الا أنه لا نبی بعدی)).

موسیٰ بن عبد اللہ جہنی سے روایت ہے، اس نے کہا کہ میں اپنے دوست ابو مہل کے ہمراہ فاطمہ بنت علیؑ کی خدمت میں گیا میرے دوست ابو مہل نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اپنے باپ کی کوئی فضیلت یاد ہے تو آپ نے فرمایا: مجھ سے اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ رسول اسلام نے امام سے فرمایا: اے علیؑ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

حدیث: ۶۲: أخبرنا أحمد بن سلیمان قال: حدثنا جعفر بن عون، عن موسیٰ الجهنی قال: أدرکت فاطمة ابنة علی وهي ابنة ثمانین سنة فقلت لها: تحفظین عن ابیک شیئاً؟

قالت: لا، ولکنتی أخبرتني أسماء بنت عمیس أنها سمعت رسول الله (ص) يقول: ((یا علی، أنت منی بمنزلة هارون من موسی الا أنه لیس بعدی نبی)).

حدیث: ۶۱: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۱۳ (۳۲۰۶۷): مسند احمد: ج ۶، ص ۳۶۹، ح ۳۳۸: فضائل احمد: ج ۹۵، ح ۱۳۲: کتاب السنہ: ص ۵۸۸، ح ۱۳۳۶: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۳۰، ح ۳۷۹، ص ۳۸۰: سنن کبیر نسائی: ج ۵، ص ۴۴، ح ۸۱۳۳: معجم کبیر طبرانی: ج ۲، ص ۱۳۶-۱۶۷، ح ۳۸۳-۳۸۹: تاریخ بغداد: ج ۱۲، ص ۳۲۳، ح ۳: ص ۳۰۶: استیعاب: ج ۳، ص ۱۰۹۷۔

حدیث: ۶۲: تاریخ الخلفاء عمالی: ص ۵۲۲، ح ۲۱۰۶: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۰۲، ح ۳۲۲: معجم شیوخ: ج ۱، ص ۲۵۲، ح ۱۰۰۸: تاریخ بغداد: ج ۱۰، ص ۴۳: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۳۸۶، ح ۳۳۸، ص ۳۸۷، ح ۳۳۹: تہذیب الکمال: ج ۳۵، ص ۳۶۳۔

((اجلس)) حتى كان في الثالثة ضرب بيده على يدي
ثم قال: ((أنت أخي و صاحبي و وارثي و وزيوي)) [۔]
فبذلك ورثت ابن عمي دون عمي.

ربیعہ بن ناجد سے منقول ہے: کہ ایک شخص نے امام علیؑ سے پوچھا کہ آپؑ اپنے چچا کے ہوتے ہوئے اپنے چچا زاد بھائی کے وارث کیوں کر ہو گئے تو آپ نے فرمایا: کہ رسول اسلام ﷺ نے اولا و عبدالمطلب کو جمع کیا اور ان کے لئے ایک مکہ کھانا تیار کیا لوگوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سب کے سب سیر ہو گئے اور کھانا و پیرا ہی بچا رہا جیسے کسی نے کھایا ہی نہ ہو پھر شربت منگوا یا سب نے پیا اور سیرا ب ہو گئے مگر شربت پورا کا پورا بچا رہا جیسے کسی نے منہ ہی نہ لگایا ہو۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے اولا و عبدالمطلب میں خدا کی طرف سے دنیا کے تمام لوگوں پر عموماً اور تم پر خصوصاً رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور جو کچھ تم نے مجھ سے ظاہر ہونے والے معجزہ کو دیکھا جو تم نے پہلے نہیں دیکھا تھا پس تم میں سے کون ہے جو اس وعدہ پر میری بیعت کرے کہ وہی میرا بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہوگا، یہ سن کر مجمع خاموش رہا اور کوئی بھی نہ اٹھا پس میں اٹھ کھڑا ہوا جب کہ میں سب سے زیادہ چھوٹا تھا آپ ﷺ نے مجھے بیٹھا دیا اور تین بار اسی طرح فرمایا اور ہر بار میں ہی اٹھتا تھا اور آپ ﷺ مجھے بیٹھا دیتے تھے تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے کر فرمایا: تم ہی میرے بھائی، ساتھی، وارث اور وزیر ہو سکتے ہو۔

حدیث: ۶۶ اخبار نسبی زکریا بن یحییٰ قال: حدّثنا عثمان [بن ابی شیبہ] قال: حدّثنا عبد اللہ بن سمیر قال: حدّثنا مالک بن مغول، عن الحارث بن حصیرة، عن ابی سلیمان الجہنی قال:
سمعت علیاً علی المنبر یقول:

((أنا عبد الله و أخو رسولہ (ص) لا یقولها غیري الا کذاب مفتري))۔
لقال رجل: أنا عبد الله و أخو رسولہ (ص) [مستهزءاً]، فحقن فحمل.
ابو سلیمان جہنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ہی بندہ خدا اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور یہ دعویٰ میرے علاوہ کوئی اور نہیں کرے گا مگر یہ کہ وہ جھوٹا ہوگا اس وقت ایک شخص نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا میں (بھی) عبد اللہ اور رسول خدا ﷺ کا بھائی ہوں یہ کہتے ہی اس کا گلا گھٹ گیا اور اسے اٹھا کر لے جایا گیا۔

حدیث: ۶۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱، ص ۳۶۹؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۰۸، ج ۲، ص ۲۲۰، ص ۳۲۹، ج ۲، ص ۲۵۷ و ص ۳۳۷، ج ۲، ص ۲۷۷؛ کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۷۷

حدیث: ۶۵۔ مسند احمد: ج ۱، ص ۳۷۷؛ فضائل احمد: ج ۱، ص ۱۸۲، ج ۲، ص ۳۳۳؛ الکشف والبيان: ج ۷، ص ۱۸۲، ذیل آیہ ۲۱ سورہ شعر: تاریخ طبری: ج ۲، ص ۳۲۱؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۹۷، ج ۳، ص ۳۳۳۔

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے

حدیث: ۶۷۔ أخبرنا بشر بن هلال، عن جعفر بن سليمان، عن يزيد الرشك، عن مطرف بن عبدالله، عن عمران بن حصين قال:

قال رسول الله (ص): ((أَنْ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَ[هُوَ] وَلِيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ [بَعْدِي])).
 عمران بن حصین کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنین کے ولی ہیں۔ [۱]

حدیث: ۶۸۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ [بْنُ عَبْدِ اللَّهِ] قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ [السَّبْعِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنِي

حدیث: ۶۷۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۲۳۹، ج ۲، ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۳۱۱، ح ۳۸۵۔
 [۱] ان حدیثوں میں لفظ "ولی" کے معنی، حاکم، سرپرست، رہبر، اور پیشوا کے ہیں۔ دوست اور مددگار کے معنی نہیں ہیں۔ اس لئے کہ علیؑ ہمیشہ چاہے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں چاہے آنحضرت کے بعد مومنین کے مددگار تو رہے ہی ہیں۔

اور ان حدیثوں میں رسول خدا [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کے بعد ولی مومنین کا ذکر آیا ہے لہذا یہاں پر ولی کے معنی عمومی نہیں بلکہ خصوصی ہیں یعنی سرپرست، رہبر اور حاکم ورنہ وفات رسول اکرم ﷺ کے بعد پر کوئی خصوصیت نہ ہوگی۔

حبشی بن جنادہ السلولی قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((علي بنی وأنا منه)).

حبشی بن جنادہ سلولی کا بیان ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں۔

حدیث: ۶۹: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا عبد الله [بن موسى] قال: حدثنا اسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن البراء قال: قال رسول الله (ص) لعلني: ((أنت مني وأنا منك)). ورواه القاسم بن يزيد الجرمي، عن اسرايل، عن أبي اسحاق، عن هبيرة وهاني، عن علي.

براء سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: (اے علیؑ) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

اس حدیث کو قاسم ابن یزید جرمی نے اسرائیل سے اس نے ابواسحاق سے، اس نے ہبیرہ وہانی اور انھوں نے امام علیؑ سے نقل کیا ہے۔

حدیث: ۷۰: أخبرنا أحمد بن حرب قال: حدثنا القاسم بن يزيد قال: حدثنا اسرايل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن هبيرة بن يريم وهاني بن هاني، عن علي قال: لَمَّا صدرنا من مكة إذا ابنة حمزة تنادي: يا عم يا عم، فتناولها علي فأخذها فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك. فحملتها، فاخصم فيها علي وجعفر وزيد، فقال علي: أنا أحق بها وهي ابنة عمي. وقال جعفر: ابنة عمي وخالتها تحتي. وقال: زيد: بنت أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها

حدیث: ۶۸: مصنف ابن ابی ہبیرہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ج ۲۲۰۶۲؛ مستدرک احمد: ج ۳، ص ۲۶۷؛ مصنف ابن ابی ہبیرہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ج ۵ و ۸ و ص ۳۷۱، ج ۲۶؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۲، ج ۲۲۸؛ مستدرک ابی یوسف: ج ۱، ص ۲۰۱، ج ۵۲۶ و ص ۳۲۱، ج ۵۵۳؛ مشكل الآثار: باب ۲۸۲، ج ۳۳۵۵-۳۳۵۲؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰، ج ۳۶، ص ۷۰؛ سنن کبریٰ تبخانی: ج ۸، ص ۶-۵؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۱۳۰؛ ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب: ج ۱، ص ۱۳۹، ج ۱۷۳۔

حدیث: ۶۹: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۳۵، ج ۱۶۳۔

وقال: ((الخالدة بسننلة الأم)). وقال لعلني: ((أنت مني وأنا منك)). وقال لجعفر: ((أشبهت خلقي وخلقي)). وقال لزيد: ((يا زيد أنت أخونا و مولانا)).

بانی ابن ہانی نے امام علیؑ سے نقل کیا ہے، آپ بیان فرماتے ہیں: جب ہم مکہ سے مدینہ جانے کے لئے آگے بڑھے تو جناب حمزہ کی بیٹی بیچا بیچا پکارتی ہوئی آئی امام نے انھیں اٹھالیا اور جناب فاطمہؑ سے فرمایا یہ تمہاری چھوٹی بیچا زاد بہن ہیں تو جناب فاطمہؑ نے انھیں گود میں لے لیا اب ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علیؑ جعفر اور زید کے درمیان اختلاف ہوا۔

امام علیؑ نے فرمایا: میں ان کی پرورش کا زیادہ حق دار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔

جعفر نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں اور زید نے کہا: میرے بھائی کی بیٹی ہیں۔

الغرض رسول اسلام ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ان کی پرورش کا حق ان کی خالہ کو ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پیغمبر ﷺ نے حضرت علیؑ علیہ السلام سے فرمایا: تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور جعفر سے فرمایا: تم صورت و سیرت میں میرے مشابہ ہو اور زید سے فرمایا: کہ تم ہم سب کے بھائی اور مددگار ہو۔

حدیث: ۷۰: طبقات کبریٰ: ج ۳، ص ۳۶؛ مستدرک ابن راہویہ: ج ۳، ص ۲۶۷؛ مصنف ابن ابی ہبیرہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ج ۵ و ۸ و ص ۳۷۱، ج ۲۶؛ سنن ابن ابی داود: ج ۲، ص ۲۸۲، ج ۲۲۸؛ مستدرک ابی یوسف: ج ۱، ص ۲۰۱، ج ۵۲۶ و ص ۳۲۱، ج ۵۵۳؛ مشكل الآثار: باب ۲۸۲، ج ۳۳۵۵-۳۳۵۲؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰، ج ۳۶، ص ۷۰؛ سنن کبریٰ تبخانی: ج ۸، ص ۶-۵؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۱۳۰؛ ترجمۃ الامام علی بن ابی طالب: ج ۱، ص ۱۳۹، ج ۱۷۳۔

علی علیہ السلام نفس رسول صلی علیہ وسلم

حدیث: ۱۷۱: أخبرنا العباس بن محمد قال: حدثنا الأحوص بن جَوَاب قال: حدثنا يونس بن أبي اسحاق، عن أبي اسحاق، عن زيد بن يثيع، عن أبي ذر قال:

قال رسول الله (ص): لنتهين بنو وليعة أو لأبشئ اليهم رجلاً كنفسى، ينفذ فيهم أمرى، فيقتل المقاتلة، ويسى الدرية)).

فما راعنى الا وكف عمر فى حجرتى من خلفى [قال]: من يعنى؟ فقلت: ما اناك يعنى ولا صاحبك. قال: فمن يعنى؟ قلت: خاصف النعل. قال: وعلّى يخاصف نعلًا.

جناب ابوذر بیان کرتے ہیں: کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: بنو ولیعہ ہوش میں آجائیں ورنہ ان کی طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری جان کی طرح ہے اس کی صفت یہ ہے کہ وہ میرا حکم ان پر نافذ کرے گا اور اگر وہ نہ مانے تو ان کے جنگجو جوانوں کو قتل کر دے گا اور ان کی ذریت کو قیدی بنالے گا جناب ابوذر کہتے ہیں

حدیث: ۱۷۱: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۷، ج ۳۲۱۲۸: فضائل احمد: ص ۵۹، ج ۹۰: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۶۱، ج ۳۶۳

میں حیرت میں تھا، اتنے میں عمر نے میری کمر تھپتھا کر پوچھا کہ وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا اس سے مراد نہ تو تم ہو اور نہ ہی تمہارا ساتھی (ابوبکر) تو عمر نے کہا پھر وہ کون ہے؟ تو میں نے کہا: وہ جو جوتے سی رہا ہے، اس وقت امام علیؑ جوتے سی رہے تھے۔

علیؑ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صفی اور امین

حدیث: ۷۲: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمير و أبو مروان [محمد بن عثمان بن خالد] قالوا: حدثنا عبد العزيز [بن محمد الدر اور دي]، عن يزيد بن عبد الله بن [أسامة بن] الهاد، عن محمد بن نافع بن عجير، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((أمانت يا علي فصفني و أميني)). محمد بن نافع بن عجير نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ امام علیؑ بیان فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ تم میرے منتخب (صفی) اور امانت دار ہو۔ حدیث: ۷۳: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا اسرائيل [بن يونس]، عن أبي اسحاق، عن خبشي بن جنادة السلولي قال:

حدیث: ۷۳: تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۲۳۹: سنن ابن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۸۲، ج ۲۲۸۷: کتاب النبی: ص ۵۸۵، ج ۱۳۳۰: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۹۷، ج ۴۱۳: مشکل الآثار: ج ۳، ص ۱۲۰، ج ۳۳۵۳: ص ۱۲۱، ج ۳۳۵۵: سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۶: مطالب العلیہ: ج ۲، ص ۵۵، ج ۱۲۳۵: حدیث: ۷۳: سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۵، ج ۸۱۲۷۔
قال رسول الله (ص): علي مني و أنا منه، ولا يؤذي عني إلا أنا أو علي).

جبشی بن جنادہ ناقل ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں میرے حقوق خود میرے یا علیؑ کے
سوا کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

مبلغ سورہ برائت

حدیث: ۷۴۔ أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عقان [بن مسلم] وعبد الصمد [بن عبد الوارث] قالوا: حدثنا حماد بن سلمة، عن سماك بن حرب، عن أنس قال: بعث النبي (ص) ببراءة مع أبي بكر ثم دعاه فقال: ((لا ينبغي أن يبلغ هذا عني إلا رجل من أهلي))، ثم دعا علياً فأعطاه آياه.

انس سے منقول ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ابو بکر کو سورہ برائت دے کر مکہ کی طرف روانہ کیا پھر واپس بلا لیا اور فرمایا: مناسب یہی ہے کہ اس سورہ کو میری طرف سے وہ شخص لے جائے جو میرے اہلیت میں سے ہو، اس کے بعد آپ نے حضرت علیؑ کو بلایا اور انھیں سورہ دیکر روانہ کیا۔

حدیث: ۷۳۔ مصنف ابن ابی حنیہ: ج ۶، ص ۳۷۷، ج ۳۲۱۲۶؛ مسند احمد: ج ۲۰، ص ۴۲۳، ج ۱۳۱۱۳ و ج ۳۲۰، ج ۱۱۳۰۱۹؛ فضائل احمد: ص ۴۳، ج ۶۹ و ص ۱۳۶، ج ۳۱۲؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۷۵، ج ۳۰۹۰؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۸۳، ج ۳۹۳ و ص ۳۹۹، ج ۳۱۷؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۵، ص ۴۳۱، ج ۳۰۹۵؛ شواہد المتوزیل: ج ۱، ص ۳۰۶، ج ۳۰۹-۳۱۲ و ص ۳۰۸، ج ۳۱۳-۳۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۶۵، ج ۱۹۷؛ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۳۷۷، ج ۸۸۰۰۸۔

حدیث: ۷۵: أخبرنا العباس بن محمد [الدوري] قال: حدثنا ابو لؤح (واسمه عبد الرحمن بن غزوان) فراد، عن يونس بن أبي اسحاق، عن أبي اسحاق، عن زيد بن يثعب، عن علي:

أن رسول الله (ص) بعث بسراة الى أهل مكة مع أبي بكر ثم اتبعه بعلي فقال له:

((خذ الكتاب فامض به الى أهل مكة))

قال: فلحقته فأخذت الكتاب منه، فانصرف أبو بكر وهو كئيب فقال: يا رسول الله (ص) أنزل في شيء؟ قال: ((لا الا أني أمرت أن ابلغه انا أو رجل من أهل بيتي))

زيد بن يثعب نے حضرت علیؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے پہلے سورہ برائت ابوبکر کو دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا پھر ان کے پیچھے علیؑ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر سے وہ نوشتہ (سورہ برائت) لے لو اور اسے اہل مکہ تک پہنچا دو۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں ابوبکر سے جا کر ملا اور ان سے نوشتہ (سورہ برائت) لے لیا ابوبکر نہایت تمکین پٹے اور آنحضرت ﷺ سے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے لئے کوئی آیت نازل ہوئی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر مجھے خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے کہ یا میں خود اس سورہ کو پہنچاؤں یا میرے اہل بیت میں سے کوئی شخص۔

حدیث: ۷۵: مسند حمیدی، ج ۱، ص ۳۶، ح ۳۸؛ ابوال ابو عبید: ص ۱۷۸، ح ۳۵۸؛ مسند احمد: ج ۱، ص ۱۸۳، ح ۵۹۳؛ ج ۲، ص ۳۲۷، ح ۱۲۹۷؛ فضائل احمد: ص ۷۰۳، ح ۳۲۵؛ انساب الاشراف: ج ۱، ص ۶۳، ح ۱۶۸؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۷۶، ح ۳۰۹۲؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۱۰۰، ح ۱۳۵؛ تفسیر طبری: ج ۱۰، ص ۳۶-۳۷؛ ملل دارقطنی: ج ۳، ص ۱۶۳؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۷۸؛ سنن بیہقی: ج ۹، ص ۲۰۶ و ۲۰۷

حدیث: ۷۶: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا عبد الله بن عمر [بن محمد مشكدة] قال: حدثنا أسباط [بن محمد]، عن فطر، عن عبد الله بن شريك، عن عبد الله بن رقيم، عن سعد قال:

بعث رسول الله (ص) أبا بكر ببراءة حتى إذا كان ببعض الطريق أرسل علياً فأخذها منه، ثم سار بها، فوجد أبو بكر في نفسه، فقال: قال رسول الله (ص): ((أنا لا يؤذي عني الا أنا أو رجل مني))

سعد کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے ابوبکر کو سورہ برائت لے کر بھیجا ابھی وہ تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو بھیجا اور وہ ان سے سورہ برائت لے کر (مکہ) روانہ ہوئے اس وقت ابوبکر نے کسری کا احساس کیا تو آپ نے فرمایا کہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے فرائض کو یا خود میں ادا کر سکتا ہوں یا وہ شخص جو مجھ سے ہو۔

حدیث: ۷۷: أخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال: قرأت علي أبي قرة موسى بن طارق، عن [عبد الملك] ابن جريح قال: حدثني عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن أبي الزبير، عن جابر: أن النبي (ص) حين رجع من عمرة الجعرانة بعث أبا بكر على الحج فأقبلنا معه حتى إذا كنا بالعرج ثوب بالصبح ثم استوى ليكبر فسمع الرغوة خلف ظهره فوقف عن التكبير فقال: هذه رغو ناقة رسول الله (ص) [السجدة]، لقد بدا لرسول الله (ص) في الحج، فلعله أن يكون رسول الله (ص) فنصلي معه إذا علي عليها، فقال له أبو بكر: أمير أم رسول؟ فقال: لا بل رسول أرسلني رسول الله (ص) ببراءة أقرؤها على الناس في

حدیث: ۷۶: کتاب السنن: ج ۱، ص ۵۹۵-۵۹۶، ح ۱۳۸۳ و ۱۳۸۵؛ مناقب کوفی: ج ۱، ص ۲۷۱، ح ۳۷۶؛ ج ۲، ص ۲۶۶، ح ۹۶۱؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۳۲، ح ۲۷۸؛ الدر المنثور: ج ۳، ص ۱۲۳

مواقف الحج. فقد منا مئة فلما كان قبل يوم التروية بيوم قام أبو بكر فخطب
الناس فحدثهم عن مناسكهم، حتى اذا فرغ قام علي فقرأ على الناس براءة
حتى ختمها، ثم خرجنا معه حتى اذا كان يوم عرفة قام أبو بكر فخطب الناس
فحدثهم عن مناسكهم، حتى اذا فرغ علي فقرأ على الناس سورة البراءة حتى
ختمها، ثم كان يوم النحر فافضنا، فلما رجع أبو بكر خطب الناس فحدثهم
عن افاضتهم وعن نحرهم وعن مناسكهم، فلما فرغ قام علي فقرأ على الناس
براءة حتى ختمها، فلما كان يوم النفر الاوّل قام أبو بكر فخطب الناس
فحدثهم كيف ينفرون وكيف يرعون فعلمهم مناسكهم، فلما فرغ قام علي
فقرأ على الناس براءة حتى ختمها.

جناب جابر سے منقول ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ عمرہ بھرانہ سے پلٹے تو
آنحضرت نے ابو بکر کو امیر حجاج بنا کر بھیجا ہم لوگ بھی ان کے ساتھ روانہ ہوئے
یہاں تک کہ ہم مقام عرج پر پہنچے تھے صبح نمودار ہوئی تھی ابو بکر نماز کی تکبیر کہنے ہی
والے تھے کہ انھوں نے اپنی پشت سے آنحضرت ﷺ کے ناقہ کے بولنے کی آواز
سنی وہ ٹھہر گئے اور تکبیر نہ کہی بولے یہ آنحضرت کے ناقہ (جدعا) کی آواز ہے شاید
حضور خود حج کے لئے تشریف لارہے ہیں اب ہم لوگ انھیں کی اقتدا میں نماز پڑھیں
گے ناگاہ دیکھا کہ ناقہ پر حضرت علی ﷺ تشریف لارہے ہیں یہ دیکھ کر ابو بکر نے
دریافت کیا کہ آپ امیر بنا کر بھیجے گئے ہیں یا قاصد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ
مجھے آنحضرت نے سورہ براءت دیکر بھیجا ہے تاکہ میں اسے حاجیوں کے اجتماع کے
مقامات پر لوگوں کے سامنے پڑھوں۔ ہم لوگ مکہ پہنچے اور یوم ترویہ کے ایک روز پہلے

حدیث: ۷۷۷۔ سنن داری: ج ۲، ص ۶۶؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۲، ص ۴۱۶، ح ۳۹۸۷؛ سنن نسائی: ج ۱، ص ۲۳۷؛ شواہد التقریل: ج ۱، ص ۳۱۶؛ سنن بیہقی: ج ۵، ص ۱۱۱۔

(ساتویں ذی الحجہ) کو ابو بکر کھڑے ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا اور اعمال و
مناسک حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علی ﷺ نے کھڑے ہو کر سورہ براءت کی
تلاوت فرمائی۔

ہم لوگ ان کے ساتھ ہی ساتھ تھے یہاں تک کہ روز عرفہ ابو بکر نے خطبہ دیا اور
اعمال حج بیان کئے اس کے بعد حضرت علی ﷺ نے لوگوں کو سورہ براءت پڑھ کر سنایا۔
پھر ہم لوگ یوم النحر (قربانی کے دن) قربانی سے فارغ ہوئے اور ابو بکر واپس
پلٹے تو لوگوں کے درمیان خطبہ دیا اور قربانی کی اور اس کے احکام اور اعمال
لوگوں سے بیان کئے پھر حضرت علی نے سورہ براءت پڑھ کر سنایا۔ اسی طرح یوم النفر
کو ابو بکر نے خطبہ کے بعد رمی (شیطان کو کنکریاں مارنے) کا طریقہ بتایا اس کے
بعد حضرت علی ﷺ کھڑے ہوئے اور مجمع کو سورہ براءت پڑھ کر سنایا۔

جس کا میں ولی اس کے علیؑ کو

حدیث: ۷۸: أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدّثني يحيى بن حمّاد قال: حدّثنا أبو عوانة، عن سليمان [بن مهران الأعمش] قال: حدّثنا حبيب بن أبي ثابت، عن أبي الطفيل، عن زيد بن أرقم قال:

لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَنْ حِجَّةِ الْوُدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرِ خَمٍ أَمَرَ بِدُوحَاتٍ لَقِمْنَ لَمْ قَالَ: ((كَأَنِّي قَدْ دَعَيْتُ فَأَجَبْتُ، أَنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ أَحَدَهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللَّهِ وَعَشْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَالظُّرُّوا كَيْفَ تَخْلَفُونِي فِيهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ))، لَمْ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ مُوَلَايَ وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ)).

لَمْ أَحْزِدْ بِيَدِ عَلِيِّ فَقَالَ: ((مَنْ كُنْتُ وَلِيَهُ فِهَذَا وَلِيَهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَدَعَا مِنْ عَادَاهُ)).

فَقُلْتُ لَزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (ص)؟ فَقَالَ: مَا كَانَ فِي الدُّوحَاتِ أَحَدٌ إِلَّا رَأَاهُ بِعَيْنَيْهِ وَسَمِعَهُ بِأُذُنَيْهِ.

حدیث ۷۸: مستدرک: ج ۳، ص ۳۶۶ و ۳۶۸ و ۳۷۰ و ۳۷۱: فضائل احمد: ص ۵۳، ج ۸۲ و ص ۷۷، ج ۱۱۶ و ص ۱۱۵، ج ۱۷۰: صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۸۷، ج ۲۳۰۸: المعرفۃ والتاریخ فسوی: ج ۱، ص ۵۳۶: کتاب السنۃ: ص ۵۹۱-۵۹۳، ج ۱۳۶۳-۱۳۶۵ و ج ۱۳۶۹ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۵: انساب الاشراف: ص ۲۳، ج ۲۸: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۳، ج ۳۷۱، ۳۷۸: کشف الاستار: ص ۳۰

زید بن ارقم ناقل ہیں کہ: رسول اکرم ﷺ جب حجۃ الوداع سے واپس ہوئے اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو منبر بنانے کا حکم دیا منبر تیار کیا گیا اس کے بعد فرمایا: اللہ کی طرف سے میرا بلاوا آ گیا ہے اور میں نے قبول بھی کر لیا ہے، میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جن میں سے ہر ایک دوسرے سے بڑا اور بلند مرتبہ ہے۔ ایک اللہ کی کتاب (قرآن) دوسرے میری عمرت اور میرے اہلبیت ہیں پس سوچ لو کہ میرے بعد ان دونوں سے کس طرح پیش آؤ گے بیشک یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔

پھر فرمایا: بیشک اللہ میرا ولی اور حاکم ہے اور میں ہر مومن کا ولی و حاکم ہوں اس کے بعد آپ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس جس کا میں ولی ہوں اس کے یہ علیؑ بھی ولی ہیں پروردگار تو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے۔

براہی کہتا ہے کہ میں نے زید سے دریافت کیا کہ کیا تم نے خود رسول اسلام ﷺ سے یہ سنا ہے؟ زید نے جواب دیا کہ جو جو منبر کے سامنے تھا اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے۔

حدیث: ۷۹ احسننا محمد بن العلاء قال: حدثنا أبو معاوية [محمد بن حازم] قال: حدثنا الأعمش، عن سعد بن عبيدة، عن [عبد الله] بن بريدة، عن أبيه قال: بعثنا رسول الله (ص) في سرية واستعمل علينا علياً، فلما رجعنا سألنا: ((كيف رأيتم صحبة صاحبكم))؟ فأما شكوتنا أنا و أمنا شكاه غيري، لم نقتصر رأسي (و كنت رجلاً مكابهاً) فإذا بوجه رسول الله (ص) قد احمر، فقال: ((من كنت وليه فعلي وليه)).

بریدہ کا بیان ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حضرت علیؑ کی سرداری میں ایک جنگ پر بھیجا جب ہم واپس آئے تو حضرت ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ”بتاؤ تم نے اپنے ساتھی (حضرت علیؑ) کو کیسا پایا؟“

تو میں نے ان کی شکایت کی اور دوسروں نے بھی شکایت کی اور سر جھکائے بیٹھا تھا جب میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کا چہرہ اقدس سرخ ہے اور فرماتے ہیں: ”جس جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں“

حدیث: ۷۹۔ مصنف عبدالرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۵، ج ۲۰۳۸۸، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۲۶۸، ج ۳۰۵۶، مسند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰، ۳۵۸، ۳۶۱، فضائل احمد: ص ۸۷، ج ۱۲۹، ص ۲۲۲، ج ۳۰۱، کتاب النبی: ص ۵۹، ج ۱۳۵۳، مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۵۱، ج ۳۵۲، ج ۲، ص ۴۱۲، ج ۹۰۳، ص ۳۳۳، ج ۹۲۹، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۵، ج ۸۱۳۳، مسند رویانی: ج ۳، ص ۳۶، ج ۶۲، شکل الآثار: ج ۳، ص ۱۱، ج ۳۳۱۶، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۴، ج ۶۹۳۰، معجم اوسط طبرانی: ج ۵، ص ۳۲۵، ج ۵۵۵۲، ج ۷، ص ۳۹، ج ۶۰۸۱، طبقات الخلفاء: ج ۳، ص ۳۸۸، مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۲۹، سنن بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۲، اخبار صیہان: ج ۱، ص ۱۶۱، مناقب ابن مغازی: ج ۲۲، ص ۳۵۔

ج ۳، ص ۱۸۹، ج ۱۹۰، ج ۲۵۳۸، مناقب کوئی: ص ۱۱۲، ج ۲۱۶، ص ۱۱۶، ج ۲۱۸، ص ۱۳۵، ج ۲۳۳، ص ۱۷۰، ج ۲۶۳، ص ۳۱۳، ج ۷۹۹، ص ۳۷۵، ج ۸۵۹، ص ۳۸۶، ج ۸۷۰، ص ۳۳۵، ج ۳۳۶، ج ۹۲۸، ص ۹۲۹، ج ۳۳۹، معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۶۶، ج ۲۹۶۹، ص ۲۹۷۰، ج ۲۹۷۱، ص ۱۶۹، ج ۱۷۰، ج ۳۹۸۳، ص ۱۷۵، ج ۳۹۶۶، ص ۱۸۲، ج ۵۰۲۸، ۵۰۲۸، ۵۰۲۸، ج ۱۸۲، ص ۳۰۵۹، ج ۳۰۵۹، ص ۱۹۲، ج ۱۹۵، ص ۵۰۶۵، ج ۲۰۳، ص ۵۰۹۶، معجم اوسط: ج ۲، ص ۵۷۶، ج ۱۹۸۷، مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۰۹، ج ۱۱۰، مناقب مغازی: ص ۱۹، ج ۲۰، ج ۲۵، ص ۲۷، ج ۲۳، ص ۳۳، ابالی غیبی: ج ۱، ص ۱۳۹، ج ۷، مناقب خوارزمی: ص ۱۸۲۔

حدیث: ۸۰۔ أخبرنا محمد بن المثنی قال: حدثنا أبو احمد [محمد بن عبد الله بن الزبير] قال: حدثنا عبد الملك بن [حميد بن] أبي غنبة، عن الحكم بن عتيبة، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس قال: حدثني بريدة قال: بعثني النبي (ص) مع علي بن أبي اليمین، فرأيت منه جفوة، فلما رجعت شكوتہ الى رسول الله (ص) فرفع رأسه الي و قال: ((يا بريدة من كنت مولاة فعلي مولاة)) .

بریدہ سے منقول ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے مجھے حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف روانہ کیا تو میں نے ان سے بعض باتیں دیکھیں جب میں واپس ہوا تو آنحضرت ﷺ سے ان کی شکایت کی یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے اپنا سر میری طرف بلند کر کے فرمایا: اے بریدہ جس کا میں مولیٰ و حاکم ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں

حدیث: ۸۱۔ أخبرنا أبو داؤد [سليمان بن يوسف] قال: حدثنا أبو نعیم قال: حدثنا عبد الملك طب أبي غنبة قال: حدثنا الحكم بن عتيبة، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس قال: خرجت مع علي بن أبي اليمین، فرأيت منه جفوة، فقدمت علي النبي (ص) فذكرت علياً فتنقصته، فجعل رسول الله (ص) يتغير وجهه وقال: ((يا بريدة! ألسنت أولى بالمؤمنين من أنفسهم))؟ قلت: بلى يا رسول الله (ص). قال: ((من كنت مولاة فعلي مولاة)) .

بریدہ کہتے ہیں میں حضرت علی کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہوا تو راستہ میں ان سے کچھ عجیب باتیں دیکھیں جب میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں پہنچا

تو حضرت علی کا تذکرہ کیا اور ان کی تفانص آنحضرت ﷺ سے بیان کیے یہ سنتے ہی حضرت ﷺ کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور آپ ﷺ نے فرمایا "اے بریدہ کیا میں مؤمنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حاکم نہیں ہوں، میں نے کہا کیوں نہیں یا رسول خدا ﷺ بیشک آپ ﷺ اولیٰ ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔

حدیث: ۸۲۔ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا نصر بن علي قال: حدثنا عبد الله بن داؤد، عن عبد الواحد بن أيمن، عن أبيه: أن سعداً قال رسول الله (ص): ((من كنت مولاة فعلي مولاة)) .

سعد سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔

حدیث: ۸۳۔ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: أخبرنا [محمد بن ابراهيم بن] أبي عدي، عن عوف [الأعرابي]، عن ميمون أبي عبد الله قال: ((قال [زيد بن أرقم] قام رسول الله (ص) فحمد الله

و أثنى عليه ثم قال: ((أستم تعلمون أني أولى بكل مؤمن من نفسه))؟ قالوا: بلى نشهد لأنت أولى بكل مؤمن من نفسه. قال: ((فإني من كنت مولاة فهذا مولاة)) . [و] اخذ بيد علي.

حدیث: ۸۴۔ کتاب الرضا: ص ۵۸۷، ج ۳، ص ۱۳۳۱، ص ۵۹۱، ج ۱۳۵۹۔

حدیث: ۸۳۔ مستدرک: ج ۲، ص ۳۷۲، ج ۶۵؛ فضائل احمد: ص ۹۳، ج ۱۳۹؛ کتاب الرضا: ص ۵۹۱، ج ۱۳۶۲؛ سنن ترمذی: ج ۶، ص ۶۳۳، ج ۳۷۱۳؛ كشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۹، رقم: ۲۵۳۷؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۹۸، ج ۸۸۳، ص ۴۰۰، ج ۸۹۳، ص ۲۲۳، ج ۹۱۵؛ المغنی والاسماء: ج ۲، ص ۶۱؛ کامل ابن عدی: ج ۶، ص ۴۱۳، رقم: ۱۸۹۵؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۲۰۲، ج ۵۰۹۲؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۰۴، ج ۳۶۳۲۲۔

حدیث: ۸۰۔ كشف الاستار: ج ۳، ص ۱۸۸؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۷۹، ج ۸۵۲۔

حدیث: ۸۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۶، ج ۳۲۱۳۳؛ مستدرک: ج ۵، ص ۳۴۷؛ فضائل احمد: ج ۶، ص ۱۱۳؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۴۵، ج ۸۱۳۵؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۴۲۵، ج ۱۹۱۷؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۱۰؛ اخبار اصحابان: ج ۲، ص ۲۱۹؛ مناقب ابن مغازی: ج ۲۳، ص ۳۶؛ مناقب خوارزمی: ص ۱۳۳، ج ۱۵۰۔

زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا فرمائی پھر سوال فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں ہر مومن کے نفس پر ان سے زیادہ حقدار و اولی ہوں سب نے کہا بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ مومنین کے نفسوں پر حاکم اور اولیٰ بالتصرف ہیں، تو آنحضرت ﷺ نے علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: یا علیؑ شبہ جس کا میں مولا و حاکم ہوں اس کے یہ (علیؑ) مولا و حاکم ہیں۔ (۱)

حدیث: ۸۴۔ أخبرنا محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ النیسابوری و أحمد بن عثمان بن حکیم الأودی قالا: حدثنا عبد اللہ بن موسیٰ قال: أخبرني هانئ بن أيوب، عن طلحة الأيامي قال: حدثنا عمير بن سعد: أنه سمع عليًا وهو يُشَدُّ في الرحبة من سمع رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولا فعلي مولا))، فقام بضعة عشر فشهدوا.

(۱) غدیر کے روز پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قول تین حالت سے خارج نہیں ہے یا تو آپ نے فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں" یا یہ فرمایا کہ "جس کا ولی میں ہوں علیؑ اس کے ولی ہیں" یا دونوں باتیں ارشاد فرمائی ہیں اگر آپ نے یہ فرمایا ہے کہ جس کا ولی میں ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں" تو اس صورت میں حالات و قرآن کو مد نظر رکھتے ہوئے (کہ جہاں پر آنحضرت نے خود غدیر کے دن لوگوں سے اپنے اولیٰ بالتصرف ہونے کی خبر ان کی جان و مال پر ان سے زیادہ تصرف کا حق رکھنے کا اقرار لیا اس کے بعد فرمایا: "جس کا ولی میں ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں" خاص کر بہت سی حدیثوں میں بعد از وفات کی قید بھی موجود ہے) تو اس امر میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ ولی سے مراد پیشوا ولی اور ولایت و سرپرستی ہے۔ لیکن اگر دونوں لفظ یعنی "ولی و مولیٰ" فرمایا تو مسئلہ کچھ اور زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور اگر صرف "لفظ مولیٰ" یعنی (جس کا میں مولیٰ ہوں اس کے علیؑ مولیٰ ہیں) فرمایا تو اس صورت میں بھی جو لوگ میدان غدیر میں حاضر تھے انھوں نے بھی لفظ مولیٰ سے ولی ہی سمجھا لہذا نقل معنی کیا ہے یعنی مولیٰ کے معنی ولی ہیں جس سے مراد حاکم، سرپرست، امام اور رہبر ہیں "فقور فرمائیں"

حدیث: ۸۳۔ تعجم اوسط: ج ۳، ص ۱۳۳، ج ۲۲۷۵: تعجم صغیر طبرانی: ج ۱، ص ۶۲: حلیہ الاولیاء: ج ۱، ص ۲۵

عمیرہ بن سعد سے منقول ہے کہ اس نے حضرت علیؑ سے سنا ہے جب کہ وہ صحن مسجد میں لوگوں سے قسم دے کر پوچھ رہے تھے۔ کہ کس کس نے آنحضرت کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ بھی مولا ہیں تو تقریباً دس لوگوں نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت ﷺ سے سنا ہے۔

حدیث: ۸۵۔ أخبرنا محمد بن المشنى قال: حدثنا محمد بن جعفر غنڈون قال: حدثنا شعبة، عن أبي اسحاق قال: سمعت سعيد بن وهب قال: لما ناشدهم علي قام خمسة (أو ستة) من أصحاب النبي (ص) فشهدوا أن رسول الله (ص) قال: ((من كنت مولا فعلي مولا))،

سعيد بن وهب نقل کرتے ہیں کہ جب امام علیؑ نے حدیث من كنت مولاہ کے بارے میں لوگوں سے قسم دے کر دریافت کیا تو پانچ یا چھ اصحاب پیغمبر نے کھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے یہ حدیث آنحضرت ﷺ سے سنی ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ مولا ہیں۔

ص ۲۶: مناقب ابن مغازی: ص ۲۶، ج ۳۸: اخبار اصحابان: ج ۱، ص ۱۳۲، رقم: ۹۲: امالی طوسی: ص ۲۷۲، ج ۵۰۹: ص ۳۳۳، ج ۶۷۲: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۳-۱۳، ج ۵۱۱-۵۱۳: تہذیب الکمال: ج ۲۲، ص ۳۹۷-۳۹۸: البدایہ والنہایہ: ج ۵، ص ۲۱۱.

حدیث: ۸۵۔ مسند احمد: ج ۵، ص ۳۶۶، ج ۶۳۲، ص ۳۷۰، ج ۶۷۰: فضائل احمد: ص ۹۶، ج ۱۳۳: النسب الاشراف: ج ۱، ص ۶۶، ج ۱۷۳: کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۱، ج ۲۵۳: مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۴۲۸، ج ۵۶۷: مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۲، ج ۱۹۰: اکنی و الاسماء: ج ۲، ص ۸۸: تعجم کبیر طبرانی: ج ۵، ص ۱۷۵، ج ۳۹۹۶-۳۹۹۷، ص ۳۹۷، ج ۱۹۱، ج ۵۰۵۸: تعجم اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۵۷۶، ج ۱۹۸۷: زین الفتی: ج ۱، ص ۱۳-۱۳، ج ۱۱۲: اخبار اصحابان: ج ۲، ص ۲۲۷: تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۲۳۶: امالی طوسی: ص ۲۵۵، ج ۳۵۹: مناقب خوارزمی: ص ۱۵۶، ج ۱۸۵: اسد الغابہ: ج ۱، ص ۳۶۸، ج ۳۰۷، ج ۳۰۷: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۸-۱۲، ج ۵۰۶-۵۱۰ و ص ۱۸، ج ۵۱۵، ص ۲۰، ج ۵۲۰، ص ۲۳، ج ۵۲۳: فرائد السطین: ج ۱، ص ۶۹، ج ۳۶.

حدیث: ۸۶۔ أخبرنا علي بن محمد بن علي [قاضی المصيبة] قال: حدثنا خلف [بن تمیم] قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق قال: حدثني سعيد بن وهب أنه قام ممًا يليه ستة، وقال زيد بن يثيع: وقام ممًا يليني ستة، فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولاها فإن عليًا مولاها)).

ابو اسحاق ناقل ہیں کہ سعد بن وہب اور زید بن یثیع نے مجھ سے بتایا کہ جو لوگ میرے پاس سے گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے ان کی تعداد چھ تھی ان لوگوں نے گواہی دی کہ ہم نے رسول اسلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا مولا و حاکم میں ہوں اس کے علی بھی مولا و حاکم ہیں۔

حدیث: ۸۷۔ أخبرنا أبو داؤد [سليمان بن سيف الحرواني] قال: حدثنا عمران بن أبان قال: حدثنا شريك [بن عبد الله] قال: حدثنا أبو اسحاق، عن زيد بن يثيع قال: سمعت علي بن أبي طالب يقول على منبر الكوفة: اني منشد الله رجلاً (ولا أنشد الا أصحاب محمد (ص)) [من] سمع رسول الله (ص) يقول يوم غدیر خم: ((من كنت مولاها، اللهم وال من والاه و عاد من عاداه)).

فقام ستة من جانب المنبر و ستة من الجانب الآخر فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول ذلك. قال شريك: فقلت لأبي اسحاق: هل سمعت البراء بن عازب يحدث بهذا عن رسول الله (ص)؟ قال: نعم.

حدیث: ۸۶۔ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۳۹، ج ۹۲۳، ص ۳۵۲، ج ۹۳۵، مناقب خوارزمی: ص ۱۱۵۶، ج ۱۸۵، البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۶۰۔

حدیث: ۸۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۱۰۶، ج ۳۲۱، ص ۳۲۰، مستدرک احمد: ج ۳، ص ۱۳۸۱، ج ۹۵۰، فضائل احمد: ص ۱۱۱، ج ۱۶۳، فرائد السمطين: ج ۱، ص ۶۵، ج ۳۱، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۳، ج ۱۱۶، کتاب السنۃ: ص ۵۹۲-۵۹۳، ج ۱۳۶۳، ص ۱۳۷، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۵۸-۳۵۹، ج ۳۲۰، ج ۸۳۳، ص ۸۳۵، ج ۳۴۱، ص ۹۲۶-۹۲۷، اکنی واللقاب: ج ۱، ص ۱۶۰، البدایہ والنہایہ: ج ۱، ص ۱۴۵، مناقب خوارزمی: ص ۵۰، ج ۱۸۳، ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۵۲، ج ۵۳۸، ص ۵۲-۵۳، ج ۵۵۳۔

زید بن یثیع نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام علی علیہ السلام کو مسجد کوفہ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ تم میں سے کس کس نے غدیر خم کے میدان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں خداوند! جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اسے تو دوست رکھ اور جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ یہ سن کر چھ آدمی منبر کے ایک جانب سے اور چھ آدمی دوسری جانب سے کھڑے ہوئے اور گواہی دی کہ ہم نے یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس پر شریک نے کہا کہ میں نے ابو اسحاق سے دریافت کیا کہ کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث براء بن عازب سے بھی سنی ہے تو ابو اسحاق نے کہا: ہاں۔

علیؑ کے بعد ہر مومن کے ولی

حدیث: ۸۸۔ أخبرنا قتیبہ بن سعید قال: حدثني جعفر (يعني ابن سليمان)، عن يزيد [الرشك]، عن مطرف بن عبد الله، عن عمران بن حصين قال: بعث رسول الله (ص) جيشاً فاستعمل عليهم علي بن أبي طالب، فمضى في السرية فأصاب جارية فأنكروا عليه، وتعاقدوا أربعة من أصحاب رسول الله (ص) إذا لقينا رسول الله (ص) أخبرنا ه بما صنع، وكان المسلمون إذا رجعوا من السفر بدءوا برسول الله (ص) فسلموا عليه ثم انصرفوا إلى رحالهم، فلما قدمت السرية سلموا على النبي (ص) فقام أحد الأربعة فقال: يا رسول الله (ص) ألم تر الذي علي بن أبي طالب صنع كذا وكذا؟ فأعرض عنه رسول الله (ص) ثم قام (يعني الثاني) فقال مثل ذلك، ثم قام الثالث فقال مثل مقالته، ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا، فأقبل مثل رسول الله (ص) والغضب [يبصر] في وجهه فقال: ((ما تريدون من علي؟! إن علياً مني وأنا منه، وهو ولي كل مؤمن من بعدي)).

حدیث: ۸۸۔ ابوالی عبد الرزاق: ص ۷۸، ج ۱۰۹: مستطیعی: ص ۱۱۱، ج ۸۲۹: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۷۵، ج ۳۲۱۱۳: مستدرک احمد: ج ۴، ص ۳۳۷، ج ۱: فضائل احمد: ص ۱۰۴، ج ۱۵۷ و ص ۱۳۳، ج ۱۸۲: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۲، ج ۳۷۱۳: کتاب النبی: ص ۵۵۰، ج ۱۱۸۷: سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۳۵، ج ۸۱۳۶: مستدرک ابیانی: ج ۱، ص ۶۲، ج ۱۱۹: مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۳۹-۳۵۰، ج ۳۵۱ و ۳۵۳ و ص ۳۹۰، ج ۳۹۷: کامل ابن عدی: ج ۲، ص ۱۳۵: معجم کبیر طبرانی: ج ۱۸، ص ۱۲۸، ج ۲۶۵: ۱: ۳، ص ۱۱۰: اعلیٰ: ۱۱ و لیاہ: ۱، ج ۶، ص ۳۹۴: مناقب خوارزمی: ص ۱۵۳، ج ۱۸۰.

حدیث: ۹۰ أخبرنا العباس بن محمد الدوري قال: حدثنا يحيى بن أبي بكير قال: حدثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن أبي عبد الله الجدلي قال: دخلت على أم سلمة فقالت: أيسر رسول الله (ص) فيكم؟ قلت: سبحان الله (أو: معاذ الله) قالت: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((من سب علياً فقد سبني)).

ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ میں ام المؤمنین ام سلمہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: کہ کیا تم میں سے کوئی رسول خدا ﷺ کو برا بھلا کہہ سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا سبحان اللہ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس نے علیؑ کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا“

حدیث: ۹۱ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى الكوفي قال: حدثنا جعفر بن عون، عن شقيق بن أبي عبد الله قال: حدثنا أبو بكر بن خالد بن عرفة قال: رأيت سعد بن مالك بالمدينة فقال: ذكرو لي [أي] أنكم نسبتون علياً؟ قلت: قد فعلنا. قلت: لعلك سبته؟ قال: معاذ الله، لا تسبه فان وضع المنشار على مفرق علي أن أسب علياً ما سبته بعد ما سمعت رسول الله (ص) ما سمعت.

حدیث: ۹۰۔ مصنف ابن ابی حنیفہ: ج ۲، ص ۳۷۴، ح ۳۲۱۰۳؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۲۳، ح: فضائل احمد: ص ۹۰، ح ۱۱۳۳؛ أنساب الاشراف: ص ۹۱، ح ۲۱۹؛ مسند ابو یعلیٰ: ج ۱۲، ص ۳۳۳، ح ۷۰۱۳؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۳، ص ۳۲۲، ح ۷۳۷؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۶، ص ۳۸۹، ح ۵۸۲۸؛ معجم صغیر طبرانی: ج ۲، ص ۲۱؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۴۱؛ تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۰۱؛ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۰۱۔

حدیث: ۹۱۔ مصنف ابن ابی حنیفہ: ج ۶، ص ۳۷۵، ح ۳۲۱۱؛ مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۱۱۳، ح ۷۷۷۷؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۵۳۸، ح ۱۰۵۷؛ عقدا الفرید: ج ۵، ص ۱۱۳؛ ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۷۱، ح ۱۱۰۳؛ تہذیب الکمال: ج ۱۲، ص ۵۵۵، ح ۲۷۸۔

ابوبکر بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے سعد ابن مالک سے مدینہ منورہ میں ملاقات کی تو سعد نے مجھ سے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ حضرت علیؑ کو برا بھلا کہتے ہو، میں نے کہا بیشک ہم نے ایسا کیا ہے، میں نے کہا شاید تم بھی ان کو برا بھلا کہتے ہو سعد نے کہا معاذ اللہ۔

اس کے بعد سعد نے کہا ان کو برامت کہنا، اگر میرے سر پر تلوار رکھ کر مجھ سے کہا جائے کہ علیؑ کو برا کہو تو بھی میں آنحضرت ﷺ کی ان حدیثوں کے سننے کے بعد حضرت علیؑ کو برا بھلا نہیں کہہ سکتا۔

علی سے محبت خدا سے محبت، علی سے دشمنی خدا سے دشمنی

حدیث: ۹۲-۹۳ أخبرني هارون بن عبد الله [البغدادي الحمال] قال: حدثنا مصعب بن المقدم قال: حدثنا فطر بن خليفة، عن أبي الطفيل. وأخبرنا أبو داؤد [سليمان بن سيف] قال: حدثنا محمد بن سليمان [بن أبي داؤد الحراني] قال: حدثنا فطر، عن أبي الطفيل عامر بن واثلة قال: جمع عليّ الناس في الرحبة فقال: أنشد بالله كلّ امرئ سمع من رسول الله يقول يوم غدیر خم ما سمع. فقام أناس فشهدوا أنّ رسول الله (ص) قال يوم غدیر خم: ((الستم تعلمون أنّي أولى بالمؤمنين من أنفسهم)). وهو قائم، ثم أخذ بيد عليّ فقال: ((من كنت مولاه فعليّ مولاه، اللهم وال من والاه، وعاد من عاداه)). قال أبو الطفيل: فخرجت وفي نفسي منه شيء فلقيت زيد بن أرقم فأخبرته فقال: وما تنكر؟ أنا سمعته من رسول الله (ص). واللفظ لأبي داؤد.

حدیث: ۹۲، ۹۳- مسند احمد: ج ۳، ص ۳۷۰، ح: فضائل احمد: ص ۶۸۲، ج ۲۸۹: کتاب السنّة: ص ۵۹۲، ج ۱۳۶۷، ۱۳۶۸: مسند بزاز: ج ۱، ص: ۲۵۲۳: مناقب کوفی: ص ۳۳۵، ج ۹۳۳ و ۹۳۳: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۵، ج ۶۹۳۱ و ص ۳۷۳-۳۷۲، ج ۸۳۶-۸۳۶: أمالی طوسی: ص ۲۵۵، ج ۳۵۹: اسد الغابۃ: ج ۵، ص ۲۷۵: زین الشقی: ج ۱، ص ۱۳، ج ۳ و ج ۲، ص ۲۶۷، ج ۲۷۵: ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۶، ج ۵۰۳: الاصل: ج ۲، ص ۱۵۹

سعد سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو بلاشبہ میں تمہارا ولی و حاکم ہوں۔ سب نے کہا آپ سچ فرما رہے ہیں پھر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کے دست مبارک کو بلند کر کے فرمایا: یہ میرے ولی اور میرے فرائض کو انجام دینے والے ہیں خداوند اتو اسے دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو ان کو دشمن رکھے۔

حدیث: ۹۵۔ أخبرنا احمد بن عثمان [البصري] أبو الجوزاء قال: حدثنا ابن عثمة [وهو محمد بن خالد البصري] قال: حدثنا موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد، عن سعد قال: أخذ رسول الله (ص) بيد علي فخطب فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ((الستم تعلمون أتي أولي بكم من أنفسكم))؟ قالوا: نعم، صدقت يا رسول الله (ص). ثم أخذ بيد علي فرفعها فقال: ((من كنت وليه فهذا وليه، وإن الله بولي من والاه وبعادي من عاداه)).

سعد کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ایک خطبہ ارشاد فرمایا: اور حمد و ثنائے الہی کے بعد فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ میں تمہارے نفسوں پر تم سے زیادہ حاکم ہوں سب نے کہا: جی ہاں آپ سچ فرما رہے ہیں پھر حضرت علیؑ کا ہاتھ بلند کر کے فرمایا: جس کا ولی و مولا میں ہوں یہ (علیؑ بھی) اس کے مولا ہیں بیشک اللہ اس کو دوست رکھتا ہے جو انہیں دوست رکھے اور اس کو دشمن رکھتا ہے جو ان کو دشمن رکھے۔

حدیث: ۹۶۔ أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن يحيى [بن أبي عمير] قال: حدثنا يعقوب بن جعفر بن أبي كثير، عن مهاجر بن مسمار قال: أخبرني عائشة بنت سعد، عن سعد قال:

عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے لوگوں کو صحن مسجد میں جمع کر کے فرمایا: میں ہر اس شخص سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ سے کچھ سنا ہے بتائے کہ اس نے کیا سنا ہے؟ تو کچھ لوگوں نے گھڑے ہو کر گواہی دی کہ ہم نے غدیر کے دن رسول اسلام ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں مومنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ حاکم ہوں اس وقت آپ گھڑے ہوئے تھے آپ نے حضرت علیؑ کے دست مبارک کو پکڑ کر فرمایا: ”جس کا میں مولا ہوں، اس کے علیؑ مولا ہیں پروردگار اتو اس کو دوست رکھ جو ان کو دوست رکھے اور تو اس کو دشمن رکھ جو انہیں دشمن رکھے“

ابو طفیل کہتا ہے کہ میں باہر نکلا مگر میرے دل میں کچھ شک تھا میں نے زید بن ارقم سے ملاقات کی اور انہیں یہ خبر دی تو انہوں نے کہا کہ تم کس بات کا انکار کر رہے ہو میں نے (خود) آنحضرتؐ سے یہ حدیث سنی ہے۔

حدیث: ۹۳۔ أخبرني زكريا بن يحيى [المجستاني] قال: حدثني محمد بن عبد الرحيم قال: حدثنا ابراهيم [بن المنذر] قال: حدثنا معن [بن عيسى] قال: حدثني موسى بن يعقوب، عن المهاجر بن مسمار، عن عائشة بنت سعد و عامر بن سعد، عن سعد: أن رسول الله (ص) خطب الناس فقال: ((أنا بعد، أيها الناس فاني وليكم)). قالوا: صدقت. ثم أخذ بيد علي فرفعها ثم قال: ((هذا وليي والمؤذي عني، وال الله من والاه، و عاد من عاداه)).

حدیث: ۹۳۔ کتاب السنن: ص ۵۵۱، ج ۱۱۸۹: مناقب کوئی: ج ۱، ص ۴۴۳، ج ۳۳۷: ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۵۳، ج ۵۵۳: فرائد السعین: ج ۱، ص ۷۰، ج ۳۷: البدایہ والنہایہ: ج ۵، ص ۱۸۷ و ۱۸۸: مستدشاشی: ج ۱، ص ۱۶۵، ج ۱۰۶.

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ (ص) بِطَرِيقِ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَيْهَا فَلَمَّا بَلَغَ غَدِيرِ حَمٍ وَقَفَ النَّاسُ ثُمَّ رَدَّ مِنْ مَضَى وَلِحَقِّهِ مِنْ تَخَلُّفٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ بَلَغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ.

قال: ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُهَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ وَلِيِّكُمْ؟)) قَالُوا: ((اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) ثَلَاثًا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَأَقَامَهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلِيًّا فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللَّهُمَّ وَالِ مِنْ وَالِيهِ وَدَعَا مِنْ عَادَاهُ)).

سعد سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اسلام ﷺ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کی طرف واپس جا رہے تھے جب غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو لوگوں کو ٹھہرنے کا حکم دیا جو آگے بڑھ گئے تھے انھیں پیچھے بلوایا اور جو پیچھے رہ گئے تھے انھیں ملحق ہونے کا حکم دیا۔ جب سب کے سب یکجا جمع ہو گئے تو فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے اللہ کے احکام کو تم لوگوں تک پہنچا دیا، سب نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد آپ نے تین مرتبہ فرمایا: خداوند! تو اس بات پر گواہ رہنا پھر فرمایا: اے لوگو! بتاؤ تمہارا ولی و حاکم کون ہے؟ سب نے جواب دیا خدا اور اس کا رسول ہمارا ولی ہے دوبارہ آپ نے یہی سوال فرمایا: لوگوں نے یہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ آپ نے یہی سوال کیا اور سب نے یہی جواب دیا یہ سن کر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا: جس کا ولی و حاکم اللہ اور اس کا رسول ہے یہ (علیؑ بھی) اس کے ولی و حاکم ہیں خداوند! جو ان کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھو اور جو انھیں دشمن رکھے تو بھی اسے دشمن رکھو۔

علیؑ سے محبت کی ترغیب

حدیث: ۹۷ اخیرنا اسحاق بن ابراہیم [ابن راہویہ] قال: أخبرنا النضر بن شميل قال: حدثنا عبد الجليل بن عطية قال: حدثنا عبد الله بن بريدة قال: حدثني أبي قال: لم يكن أحد من الناس أبغض إلي من علي أبي طالب، حتى أحببت رجلاً من قريش لا أحبته الا علي بغضاء علي، فبعث [النبي] (ص) [إذالك الرجل] علي عييل فصحبته، وما أصحبه الا علي بغضاء علي، فأصاب سيياً، فكتب إلي النبي (ص) أن يبعث اليه من يختمسه، فبعث الينا علياً، وفي السبي و صيفة من الفضل الصبي، فلما ختمسه صارت الوصيفة في الخمس، ثم ختمس فصار في أهل بيت النبي (ص)، ثم ختمس فصار في آل علي، فأتانا ورأسه يقطر، فقلنا: ما هذا؟ فقال: ألم تروا الوصيفة صارت في الخمس ثم صارت في أهل بيت النبي (ص) ثم صارت في آل علي؟

لوقعت عليها. فكتب و بعثني مصدقاً لكتابه الي النبي (ص) مصدقاً لما قال [في] علي، فجعلت أقرأ عليه و أقرأ و أقول صدق، فأمسك بيدي رسول الله (ص) و قال: ((أتبغض علياً؟)) فقلت: نعم. فقال: ((لا تبغضه وإن كنت تحبه فإزدده له حياً، فوالذي نفسي بيده لنصيب آل علي في الخمس

أفضل من وصيفة)). فما كان أحد بعد رسول الله (ص) أحب الي من علي قال
عبدالله بن بريدة: والله ما في الحديث بيني وبين النبي (ص) غير أبي

عبدالله بن بريدة کا بیان ہے کہ میرے باپ نے کہا کہ: میرے نزدیک حضرت
علیؑ سے زیادہ کوئی قابلِ نفرت نہیں تھا یہاں تک کہ میں قریش کے ایک شخص کو
صرف اس لئے چاہتا تھا کہ وہ بھی حضرت علیؑ کا دشمن تھا ایک مرتبہ رسول خداؐ نے
اس شخص کو امیر لشکر بنا کر بھیجا میں بھی چوں کہ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھتا تھا لہذا اس کے
ساتھ ہولیا۔ کچھ کنیریں اسیر ہوئیں تو آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عریضہ بھیجا
تاکہ وہ کسی کو خنس تقسیم کرنے کے لئے بھیجیں حضرت نے حضرت علیؑ کو بھیجا ان
اسیروں میں ایک خوبصورت جوان کنیر تھی حضرت علیؑ نے جب خنس نکالا تو وہ کنیر
خنس کا حصہ قرار پائی۔

جب دوبارہ خنس کے حصے کئے تو وہ کنیر اہلبیت کے حصہ میں آئی پھر خنس نکالا گیا تو
آل علیؑ کے حصہ میں آئی اس کے بعد جب حضرت علیؑ ہمارے پاس تشریف
لائے تو ان کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اس پر ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ آپ
نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ وہ خوبصورت کنیر پہلے اہلبیت کا اس کے
بعد آل علیؑ کا حصہ قرار پائی لہذا اسے اپنے تصرف میں لے آیا۔

پس امیر لشکر نے ایک خط رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں لکھا اور مجھے اس
خط کی تصدیق اور گواہی کے لئے بھیجا جو کچھ اس نے حضرت علیؑ کے بارے میں
لکھا تھا میں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر خط پڑھنا شروع کیا۔ خط پڑھتا جاتا
تھا اور کہتا جاتا تھا کہ یہ بات صحیح ہے۔

اس پر آنحضرت ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم علیؑ سے دشمنی رکھتے ہو؟
میں نے کہا جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: علیؑ سے بغض نہ کرو اور اگر محبت کرتے ہو تو اس محبت میں
اضافہ کرو قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آل علیؑ کا حصہ خنس
میں اس خوبصورت لونڈی سے کہیں افضل و بہتر ہے اس حدیث کو سننے کے بعد میرے
دل میں آنحضرتؐ کے بعد حضرت علیؑ ہی کی محبت سب سے زیادہ تھی۔

عبدالله بن بريدة کا بیان ہے کہ خدا کی قسم اس حدیث میں میرے اور آنحضرتؐ
کے درمیان میرے بابا کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔

حدیث: ۹۸ أخبرنا الحسين بن حريث [المروزي] قال: حدثنا الفضل بن
موسى، عن الأعمش، عن أبي اسحاق، عن سعيد بن وهب قال:

قال عليّ في الرحبة: أنشد بالله من سمع رسول الله (ص) يوم غدیر خم
يقول: ((إِنَّ اللَّهَ وَلِيُّنَا وَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَهُ فِهَذَا وَلِيُّهُ وَاللَّهُمَّ وَالِ مِنْ
وَالَاهِ وَدَعَا مِنْ عَادَاهِ وَ النَّصْرَ مِنْ نَصْرِهِ)). قَالَ: فَقَالَ سَعِيدٌ: قَامَ إِلَيَّ جَنَابِي
سَعْدٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ شَيْبَةَ: قَامَ عِنْدِي سَعْدٌ.

وقال عمرو ذو مِرَّة: ((أَحَبُّ مِنْ أَحِبِّهِ وَأَبْغَضُ مِنْ أَبْغَضِهِ...)) وَسَاقَ
الْحَدِيثَ: رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو ذِي مِرَّة: أَحَبُّ...:

سعيد بن وهب کہتے ہیں حضرت علیؑ نے صحن مسجد میں لوگوں کو قسم دے کر
پوچھا کہ بتاؤ تم میں سے کس شخص نے رسول اکرم ﷺ کو غدیر کے دن یہ فرماتے

حدیث: ۹۷۔ مند احمد: ج ۵، ص ۳۵۰، ح ۱؛ فضائل احمد: ص ۲۲۳، ج ۲، ص ۳۰۲؛ مستدریابی: ص ۱۳۲،

۳۰۹، مشکل الآثار لمطواری: ج ۳، ص ۱۱۰ (باب ۶۷)، ج ۳۱۵،

ہوئے سنا ہے کہ ”بیشک اللہ میرا ولی و حاکم ہے اور میں صاحبان ایمان کا ولی و حاکم ہوں اور جس کا میں ولی و حاکم ہوں اس کے یہ (علیؑ) ولی و حاکم ہیں خداوند تو اس کو دوست رکھ جو اس کو دوست رکھے، اور تو اس کو دشمن رکھ جو اس کو دشمن رکھے اور اس کی مدد فرما جو اس کی مدد کرے“

سعید نے کہا کہ میرے پہلو سے چھ آدمی اور زید بن شیح نے کہا میرے نزدیک سے چھ آدمی کھڑے ہوئے (اور انھوں نے گواہی دی) اور عمرو ذومر نے یوں نقل کیا ہے: خدایا جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے نفرت کرے تو بھی اس سے نفرت کر...

حدیث: ۹۹: أخبرنا علي بن محمد بن علي قال: حدثنا خلف بن تميم قال: حدثنا اسرايل قال: حدثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مر قال: حدثنا أبو اسحاق، عن عمرو ذي مر قال: شهدت علياً بالرجة ينشد أصحاب محمد (ص): أياكم سمع رسول الله (ص) يقول يوم غد يرحم ما قال؟ فقام أناس فشهدوا أنهم سمعوا رسول الله (ص) يقول: ((من كنت مولاه فإني علياً مولاه، اللهم وال من والاه و عاد من عاداه، و أحب من أحبته و أبغض من أبغضه، و انصر من نصره)).

عمرو ذومر نے کہا: کہ میں نے امام علیؑ کو صحن مسجد میں اصحاب پیغمبر ﷺ کو قسم دے کر پوچھتے ہوئے دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کون ہے جس نے غدیر خم کے دن آنحضرتؐ کے ارشاد گرامی کو سنا ہے تو کچھ لوگ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ و حاکم ہوں بلاشبہ علیؑ اس کے مولا و حاکم ہیں خداوند جو اس

کو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اسے دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ اور جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ اور جو اس کی مدد کرے تو بھی اس کی مدد فرما۔

حدیث: ۹۸: ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۸، ج ۵۲۹.

حدیث: ۹۹: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۶۲، ج ۹۵۱: فضائل احمد: ص ۹۷، ج ۱۳۳: مسند بزاز: ج ۱، ص ۷۸۶: مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۶۷، ج ۸۳۳، ص ۳۸۳، ج ۸۳۷، ص ۳۲۹، ج ۹۱۱، ص ۳۳۳، ص ۳۵۲، ص ۳۵۱، ج ۹۳۳، ص ۹۳۳، ج ۹۳۳، ص ۵۵، ج ۱۹۲، ص ۵۰۵، ج ۱۹۲، ص ۳۲۷، ج ۳۶۸، ج ۳۶۸، ص ۶۸، ج ۳۳، ص ۳۳، البدایہ و النہایہ: ج ۷، ص ۳۶۰، کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۵۸، ج ۳۶۲، ص ۳۶۲.

مومن اور منافق کی پہچان

حدیث: ۱۰۰: أخبرنا [أبو كريب] محمد بن العلاء [الكوفي] قال: حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن عدي بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علي قال: ((والذي فلق الحبة و برأ النسمة [أنه] لعهد النبي الأمي (ص) الي [ان] لا يحثي الا مؤمن ولا يفضي الا منافق)).

زر بن حبیش سے روایت ہے: حضرت علی عليه السلام نے فرمایا: اس کی قسم جس نے دانے کو شکافتہ کیا اور ہر ذمی روح کو وجود بخشا مجھ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے کہ مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی مجھ سے بغض و عداوت رکھے گا [۱]

حدیث: ۱۰۱: أخبرنا واصل بن عبد الأعلى [الكوفي] قال: حدثنا وكيع، عن الأعمش، عن عدي بن ثابت، عن زر بن حبیش، عن علي قال: ((عهد الهي النبي (ص) أن لا يحثي الا مؤمن ولا يفضي الا منافق)).

حدیث: ۱۰۰- مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث ۳۲۰۵۵: صحیح مسلم: ج ۱، ص ۸۶ (باب ۳۳)، ج ۱۳۱، سنن ابن ماجہ ج ۱، ص ۱۱۳، کتاب النکاح: ص ۵۸۳، ج ۱۳۲۵، سنن الکبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۲۷، ج ۸۱۵۳، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۷۶، ج ۶۹۲۳، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۷۹، ج ۹۷، ترجمہ الامام علی علیہ السلام من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۵، ج ۶۸۹ و ۶۹۰.

[۱] اس حدیث نیز اس کے علاوہ اور بھی بہت سے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی عليه السلام کی محبت ایمان کی پہچان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی نفاق کی علامت ہے۔

رز بن حمیش نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ مجھ سے سوائے مومن کے کوئی اور محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے کوئی بغض و نفرت نہ کرے گا۔

حدیث: ۱۰۲۔ أخبرنا يوسف بن عيسى قال: أخبرنا الفضل بن موسى قال: أخبرنا الأعمش، عن عدي، عن زر قال: قال علي: ((إنه لعهد النبي الأمي (ص) التي أنه لا يحبك الا مؤمن ولا يبغضك الا منافق)).

رز بن حمیش کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ (اے علی) تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی دشمنی و بغض رکھے گا۔

علی رضی اللہ عنہ کی مثال

حدیث: ۱۰۳۔ أخبرنا [أبو جعفر] محمد بن عبد الله بن المبارك [المصحرمي] قال: حدثنا يحيى بن معين قال: حدثنا [عمر بن عبد الرحمن] أبو حفص الاتبار، عن الحكيم بن عبد الملك، عن الحارث بن حصيرة، عن أبي صادق، عن ربيعة بن ناجد، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((يا علي، فيك مثل من عيسى ابغضته يهود حتى بهتوا الله، وأحبته النصارى حتى أنزلوه بالمنزل الذي ليس به)).

ریحہ بن ناجد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی تمہاری مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے ان سے یہودیوں نے دشمنی کی تو اس حد تک کہ ان کی ماں پر تہمت لگا دی اور نصاریٰ نے محبت کی تو اس مرتبہ تک پہنچا دیا جو ان کے لئے سزاوار نہ تھا۔

حدیث: ۱۰۳۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱ ص ۳۱۸، مسند احمد: ج ۲، ص ۳۶۸، ۳۶۹، ج ۱۳۷۶۔ ج ۱۳۷۷، فضائل احمد: ج ۹۹، ص ۱۳۷، ج ۲۰۹، ص ۷۱۳، ج ۳۳۳، ۳۳۴، زهد احمد: ج ۳۰۹، ص ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، تاریخ کبیر بخاری: ج ۳، ص ۲۸۱، ج ۹۶۶، تفسیر فرات کوئی: ص ۳۰۳۔ ج ۳۰۶، ص ۵۳۳۔ ج ۵۳۴، کتاب السنن: ج ۳، ص ۳۷۰، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۰۶، ج ۵۳۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۳۳۰، ج ۹۵۱، امالی طوسی: ج ۳۳۳، ص ۷۰۹، انساب الاشراف: ج ۳۳، ص ۸۲، مناقب ابن مغازلی: ج ۱، ص ۱۰۳۔

حدیث: ۱۰۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۶۸، حدیث: ۳۲۰۵۵، مسند احمد: ج ۲، ص ۱۳۶، ج ۴۳۱، ص ۳۱۶، ج ۱۰۶۲، فضائل احمد: ج ۳۵، ص ۷۱، صحیح مسلم: ج ۱، ص ۸۶، ج ۱۳۱، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۲، ج ۱۳۳، کتاب السنن: ج ۵۸۳، ج ۱۳۲۵، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۶۹، ج ۹۶۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۵۳۵، ج ۱۱۷۵۳، کنز الفوائد: ج ۲، ص ۸۳، مناقب ابن مغازلی: ج ۱، ص ۱۹۳، ج ۲۲۸، ص ۱۹۵، ج ۲۳۱۔

حدیث: ۱۰۲۔ مسند حمیدی: ج ۱، ص ۳۱، ج ۵۸، مسند احمد: ج ۲، ص ۶۳۲، ج ۷۱، فضائل احمد: ج ۵۶، ج ۸۳، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۳۲، ج ۱۱۳، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۳۳، ج ۳۷۳، سنن کبریٰ نسائی: ج ۶، ص ۵۳۳، ج ۱۷۷۳، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۸۲، ج ۹۸۲، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۱، ج ۲۹۱، ص ۳۳۷، ج ۳۳۵، امالی الطوسی: ج ۳، ص ۲۵۸، ج ۲۶۵، ترجمہ الامام علی رضی اللہ عنہ من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۹۰، ۱۹۱، ج ۲۸۲، ۲۸۳، ص ۶۸۳، ۱۹۵، ۱۹۹، ج ۶۹۱، ص ۷۰۰، مناقب ابن مغازلی: ج ۱، ص ۱۹۰، ۱۹۱، ج ۲۲۵، ۲۲۶، ص ۱۹۳، ۱۹۴، ج ۲۲۹، ۲۳۰، مناقب خوارزمی: ج ۳، ص ۳۳۶، ج ۳۳۶۔

رسول اللہ ﷺ سے علیؑ کی قربت و محبت

حدیث: ۱۰۳۔ أخبرنا اسماعیل بن معبود [البصري] قال: حدثنا خالد بن الحارث [عن شعبة، عن أبي اسحاق، عن العلاء] بن عرار قال: سألت رجلاً من عمر عن عثمان، قال: كان من الذين تولوا يوم النقي الجمعان فتأب الله عليه، ثم أصاب ذنباً فقتلوه، وسأله عن علي فقال: لا تسأل عنه إلا ترى قرب منزله من رسول الله (ص).

کسی شخص نے ابن عمر سے عثمان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز پیٹھ پھیر لی تھی (فرار کر گئے تھے) اور خدا نے ان کی توبہ قبول فرمائی لیکن جب وہ دوبارہ گناہ کے مرتکب ہوئے تو لوگوں نے انہیں قتل کر ڈالا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ان کے بارے میں کچھ جست پوچھو کیا رسول اللہ ﷺ سے ان کے گھر کی قربت کو نہیں دیکھ رہے ہو؟!۔

حدیث: ۱۰۳۔ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۳۲، ح ۲۰۴۰۸، فضائل احمد: ص ۹۰، ح ۱۳۳، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۲، ح ۵۱۱، بحکم اوسط طبرانی: ج ۲، ص ۹۷، ح ۱۱۸۸، ترجمہ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۸۷، ح ۳۲۸، تہذیب الکمال: ج ۲۲، ص ۵۲۸-۵۲۹، ح ۳۵۸۰، میزان الاحتمال: ج ۳، ص ۶۳-۶۵، ح ۵۶۱۰، القول المسدود: ص ۳۰۔

حدیث: ۱۰۵: أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدثنا حسين بن عياش قال: حدثنا هير [بن معاوية] عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت عبد الله بن عمر قلت: ألا تحدثني عن عليّ و عثمان؟ قال: أما عليّ فهذا بيته من رسول الله (ص) ولا أحدثك عنه بغيره، و أما عثمان فإنه أذن ب يوم أحد ذنباً عظيماً فعفا الله عنه، و أذن ب فيكم [ذنباً] صغيراً فقتلتموه.

علاء ابن عرار کا بیان ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن عمر سے دریافت کیا کہ کیا تم مجھے حضرت علی اور عثمان کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے؟

تو انھوں نے کہا کہ رہی حضرت علیؑ کی بات تو یہ ان کا گھر ہے جو آنحضرتؐ کے گھر سے ملا ہوا ہے اور اس کے علاوہ میں ان کے بارے میں تم سے کچھ نہیں بتا سکتا اور عثمان، تو سنو، انھوں نے جنگ احد کے دن بہت بڑا گناہ کیا مگر خدا نے انھیں بخش دیا پھر انھوں نے تمہارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے انھیں قتل کر ڈالا۔

حدیث: ۱۰۶: أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدثنا عبد الله بن موسى قال: حدثنا اسرا ئيل، عن أبي اسحاق، عن العلاء بن عرار قال: سألت ابن عمر وهو في مسجد رسول الله (ص) عن عليّ و عثمان؟ فقال: أما عليّ فلا تسألني عنه و أنظر الي منزله من رسول الله (ص) ليس في المسجد بيت غير بيته، و أما عثمان فإنه أذن ب عظيماً [تولّى] يوم التقى الجمعان فعفا الله عنه و عفر له، فاذن ب فيكم دون ذلك فقتلتموه.

علاء بن عرار کہتے ہیں: کہ عبد اللہ بن عمر مسجد نبوی میں بیٹھے تھے میں نے ان سے حضرت علی اور عثمان کے بارے میں پوچھا، تو بولے کہ حضرت علیؑ کے سلسلہ میں تو تم مجھ سے کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو آنحضرتؐ کے گھر کے قریب

دیکھو مسجد نبی ﷺ میں حضرت علی کے گھر کے علاوہ کسی اور کا گھر نہیں ہے اور عثمان تو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ (احد) کے روز انھوں نے بہت بڑا گناہ کیا (یعنی انھوں نے جنگ سے پیٹھ پھیر لی اور فرار کر گئے) مگر اللہ نے انھیں معاف کر دیا اور بخش دیا اور اس کے بعد تمہارے درمیان ایک چھوٹا سا گناہ کیا تو تم لوگوں نے ان کو قتل کر ڈالا۔

حدیث: ۱۰۷: أخبرنا اسماعيل بن يعقوب بن اسماعيل قال: حدثنا ابن موسى (وهو محمد بن أعين) قال: حدثنا أبي، عن عطاء بن السائب [عن سعد بن عبيدة] قال: جاء رجل الي ابن عمر فسأله عن عليّ؟ فقال: لا تسأل عن عليّ ولكن النظر الي بيته بيوت النبي (ص)، قال: فأنني أبغضه، قال: أبغضك الله.

سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر کے پاس آیا اور اس نے حضرت علی کے بارے میں پوچھا تو ابن عمر نے جواب دیا کہ مجھ سے حضرت علیؑ کے بارے میں کچھ مت پوچھو صرف ان کے گھر کو نبی ﷺ کے گھر سے ملا ہوا دیکھ لو اس شخص نے کہا کہ میں تو ان سے بغض رکھتا ہوں تو ابن عمر نے کہا خدا تجھ سے بغض رکھے۔

حدیث: ۱۰۷: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۳، ص ۳۶۸، ج ۳، ص ۳۲۰، ص ۳۲۱، ج ۶، ص ۳۲، تاریخ کبیر بخاری: ج ۵، ص ۲۳، انساب الاشراف: ص ۸، ج ۲، ص ۲۱۳، معجم کبیر طبرانی: ج ۱۲، ص ۳۱۷، ج ۱۳، ص ۱۳۴، شواهد الشریعہ: ج ۱، ص ۲۰، سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۹۲.

رسول خدا کے وارث

حدیث: ۱۰۸: أخبرني هلال بن العلاء بن هلال قال: حدثنا حسين (هو ابن عبيد الله) قال: حدثنا زهير بن معاوية قال: حدثنا أبو اسحاق قال: سألت عبد الرحمن بن خالد بن العباس قال: من أين ورث علي رسول الله (ص)؟ قال: إنّه كان أولنا به لحوقاً وأشدنا به لزوقاً.

ابو اسحاق سے مروی ہے کہ عبد الرحمن (ابن خالد) نے ابن عباس سے دریافت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کے وارث کس وجہ سے ہوئے ابن عباس نے کہا: بیشک حضرت علی ہی ہم سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے ملحق ہوئے اور ہم لوگوں میں سب سے زیادہ آنحضرت کے ساتھ ساتھ رہے۔

حدیث: ۱۰۹: أخبرنا هلال بن العلاء قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عبيد الله بن عمرو الرقي [عن زيد بن أبي أنيسة، عن أبي اسحاق: عن خالد بن قثم أنه قيل له: ما لعلي ورث رسول الله (ص) دون جدك وهو عمه؟ قال: إنّي

حدیث ۱۰۸: العلل والمعرفه: ج ۱، ص ۱۳۷: معجم کبیر طبرانی: ج ۱۹، ص ۴۰: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۵: تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۱۲، ج ۱۰۳۳-۱۰۳۵: طرائف ابن طاووس: ج ۱، ص ۲۸۴

علیاً کان اولنا به لحوفاً و أشدنا به لوصفاً.

ابو اسحاق سے روایت ہے کہ خالد بن حتم سے کسی نے کہا: تمہارے دادا (عباس) کے ہوتے ہوئے حضرت علیؑ کس طرح آنحضرت ﷺ کے وارث بن گئے جب کہ تمہارے دادا رسول اللہ کے چچا ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا: یقیناً حضرت علیؑ ہم لوگوں میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے ملحق ہوئے اور ہم میں سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ساتھ رہے۔

حضرت عائشہ کا اعتراض و اعتراف

حدیث: ۱۱۰ أخبرني عبدة بن عبد الرحيم [المروزي] قال: أخبرنا عمرو بن محمد قال: أخبرنا يونس بن أبي اسحاق، عن العيزار بن خريث، عن النعمان بن بشير قال:

استأذن أبو بكر على النبي (ص) فسمع صوت عائشة عالياً وهي تقول: والله لقد علمتُ أنّ علياً أحب اليك من أبي. فاهوى إليها أبو بكر ليلطمها وقال: يا ابنه فلانة أراك ترفعين صوتك على النبي (ص)؟ أفامسكه رسول الله (ص)؟ وخرج أبو بكر مغضباً.

فقال رسول الله (ص): ((يا عائشة كيف رأيتي أنفذتك من الرجل))؟ ثم استأذن أبو بكر بعد ذلك وقد اصططح رسول الله (ص) و عائشة فقال: ادخلاني في السلم كما أدخلتmani في الحرب؟ فقال رسول الله (ص): ((قد فعلنا)).

نعمان بن بشير سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو بکر نے رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی اتنے میں انہوں نے ام المومنین عائشہ کے زور زور سے بولنے کی آواز سنی کہ وہ کہہ رہی تھیں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ

حدیث: ۱۰۹- حدیث نمبر ۱۰۸ کے منابع نیز علی کی وراثت کے بارے میں حدیث نمبر: ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴

حضرت علیؑ کو میرے بابا سے زیادہ چاہتے ہیں یہ سنتے ہی ابو بکر ان کو طمانچہ لگانے کے لئے بڑھے اور کہنے لگے اے فلاں کی بیٹی یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم آنحضرتؐ پر اپنی آواز بلند کر رہی ہو، مگر آنحضرتؐ نے ابو بکرؓ کو روک دیا، وہ غصہ میں باہر چلے گئے اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ تم نے دیکھا کہ کس طرح میں نے تمہیں اس مرد (تمہارے باپ) سے نجات دی؟

جب آنحضرتؐ اور عائشہؓ میں صلح ہو چکی تو ابو بکرؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرتؐ نے ابو بکرؓ کو اندر آنے کی اجازت دی۔ ابو بکرؓ نے کہا جس طرح آپ لوگوں نے مجھے لڑائی میں شریک کیا تھا اسی طرح صلح میں بھی شریک کر لیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ہم تو صلح کر چکے۔ [۱]

حدیث: ۱۱۰۔ مسند احمد: ج ۳۰، ص ۳۳۱، ج ۱۸۳۹۳، ص ۳۷۲، ج ۱۸۳۲۱؛ فضائل صحابہ احمد: ص ۲۶، ج ۳۸؛ سنن ابی داؤد: ج ۴، ص ۳۰۰، ج ۳۹۹۹؛ سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۳۶۵، ج ۹۱۵۵؛ سنن بزار: ج ۸، ص ۲۲۳، ج ۳۲۷۵؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۱۹۳، مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۷۔

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت علیؑ ہیں اور اس بات کی گواہی بہت سے روایتیں (حدیثیں) ہیں جن میں سے کچھ ان حدیث سے قبل ذکر ہو چکی ہیں اور کچھ آنے والی ہیں۔

لہذا صحیح بخاری کی یہ روایت جو عمر و عاص سے منقول ہے کہ ”رسول خدا ﷺ کے نزدیک مردوں میں سب سے زیادہ محبوب عائشہ اور ان کے پسر ہیں“ غلط اور مردود ہے اس لئے کہ عمر و عاص اسلام قبول کرنے سے پہلے مشرکوں کا سردار اور آنحضرتؐ کا بہت بڑا دشمن تھا اور اسلام کے بعد منافقین کا سردار اور حضرت علیؑ کا سخت دشمن رہا ہے اور اس نے کینہ و حسد کی وجہ سے حدیث جعل کی ہے۔

حدیث: ۱۱۱۔ آخری محمد بن آدم [بن سلیمان الصیسی] اقال: حدیثنا یحییٰ بن عبد الملک بن حمید [بن ابی غنیة، عن ابیہ، عن ابی اسحاق الشیبانی، عن جمیع (وہو ابن عمیر) قال:

دخلت مع امی علی عائشة وانا غلام فذكرت لها علیاً فقالت: ما رأيت رجلاً أحب الی رسول الله (ص) منه، ولا امرأة أحب الی رسول الله (ص) من امراته.

جمیع بن عمیر کہتے ہیں: میں نو جوانی میں اپنی ماں کے ہمراہ عائشہؓ کے پاس گیا اور میں نے ان کی خدمت میں حضرت علیؑ کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: ”میں نے آنحضرتؐ کے نزدیک مردوں میں حضرت علیؑ سے اور عورتوں میں ان کی بیوی (حضرت فاطمہ زہراؑ) سے زیادہ کسی کو محبوب نہیں پایا۔

حدیث: ۱۱۲۔ آخری نا عمر و بن علی [البصری] اقال: حدیثنا عبد العزیز بن الخطاب (ثقة)

قال: حدیثنا محمد بن اسماعیل بن رجاء الزبیدی، عن ابی اسحاق الشیبانی، عن جمیع بن عمیر قال:

دخلت مع امی علی عائشة فسمعتها تسألها من وراء الحجاب عن علی؟ فقالت: تسألني عن رجل ما أعلم أحداً كان أحب الی رسول الله (ص) منه، ولا أحب الیه من امراته.

جمیع بن عمیر سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں اپنی ماں کے ہمراہ عائشہؓ کے پاس ملاقات کے لئے گیا میں نے پردے کے پیچھے سے اپنی ماں کو حضرت علیؑ کے

حدیث: ۱۱۱۔ مسند احمد: ج ۳۳، ص ۱۷۰، ج ۲۵۰۶؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۷۰۱، ج ۳۸۷۳؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۸، ص ۲۷۰، ج ۳۸۵۷؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۵۷۷، ج ۱۳۲، ص ۶۱۷، ج ۱۹۳، ص ۶۶۶، ج ۲۷۰، ص ۹۶۳، ج ۲۲۳، ص ۳۰۳، ج ۱۰۰۸، تاریخ جرجان: ص ۲۱۳، رقم ۳۲۹؛ استیعاب: ج ۳، ص ۱۸۹، شواہد المتقربیل: ج ۲، ص ۶۲، ج ۶۸۳، ابالی طوسی: ص ۲۳۹، ج ۳۰، ص ۳۳۱، مناقب خوارزمی: ص ۷۰، ج ۶۳، فرائد السمعیین: ج ۱، ص ۳۶۷، ج ۲۹۶

بارے میں ان سے دریافت کرتے ہوئے سنا انہوں نے جواب دیا کہ تم مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں پوچھ رہی ہو جن کے سوا حضور ﷺ کے نزدیک نہ میں نے کسی مرد کو محبوب دیکھا اور نہ ہی ان کی بیوی (حضرت فاطمہؑ) سے زیادہ آنحضرتؐ کی نظر میں کسی عورت کو محبوب پایا۔

حدیث: ۱۱۳ | أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا ابراهيم بن سعيد قال: حدثنا [أسود بن عامر] شاذان، عن جعفر [بن زياد] الأحمر، عن عبد الله بن عطاء، عن ابن بريدة قال: جاء رجل الى أبي فساله: أي الناس كان أحب الى رسول الله (ص)؟ فقال: كان أحب الناس الى رسول الله (ص) من النساء فاطمة ومن الرجال عليّ.

ابن بريدة ناقل ہیں کہ ایک شخص میرے بابا کے پاس آیا اور ان سے دریافت کیا کہ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کون سب سے زیادہ محبوب تھا تو آپ نے جواب دیا: مردوں میں حضرت علیؑ اور عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہؑ زہراء سلام اللہ علیہا محبوب تھیں۔

حضرت علیؑ کا مرتبہ

حدیث: ۱۱۴ | أخبرني محمد بن وهب قال: حدثنا محمد بن سلمة قال: حدثني أبو عبد الرحيم [خالد بن أبي يزيد] قال: حدثني زيد (وهو ابن أبي أيسه) عن الحارث [بن أبي زرعة بن عمرو جريو، عن عبد الله بن نجی: سمع عليًا يقول: ((كنت أدخل على نبي الله (ص) فان كان يصلي سبّ فدخلت، وان لم يكن يصلي أذن لي فدخلت)).

عبداللہ بن نجی کہتے ہیں کہ میں نے امام علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب میں حضور کی خدمت میں جاتا تھا، اگر آپ ﷺ نماز میں مشغول ہوتے تو ذکر تسبیح کو بلند آواز سے کہتے تھے اور میں گھر میں داخل ہو جاتا تھا اور اگر نماز نہ پڑھ رہے ہوتے تو اجازت دے دیتے تھے اور میں داخل ہو جاتا تھا۔

حدیث: ۱۱۵ | أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن عبيد [بن حساب البصري] وأبو كامل [فضيل بن حسين] قالوا: حدثنا عبد الواحد بن زياد قال: حدثنا عمارة بن القعقاع، عن الحارث [يزيد] العكلي، عن أبي زرعة بن عمرو بن جريو، عن عبد الله بن نجی قال: قال عليّ:

حدیث: ۱۱۳ | تاریخ کبیر بخاری: ج ۶ ص ۵۰۱۔

حدیث: ۱۱۴ | شرح الاخبار: ج ۱ ص ۱۴۰، ج ۲ ص ۷۰؛ مسترشد طبری: ج ۳ ص ۳۳۹، ج ۱ ص ۱۳۶؛ مستدرک الحاکم: ج ۳ ص ۱۵۴۔

حدیث: ۱۱۳ | سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۹۸، ج ۳ ص ۳۸۶؛ مسند روایانی: ج ۲ ص ۲۶، ج ۳ ص ۳۱۶؛ مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۵۵؛ استیعاب: ج ۴ ص ۱۸۷؛ ترجمۃ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۴ ص ۶۲، ج ۲ ص ۶۳۹۔

((كانت لي ساعة من السحر أدخل فيها على رسول الله (ص) فان كان في صلواته سبح فكان ذلك اذنه لي، وان لم يكن في صلواته أذن لي)).

عبداللہ بن نجی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میرے لئے رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے سحر کے وقت ایک ساعت مقرر تھی جب میں پہنچتا تھا اور حضور نماز میں مشغول ہوتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے اور یہی کلمہ میرے لئے اجازت تھا اور اگر نماز میں نہ ہوتے تو خود ہی بلا لیا کرتے تھے۔

حدیث: ۱۱۶۔ أخبرني محمد بن قدامة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد عن المغيرة [بن مقسم] عن الحارث [بن يزيد] عن أبي زرعة بن عمرو قال: حدثنا عبد الله بن نجى، عن علي قال:

((كانت لي من رسول الله (ص) ساعة من السحر أتبه فيها، إذا أتبه استأذنت فان وجدته يصلي سبح فدخلت، وان وجدته فارغاً أذن لي)).

عبداللہ بن نجی سے نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میرے لئے رسول اسلام سے سحر میں ملاقات کا ایک وقت مقرر تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا حاضری کے وقت میں پہلے اجازت طلب کرتا تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اللہ کہتے تھے اور میں گھر میں داخل ہو جاتا تھا وگرنہ خود ہی بلا لیا کرتے تھے۔

حدیث: ۱۱۵۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۳، ح ۵۷۰؛ مسند داری: ج ۲، ص ۲۸۳، ح ۲۶۶۳؛ صحیح ابن خزيمة: ج ۲، ص ۵۳، ح ۹۰۳؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۱، ح ۱۸۹۹؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۳۷۔

حدیث: ۱۱۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵، ص ۲۲۲، ح ۲۵۶۶۷؛ صحیح ابن خزيمة: ج ۲، ص ۵۳، ح ۹۰۳؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۳۳، ح ۶۰۸؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۱۲۲۲۔ ج ۲، ص ۳۷۰؛ سنن نسائی: ج ۳، ص ۱۱۳؛ سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۳۳؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۰، ح ۱۸۹۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۳۷۔

حدیث: ۱۱۷۔ أخبرني محمد بن عبيد بن محمد قال: حدثنا [أبو بكر] ابن عباس، عن المغيرة، عن الحارث العكلي، عن ابن نجى قال:

قال علي: ((كان لي من النبي (ص) مدخلان: مدخل بالليل ومدخل بالنهار، فكنت إذا دخلت بالليل تمنح لي)).

ابن نجی سے نقل ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے میرے دو وقت تھے ایک وقت دن میں اور ایک وقت رات میں۔ جب میں شب میں جاتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کھنکار کر بلا لیتے تھے۔

حدیث: ۱۱۸۔ أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال: حدثنا أبو أسامة [حماد بن أسامة] قال: حدثني شرحبيل [يعني ابن مدرک الجمفي] قال: حدثني عبد الله بن نجى الحضرمي، عن أبيه (وكان صاحب مطهرة علي) قال: قال علي:

((كانت لي منزلة من رسول الله (ص) لم يكن لأحد من الخلق، فكنت أتبه كل سحر فأقول: السلام عليك يا نبي الله (ص)، فان تمنح الصرفت الي أهلي، والا دخلت عليه)).

حدیث: ۱۱۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵، ص ۲۲۲، ح ۲۵۶۶۷؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۲۸۳، ح ۲۶۶۳؛ صحیح ابن خزيمة: ج ۲، ص ۵۳، ح ۹۰۳؛ سنن ابن ماجہ: ج ۲، ص ۱۲۲۲۔ ج ۲، ص ۳۷۰؛ سنن نسائی: ج ۳، ص ۱۱۳؛ سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۳۳؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۰، ح ۱۸۹۸؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۳۷۔

حدیث: ۱۱۸۔ مسند احمد: ج ۲، ص ۱۳، ح ۵۷۰؛ مسند داری: ج ۲، ص ۲۸۳، ح ۲۶۶۳؛ صحیح ابن خزيمة: ج ۲، ص ۵۳، ح ۹۰۳؛ مشکل الآثار: ج ۲، ص ۲۱۱، ح ۱۸۹۹؛ سنن بیہقی: ج ۲، ص ۲۳۷۔

حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ رسول اکرم ﷺ کے نزدیک میری وہ منزلت ہے جو کائنات میں کسی کو نصیب نہیں ہے۔ میں ہر سحر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دیتا اور عرض کرتا تھا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو۔ پس اگر حضورؐ کھنکھار دیتے تھے تو میں واپس اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا ورنہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا تھا۔

حدیث: ۱۱۹۔ اخیرنا محمد بن بشار قال: حدثني أبو المساور [الفضل بن مساور] قال: حدثنا عوف [بن أبي جميلة] عن عبد الله بن عمرو بن هند الجملي قال: قال علي: ((كنت إذا سألت رسول الله (ص) أعطاني و إذا سكت أبداني)).

عمر بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ: اگر میں رسول اکرمؐ سے کچھ سوال کرتا تھا تو آپ ﷺ مجھے اس کا جواب مرحمت فرماتے اور اگر خاموش رہتا تو خود گفتگو کا آغاز فرماتے تھے۔

حدیث: ۱۲۰۔ اخیرنا محمد بن المثنیٰ قال: حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش، عن عمرو بن مرة، عن أبي البخري، عن علي قال: ((كنت إذا سألت أعطيت و إذا سكت أبديت)).

حدیث: ۱۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۶ ص ۳۲۰، سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۳۷، ج ۳ ص ۶۳۰، ج ۳ ص ۳۴۹؛ مراسیل ابن ابی حاتم: ص ۹۵، ج ۱۶۸؛ مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۲۵؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲ ص ۲۵۲، ج ۲ ص ۹۸۷؛ تہذیب الکمال: ج ۱۵ ص ۳۷۲، ج ۳ ص ۳۳۵؛ کنز العمال: ج ۱۳ ص ۱۲۰، ج ۲ ص ۶۳۸؛

حدیث: ۱۲۰۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۶ ص ۳۲۰؛ المعرفۃ والتاریخ: ج ۳ ص ۵۳۰؛ مناقب کوئی: ج ۲ ص ۳۶، ج ۲ ص ۳۵؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۱ ص ۶۸، ج ۲ ص ۳۸۲؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲ ص ۳۵۳، ج ۲ ص ۹۸۵؛

ابو البختری سے منقول ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ: اگر میں حضور ﷺ سے کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر میں خاموش رہتا تو آنحضرت ﷺ خود ابتدا کرتے (اور معارف کی تعلیم دیتے) تھے۔

حدیث: ۱۲۱۔ اخیرنا یوسف بن سعید قال: حدثنا حجاج [بن محمد الأعمور] عن [عبد الملك] ابن جريج قال: حدثنا أبو حرب [بن أبي الأسود]، عن أبي الأسود، و [حدثنا] رجل اخر عن زاذان، قال: قال علي: ((كنت والله إذا سألت أعطيت و إذا سكت أبديت)).

ابو الاسود اور زاذان کے ایک شخص سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: خدا کی قسم جب میں کچھ سوال کرتا تو مجھے عطا کیا جاتا تھا اور اگر خاموش رہتا تو حضورؐ کی طرف سے خود ہی شروعات ہوتی تھی۔

حدیث: ۱۲۱۔ مسند علیؑ ص ۲۵، ج ۱ ص ۱۸۰؛ طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۳۸۸؛ فضائل احمد: ص ۱۵۳، ج ۲ ص ۲۲۱؛ انساب الاشراف: ج ۱ ص ۱۳، ج ۲ ص ۲۶، ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۲ ص ۳۵۳، ج ۲ ص ۹۸۷؛

سوار دوش نبیؐ

حدیث: ۱۲۲ أخبرنا أحمد بن حنبل قال: حدثنا أسباط بن محمد عن
نعیم بن حکیم المدائنی قال: حدثنا أبو مریم قال:

قال علي: انطلقت مع رسول الله (ص) حتى أتينا الكعبة فصعد رسول
الله (ص) علي منكبني فنهضت به، فلما رأى رسول الله (ص) ضعفي قال
لي: ((اجلس)). فجلست، منزل نبي الله (ص) [وجلس لي]

لقال: ((اصعد علي منكبني)). فنهض بي رسول الله (ص) فأنه ليخيلني أنني
لو شئت لسلت أفق السماء فصعدت علي الكعبة وعلوها تمثال من صفر أو
نحاس فجعلت أعالجه لأزيله يميناً و شمالاً و قدماً و من بين يديه و من خلفه
حتى إذا استمكنت منه

قال نبي الله (ص): ((اقلده)). فقلدت به، فكسرت به، كما تكسر القوارير، ثم
نزلت فانطلقت أنا و رسول الله (ص) نستبق حتى تواريخنا بالبيوت خشية أن
يلقانا أحد من الناس.

ابو مریم سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: میں رسول اسلام ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا یہاں تک کہ ہم خانہ کعبہ پہنچے آنحضرت ﷺ میرے شانہ پر سوار ہوئے اور میں ان کو لے کر کھڑا ہو گیا لیکن جب آپ ﷺ نے میرا

ضعف محسوس فرمایا تو مجھے بٹھا کر اتر گئے اور خود بیٹھ کر مجھ سے فرمایا: تم میرے
کاندھے پر سوار ہو میں سوار ہوا اور حضور ﷺ مجھے لے کر کھڑے ہو گئے۔ میں
اپنے کو اتنا بلند محسوس کر رہا تھا کہ اگر چاہتا تو آسمان کے افق تک پہنچ جاتا میں خانہ کعبہ
کی چھت پر چڑھ گیا اس پر تانے اور پتیل کے بت تھے میں انھیں اٹھانے لگا تاکہ
خانہ کعبہ کو ہر جہت سے پاک و پاکیزہ کر دوں اور جب میں نے سب کو جمع کر لیا تو
آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ انھیں (نیچے) پھینک دو میں نے انھیں
پھینک دیا پھر میں نے انھیں اس طرح توڑ دیا جس طرح شیشہ کو چور چور کر دیا جاتا
ہے اس کے بعد میں نیچے اتر گیا پھر میں اور آنحضرت ﷺ جلدی جلدی آ کر گھر
میں داخل ہو گئے تاکہ لوگوں سے ملاقات نہ ہو اور وہ متوجہ نہ ہوں۔

حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے شوہر

حدیث: ۱۲۳ أخبرنا الحسين بن حريث قال: أخبرنا الفضل بن
موسى، عن الحسين بن واقد، عن عبد الله بن بريدة، عن أبيه قال: خطب أبو بكر
وعمر فاطمة فقال رسول الله (ص): ((الها صغيرة)). فخطبها علي فزوجها منه.

بریدہ سے روایت ہے کہ ابوبکر و عمر نے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے
ساتھ شادی کا پیغام دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ابھی وہ چھوٹی ہیں اس کے بعد
حضرت علیؑ نے پیغام دیا تو آنحضرت ﷺ نے ان سے آپ کی شادی کر دی۔

حدیث: ۱۲۳ أخبرنا اسماعيل بن مسعود قال: حدثنا حاتم بن وردان
قال: حدثنا أيوب السختياني، عن أبي يزيد المدني، عن أسماء بنت عميس
قالت: كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله (ص)، فلما أصبحنا جاء النبي (ص)
فضرب الباب ففتحت له أم أيمن الباب فقالت:

((يا أم أيمن، ادعي لي أخي)). قالت: هو أخوك و تنكحه! قال: ((نعم يا أم أيمن)).

حدیث: ۱۲۳ طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۱۹؛ فضائل احمد: ج ۱۱۸، ص ۱۵۳؛ سنن نسائی: ج ۶، ص ۶۲؛
مناقب کوئی: ج ۱، ص ۳۹۰، ج ۲۱۰؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۹۳، ج ۶۹۳، ص ۳۹۹،
ج ۶۹۸، ج ۶۹۹؛ مجمع کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۳، ج ۳۵؛ فضائل فاطمہ ابن شاپن: ص ۸۷، ج ۳۷؛
مصدر کاکم: ج ۲، ص ۱۶؛ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۶۳، ج ۶۹۱، ص ۶۹۱؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۳۵،
ج ۱۳۵؛ فراتد السمعین: ج ۱، ص ۲۳۹، ج ۱۹۳؛ كشف الاستار: ج ۲، ص ۱۲۸، ج ۲۳۰؛

حدیث: ۱۲۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۳۰۳، ج ۳۶۸۹۹، مسند احمد: ج ۲، ص ۷۳، ج ۲۳۳؛
تذیب الآثار طبری: ص ۲۳۶، ۲۳۷، ج ۳۱-۳۲؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۵۱، ج ۲۹۴؛ مناقب
کوئی: ج ۲، ص ۶۰۶، ج ۱۱۰۵؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۳۶۶؛ تاریخ بغداد: ج ۱۳، ص ۳۰۲،
ج ۲۸۲؛ موضح اوحام: ج ۲، ص ۳۳۳؛ مناقب ابن مغازی: ص ۲۰۲، ج ۲۳۰؛ اربعین خراسانی:
ص ۶۰، ج ۱۸؛ مناقب خوارزمی: ص ۷۱؛ کفایة الطالب: ص ۲۵۷؛ مناقب ابن شہر آشوب: ج ۱،
ص ۱۳۵؛ فراتد السمعین: ج ۱، ص ۲۳۹، ج ۱۹۳؛ كشف الاستار: ج ۲، ص ۱۲۸، ج ۲۳۰؛

وسمعن النساء صوت النبي (ص) فنجحين، قالت: واختبات أنا في ناحية، قالت: فجاء علي فدعاه رسول الله (ص) ونضح عليه من الماء ثم قال: ((ادعوا لي فاطمة))، فجاءت خرقفة من الحياء فقال لها: ((قد أنكحك أحب أهل بيتي))، ودعا لها ونضح عليها من الماء، فخرج رسول الله (ص) فرأى سواداً فقال: ((من هذا))؟ قلت: أسماء، قال: ((ابنة عميس))؟ قلت: نعم، قال: ((كنت في زفاف فاطمة بنت رسول الله (ص) تكرمينه))؟ قلت: نعم، قالت: فدعالي.

اسماء بنت عمیس سے منقول ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں عقد کی پہلی شب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں تھی صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور دق الباب کیا ام ایمن نے دروازہ کھولا آپ ﷺ نے ام ایمن سے فرمایا: کہ میرے بھائی (علی علیہ السلام) کو بلاؤ ام ایمن نے عرض کی کیا دامادی کے بعد بھی وہ آپ کے بھائی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اے ام ایمن۔ عورتوں نے آنحضرت ﷺ کی آواز سنی تو چھپ کر پردے میں چلی گئیں اور میں بھی ایک گوشہ میں بیٹھ گئی جب حضرت علی علیہ السلام آئے تو آنحضرت ﷺ نے آپ کے لئے دعا فرما کر ان کے اوپر پانی چھڑکا پھر فرمایا: فاطمہ کو بلاؤ شہزادی شرم و حیا میں ڈوبی ہوئی تشریف لائیں تو آنحضرت نے فرمایا: اے بیٹی میں نے تمہارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو میرے اہلیت میں میرا سب سے زیادہ محبوب ہے پھر آنحضرت نے شہزادی کے لئے دعا فرمائی اور ان پر بھی پانی چھڑک کر باہر نکلے تو ایک سایہ نظر آیا فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا میں ہوں اسماء، آنحضرت نے فرمایا: اسماء بنت عمیس؟ عرض کی تو ہاں آپ نے فرمایا: کیا تم رسول اسلام ﷺ کی بیٹی فاطمہ کے زفاف میں ان کی خدمت اور تعظیم و تکریم کے لئے آئی تھی میں بولی جی ہاں۔ یہ سن کر آنحضرت ﷺ

نے میرے لئے دعا فرمائی.

حدیث: ۱۲۵: أخبرنا زكريا بن يحيى قال: حدثنا محمد بن صدران قال: حدثنا سهيل بن خلاد العدي قال: حدثنا محمد بن سواء، عن سعيد بن أبي عروبة، عن أيوب السختياني، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: لما زوج رسول الله (ص) فاطمة من علي كان فيما أهدى معها سريراً مشروطاً ووسادة من آدم حشوها ليف، وقرية.

قال: وجاؤا ببطحاء الرمل فسطوه في البيت، وقال لعلي: ((إذا أتيت بها فلا تقربها حتى أتيك))، فجاء رسول الله (ص) فلدق الباب فخرجت إليه أم أيمن فقال لها: ((أنتم أحيي))؟

فقلت: وكيف يكون أخوك وقد زوجته ابتك؟ قال: ((فإنه أحيي))، قال: ثم أقبل [علی] الباب ورأى سواداً فقال: ((من هذا))؟ قالت: أسماء بنت عميس، فأقبل [علی] عليها فقال لها: ((جئت تكرمين ابنة رسول الله (ص))؟ قالت: نعم، فدعا لها وقال لها خيراً، ثم دخل رسول الله (ص).

قال: وكان اليهود يؤخذون الرجل عن امرته إذا دخل بها، قال: فدعا رسول الله (ص) بصور من ماء ففعل فيه وعود فيه، ثم دعا علياً فرش من ذالك الماء على وجهه و صدره و ذراعه، ثم دعا فاطمة فأقبلت تعثر في ثوبها حياءً من رسول الله (ص) ففعل بها مثل ذالك، ثم قال لها: ((أني والله ما ألوت أن أزوجك خيراً أهلي))، ثم قام فخرج.

ابن عباس فرماتے ہیں: کہ جب رسول اسلام ﷺ نے امام علی علیہ السلام اور شہزادی فاطمہ کا عقد کر دیا تو آنحضرت نے جہیز میں ایک چٹائی، ایک چمڑے کا تکیہ جس میں

حدیث: ۱۲۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۵، ص ۳۸۵، ج ۸۱، ص ۹۷؛ طبقات ابن سعد: ج ۸، ص ۲۳-۲۵؛ فضائل احمد: ص ۵۶۸؛ الذریۃ الطاہرۃ: ج ۹۶، ص ۸۸؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۱۳، ج ۶۸۲، ص ۲۸۳، ج ۲۱۶، ص ۶۸۳، ج ۲۱۸؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۷، و ۱۵۹؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۲۶۶، ج ۱۰، المطالب العالیہ: ج ۳، ص ۶۰، ج ۳۹۵، ص ۶۱، ج ۳۹۶، ص ۶۱.

کچھور کی چھال بھری ہوئی تھی اور ایک مشک عطاء فرمائی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ لوگوں نے گھر کے اندر ریت لا کر بچھا دی تھی (تا کہ بچھتی اور بلندی صحیح ہو جائے) پھر آنحضرتؐ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ جب تک میں نہ آ جاؤں تم فاطمہؑ کے پاس مت جانا، جب حضرت تشریف لائے اور ذوق الباب کیا تو ام ایمن دروازہ کھولنے کے لئے گئیں فرمایا: میرے بھائی (علیؑ) کہاں ہیں؟ ام ایمن نے عرض کی اب وہ آپ کے بھائی کیسے ہیں جب کہ آپ نے ان سے اپنا بیٹی کی شادی کر دی فرمایا: بیشک وہ میرے بھائی بھی ہیں پھر آگے بڑھے تو ایک سایہ دیکھ کر پوچھا یہ کون ہے؟ ام ایمن نے کہا یہ اسماء بنت عمیس ہیں آنحضرتؐ اسماء کی طرف مڑے اور پوچھا کیا تم رسول اسلام ﷺ کی بیٹی فاطمہؑ کی تعظیم و تکریم کے لئے آئی ہو کہاجی ہاں تو آپ نے ان کے لئے دعائے خیر کی اور گھر میں داخل ہو گئے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہودی مرد کو عورت کے پاس جانے سے روکتے تھے لیکن آنحضرتؐ نے پہلے پانی طلب فرمایا اور اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا اور سورا "قل اعوذ برب الناس" اور "قل اعوذ برب الفلق" پڑھ کر دم کیا۔

پھر امام علیؑ کو بلایا اور ان کے چہرہ، سینہ اور دونوں بازوؤں پر پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہؑ کو بلوایا آپ شرم و حیا سے اپنے لباس میں لرزتی ہوئی رسول اللہ کی خدمت میں پہنچیں حضورؐ نے ان کے اوپر بھی اسی طرح پانی چھڑکا پھر جناب فاطمہؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: خدا کی قسم میں نے تمہاری شادی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میرے اہلبیت میں جو سب سے اچھا تھا اس کے ساتھ تمہاری شادی کی ہے پھر اٹھ کر باہر چلے گئے۔

حدیث: ۱۲۵۔ حدیث نمبر ۱۲۳ کے منابع۔

حضرت علیؑ کی تین خصوصیتیں

حدیث: ۱۲۶۔ أخبرني عمران بن بكان بن راشد قال: حدثنا أحمد بن خالد قال: حدثنا محمد [بن اسحاق]، عن عبد الله بن أبي نجيح، عن أبيه: أن معاوية ذكر علي بن أبي طالب فقال سعد بن أبي وقاص: والله لأن تكون لي إحدى خللات الثلاث أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس: لأن يكون قال لي ما قال له حين رده من تبوك: ((أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي)) أحب إلي أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ولأن يكون قال لي ما قال في يوم خيبر: ((لأعطين الراية رجلاً يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله يفتح الله على يديه ليس بفرار)) أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس. ولأن أكون كنت صهره علي ابنته لي منها من الوالد ما له أحب إلي من أن يكون لي ما طلعت عليه الشمس.

ابوحنیفہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاویہ نے امام علیؑ کا کچھ ذکر کیا تو سعد بن ابوقحاص نے کہا، خدا کی قسم اگر ان کی تین فضیلتوں میں سے صرف ایک

میرے لئے ہوتی تو وہ مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

اے کاش غزوہ تبوک سے امام علیؑ کو واپس کرتے ہوئے رسول خدا ﷺ نے جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا تو یہ (فضیلت) میرے لئے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

جنت کی عورتوں کی سردار

حدیث: ۱۲۷: أخبرنا محمد بن بشار قال: حدثنا عبد الوهاب بن عبد المجيد قال: حدثنا محمد بن عمرو [الليثي] عن أبي سلمة، عن عائشة قالت: مرض رسول الله (ص) فساءت فاطمة فأكبت علي رسول الله (ص) فسارها فبكت، ثم أكبت عليه فسارها فضحكت، فلما توفي النبي (ص) سألتها فقالت: لئما أكبت عليه أخبرني أنه ميت من وجهه ذالك فبكيت، ثم أكبيت عليه فأخبرني أنني أسرع أهل بيتي [به] الحوقا وأني سيده نساء أهل الجنة إلا مريم بنت عمران، فرفعت رأسي فضحكت.

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جناب فاطمہؑ رسول اسلام ﷺ کے مرض الموت کے وقت تشریف لائیں اور آپ نے حضور ﷺ کے سینے پر اپنا منہ رکھ دیا تو آنحضرتؑ نے کچھ آہستہ سے فرمایا: یہ سنتے ہی آپ گریہ و زاری کرنے لگیں اس کے بعد جب دوبارہ آپ نے حضورؑ کے سینے پر منہ رکھا تو آنحضرتؑ نے ان سے کچھ راز کی بات کہا جسے سنتے ہی وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے آنحضرتؑ کی وفات کے بعد شہزادی سے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: کہ جب میں پہلی مرتبہ بابا کے سینہ سے لگی تو بابا نے مجھے اس درد و مرض کے ذریعہ اپنی وفات کی خبر دی اس پر میں رونے لگی پھر

اے کاش آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن جو امام علیؑ کے لئے کہا تھا وہ میرے لئے کہتے: کہ میں علم اس شخص کو دوں گا جو اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں خداوند عالم اس کے دونوں ہاتھوں پر فتح و کامیابی عطا کرے گا اور وہ فرار کرنے والا نہ ہوگا۔

اے کاش میں ان کا داماد ہوتا اور ان کی صاحبزادی سے جو بچے امام علیؑ کے لئے تھے میرے لئے ہوتے تو یہ بات میرے لئے دنیا کی ان تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتی جن پر آفتاب اپنی روشنی ڈالتا ہے۔

حدیث: ۱۲۶: فضائل احمد: ج ۱، ص ۱۳۸، ج ۲: ۲۱۵، کتاب السنن: ص ۵۸۷، ج ۱۳۳۳، ص ۵۹۳، ج ۱۳۸۲، مناقب کوئی ج ۲، ص ۵۲۸، ج ۱۰۵۸، البدایہ والنہایہ: ج ۷، ص ۳۵۳:

ابو ہریرہ نقل ہیں کہ رسول اسلام ﷺ ایک روز ہم لوگوں کے پاس نہ آئے تو عشاء کے وقت ہم میں سے کسی نے کہا اے رسول خدا ﷺ آج ہم لوگوں پر آپ کی زیارت نہ کرنا شاق گزرتا تو آپ نے فرمایا: آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی اللہ نے آج اسے اجازت دی اور وہ میری زیارت کے لئے آیا تھا اس نے مجھے یہ خوش خبری دی ہے کہ میری بیٹی فاطمہ میری امت کی عورتوں کی سردار ہے اور حسن و حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۳۱ اخیرنا احمد بن سلیمان قال: حدثنا أبو نعیم الفضل بن دکین قال: حدثنا زکریا بن ابی زائدة، عن فراس [بن یحییٰ، عن الشعبي، عن مسروق عن عائشة قالت أقبلت فاطمة [تمشی] كأن مشيتها مشية رسول الله (ص) فقال: ((مرحبا بابنتي))، ثم أجلسها عن يمينه أو عن شماله، ثم أسرَّ إليها حديثاً فبكت، فقلت لها: استخصك رسول الله (ص) بحدیثه و تبکیں؟ ثم إنه أسرَّ إليها حديثاً فضحكت، فقلت لها: ما رأيت كالیوم فرحاً أقرب من حزن، و سألتها عما قال؟ فقالت: ما كنت لأفشي سرَّ رسول الله (ص)، حتى إذا قبض سألتها فقالت: إنه أسرَّ إليّ فقال:

((إن جبرئیل كان يعارضني بالقرآن كل سنة مرة، وإنه عارضني به العام مرتين، ولا أراني إلا قد حضر اجلسي وإنك أوّل أهل بيتي لحاقاً بي و نعم السلف أنا لك)).

حدیث: ۱۳۰: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۸۱، ج ۳۲۱۶، ص ۳۹۱، ج ۳۲۲۱: مسند احمد: ج ۳۸، ص ۳۵۳، ج ۳۳۲۹: تاریخ کبیر بخاری: ج ۱، ص ۲۳۲، ج ۷۲۸، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۰، ج ۳۸۵۱: آحاد و مشائی: ج ۱۵، ص ۴۱۳، ج ۶۹۶۰: معجم کبیر طبرانی: ج ۳، ص ۳۶۰، ج ۳۶۰۹: آحاد و مشائی: ج ۲۲، ص ۳۰۲، ج ۳۰۳، ص ۱۰۰۵، ص ۱۰۰۶: مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۵۱، تاریخ بغداد: ج ۲، ص ۳۵۲، ج ۳۳۹۷، ص ۳۳۹، ص ۸۳، ج ۱۲۷: تہذیب الکمال: ج ۲، ص ۵۵۹۶، ج ۳۹۱، ص ۵۵۹۶.

قالت: فبکیت لذلک، ثم قال: ((أما ترضین أن تکونی سیدة نساء هذه الأئمة أو: نساء المؤمنین)). قالت: فضحکت.

ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک روز جناب فاطمہ حضور کی خدمت میں آئیں تو اس طرح چل رہی تھیں جیسے آنحضرت ﷺ چلتے ہیں حضور نے فرمایا: خوش آمدید اے میری بیٹی اس کے بعد آپ نے انھیں دائیں یا بائیں جانب بیٹھا کر کچھ آہستہ سے کہا یہ سنتے ہی شہزادی رونے لگیں میں نے شہزادی سے عرض کیا کہ آنحضرت ﷺ نے تو آپ سے کچھ راز کی بات کہی ہے اور آپ رورہی ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے کچھ اور راز کی بات کہی اس پر شہزادی ہنسنے لگیں تو میں نے شہزادی سے عرض کی کہ میں نے آج سے پہلے خوشی کو غم سے اس قدر قریب نہیں دیکھا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے آپ سے کیا کہا حضرت فاطمہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کروں گی.

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ سے پھر پوچھا تو آپ نے فرمایا: کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے یہ راز کہا

حدیث: ۱۳۱: طبقات کبریٰ ابن سعد: ج ۲، ص ۲۳۷، ج ۸، ص ۱۳۶، مسند ابن راہویہ: ج ۳، ص ۲۳۵، مسند احمد: ج ۱۳۳، ص ۹، ج ۲۶۳۱۳: صحیح بخاری: ج ۳، ص ۲۳۷، ج ۲۲۸، ج ۳۶۲۵: صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۵، ج ۲۳۵: سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۵۱۸، آحاد و مشائی: ج ۵، ص ۳۵۷، ج ۲۹۳۳: اوائل ابن ابی عاصم: ج ۳۲، ص ۷۶، سنن کبریٰ نسائی: ج ۵، ص ۹۶، مسند ابویعلیٰ: ج ۱۲، ص ۱۱۱، ج ۲۳۳، ص ۶۷، ج ۲۷۵، ج ۳۱۳، ص ۶۸۸، الذریعہ الطاہرہ: ج ۱، ص ۱۲۳، ج ۱۸۰: مشکل الآثار: ج ۱، ص ۱۳۵، ج ۹۷، مناقب کوفی: ج ۱، ص ۳۹۲، ج ۳۱۳، ج ۲، ص ۲۰۸، ج ۶۷: معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۱۸، ج ۱۰۳۲: امالی صدوق: ج ۱، ص ۶۹۲، ج ۹۲۸، دلائل بیہقی: ج ۶، ص ۳۶۳، امالی طوسی: ج ۳۳۳، ص ۶۶۹: حلیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۳۰.

تھا کہ مجھے جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے اور اس سال دوسرے دن سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری موت قریب ہے اور اے نبی تم میرے اہلیت میں سب سے پہلے مجھ سے ملنے والی ہو اور میں تمہارے لئے بہترین سلف ہوں اس لئے میں رونے لگی پھر آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی عورتوں یا مومنین کی سردار ہو یہ سنتے ہی میں ہنسنے لگی۔

حدیث: ۱۳۲ أخبرنا محمد بن معمر [البحرانی] قال: حدثنا أبو داؤد [الطيالسي] قال: حدثنا أبو عوانة، عن فراس، عن الشعبي، عن مسروق قال: أخبرني عائشة قالت: كنا عند رسول الله (ص) جميعاً ما نعدار من امرأة واحدة فجاءت فاطمة تمشي، ولا والله إن تخطى مشيتها [من] مشية رسول الله (ص) حتى انتهت إليه فقال: ((مرحاً بابنتي)). فاقعدھا عن يمينه أو يساره، ثم سارھا بشئ فبكت بكاءً شديداً، ثم سارھا بشئ فضحكت، فلما قام رسول الله (ص) قلت لها:

خصك رسول الله (ص) من بيننا بالسرار و أنت تبكين؟

أخبرني ما قال لك؟ قالت: ما كنت لأفشي على رسول الله (ص) سره، فلمّا توفى قلت لها: أسالك بالذي [لي] عليك من الحق ما الذي سارك به رسول الله (ص)؟ قالت: أما الآن فنعم، سارني أمّا مرته الأولى فقال: ((إن جبرئيل كان يعارضني بالقرآن في كل عام مرّة، وإنه عارضني به العام مرتين، ولا أرى الأجل إلا قد اقترب فاتقي الله واصبري)). [فبكت] ثم قال: ((يا فاطمة أما ترضين أنك سبلة نساء هذه الأمة أو نساء العالمين)). فضحكت.

مسروق سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم سب (بیبیاں) رسول خدا ﷺ کی خدمت میں تھے کہ جناب فاطمہؑ تشریف لائیں خدا قسم ان کے چلنے کا انداز ہو بہو حضور ﷺ کے انداز جیسا تھا، یہاں تک کہ آپ

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نبی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں جانب بیٹھایا پھر ان سے راز کی بات کہی تو شہزادی زور زور سے رونے لگیں آنحضرت نے پھر کچھ آہستہ سے کہا تو آپ ہنسنے لگیں جب آنحضرت ﷺ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے شہزادی سے کہا کہ حضور ﷺ نے تو ہمارے درمیان سے راز کی باتوں کے لئے آپ کا انتخاب کیا اور آپ رونے لگیں؟ مجھے بتائیے کہ حضور نے آپ سے کیا فرمایا تو انھوں نے فرمایا: کہ میں ایسی نہیں ہوں کہ رسول اسلام ﷺ کے راز کو فاش کر دوں۔

عائشہ کہتی ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد میں نے فاطمہؑ کو ان کے باپ کا واسطہ دے کر دریافت کیا کہ حضور ﷺ نے آپ سے کیا راز فرمایا تھا تو شہزادی نے فرمایا: اس وقت میں بتا سکتی ہوں پہلی مرتبہ مجھے یہ راز بتایا کہ جبرئیل امین ہر سال ایک مرتبہ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میری وفات قریب ہے پس تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا یہ سنتے ہی میں رونے لگی۔

اور دوسری مرتبہ فرمایا: اے فاطمہؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں (یا عالمین کی عورتوں) کی سردار ہو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

حدیث: ۱۳۲ مسند طحاوی، ج ۱، ص ۱۹۶، ح ۱۱۳۷۳؛ فضائل احمد، ج ۷، ص ۶۳، ح ۱۳۴۵؛ صحیح بخاری، ج ۸، ص ۷۹ (کتاب الاستسقاء، باب ۳۳) ح ۱؛ صحیح مسلم، ج ۴، ص ۱۹۰۳ (باب ۱۵)، ح ۲۴۵۰؛ آحاد وثنی: ج ۵، ص ۳۵۸، ح ۲۹۲۳؛ ج ۷، ص ۳۶۷، ح ۲۹۶۷؛ الذریۃ الطاہرۃ: ج ۱، ص ۱۳۲، ح ۱۷۹۔ مشکل الآثار: ج ۱، ص ۳۵، ح ۹۵-۹۶؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۴۱۵، ح ۱۰۲۳؛ اوس، ج ۱، ص ۱۰۳۳؛ فضائل فاطمہ ابن شایبہ: ج ۵، ص ۵۶، ح ۵۹، ج ۸؛ دلائل نبیگی: ج ۷، ص ۱۶۳؛ و ۱۶۷؛ طہیۃ الاولیاء: ج ۲، ص ۳۹۔

بضعۃ الرسول ﷺ

حدیث: ۱۳۳ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا الليث [بن سعد] عن [عبد الله بن عبيد الله] بن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) وهو على المنبر يقول: ((إن بني هشام بن المغيرة أسأذوني في أن ينكحوا ابنتهم علي بن أبي طالب، فلا آذن ثم لا آذن، إلا أن يريد ابن أبي طالب أن يطلق ابنتي وينكح ابنتهم، فإنما هي بضعة مني يربيني ما رابها و يؤذيني ما آذاها)).

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو منبر سے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے یہ اجازت طلب کر رہے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علیؑ سے کر دیں میں ہرگز ہرگز اس کی اجازت نہیں دوں گا مگر یہ کہ علیؑ میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کریں فاطمہؑ میرے جسم کا جزو ہے جس نے فاطمہؑ کا سکون چھینا اس نے میرا سکون چھینا اور

حدیث: ۱۳۳ صحیح بخاری: ج ۷، ص ۴۷، (کتاب النکاح) باب ۱۰۹ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۲، ج ۲۳۹۹: سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۶، ج ۲۰۷۱: سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۹۸، ج ۳۶۷: شرح

السنن لبقوی: ج ۱۳، ص ۱۵۹، ج ۳۹۵۸.

جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ [۱]

[۱] بنی امیہ جن کے دلوں میں خاندانِ عصمت و طہارت کے بارے میں بغض و حسد بھرا ہوا تھا اور وہ لوگ آنحضرت ﷺ کی قطعی حدیث کہ جو فضیلتِ فاطمہ زہرا [سلام اللہ علیہا] اور علی [علیہ السلام] کے بارے میں تھی "فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا نکلا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا" سے انکار نہیں کر سکتے تھے۔

لہذا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہ زہرا [سلام اللہ علیہا] پر ہونے والے دوسرے مظالم کو چھپانے کے لئے اس حدیث کو اس انداز سے ترتیب و جعل کیا کہ حضرت علی [علیہ السلام] نے بنی ہشام کی بیٹی سے شادی کا ارادہ کر کے فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کو اذیت دی (تھوڑا بائیس)۔

حدیث کے اس نکلے کے جعلی ہونے کی بہت سے دلیلیں موجود ہیں۔

۱۔ سور بن مخزوم دو نون حدیثوں کا راوی ہے اس کی پیدائش آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد کی ہے لہذا جب یہ حدیث گزری گئی تو اس کی عمر یقیناً چھ یا ساتھ برس کی تھی جب کہ وہ خود اس حدیث کے سننے کے وقت اپنے کو بالغ بتا رہا ہے۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر: ۱۳۷)

۲۔ فتح مکہ سے پہلے ابو جہل کی کوئی بیٹی مدینہ میں موجود نہ تھی۔

۳۔ سور کو بنی امیہ خاص کر معاویہ سے دلی لگاؤ تھا جیسا کہ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ وہ معاویہ کا نام سنتے ہی اس پر درود بھیجتا تھا۔

۴۔ اگر فرض محال شادی کی درخواست کا یہ حادثہ پیش بھی آیا ہوتا بھی شریعت میں حرام نہیں ہے چاہے کہ آنحضرت ﷺ غصہ ہو جائیں اور اس مباح کام کو برا اور حرام قرار دیں جب کہ آپ وہی الہی کے تابع ہیں۔

یا فرض اگر آپ کو یہ نام کا گوار بھی گزرا ہو پھر بھی آپ ﷺ کا غصہ میں آجانا اور لوگوں کے سامنے منبر پر جا کر اس طرح بیان کرنا آپ کی شان و منزلت نیز اخلاق کے منافی ہے لہذا اس طرح کی جعلی حدیثیں نہ صرف حضرت علی [علیہ السلام] کے خلاف ہیں بلکہ پہلے مرحلہ میں خود آنحضرت کے خلاف ہیں۔

۵۔ حدیث نمبر ۱۳۵ میں کوئی واقعہ ارادہ نکاح کا بیان نہیں کیا گیا ہے۔

۶۔ اس حدیث کے ساتھ حدیث نمبر ۸۰، ۹۰، ۹۵ کا مطالعہ کرنا چاہئے کیوں کہ اگر وہ حدیثیں صحیح ہیں تو یہ دونوں حدیثیں نمبر ۱۳۲، ۱۳۳ صحیح نہ ہوں گی۔

حدیث: ۱۳۳۔ أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يحيى بن آدم

قال: حدثنا بشر بن السري قال: حدثنا ليث بن سعد قال: سمعت ابن أبي مليكة

يقول: سمعت المسور بن مخرمة

يقول: سمعت رسول الله (ص) بمكة يخطف ثم قال: ((إن بني هشام

استاذنوني فإني أن ينكحوا ابنتهم علياً وإني لا آذن، إلا أن يرید ابن أبي طالب أن

يفارق ابنتي وأن ينكح ابنتهم)). ثم قال: ((إن فاطمة مضعة (أو: بضعة) مني

بذئبتني ما آذاها ويربيني ما رابها، وما كان له أن يجمع بين بنت عدو الله و بين

ابنة رسول الله (ص)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ کو مکہ میں خطبہ

کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا کہ بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ

اپنی بیٹی کی شادی حضرت علی [علیہ السلام] سے کر دیں میں تو یہ اجازت دے ہی نہیں سکتا مگر یہ

کہ علی [علیہ السلام] خود میری بیٹی کو چھوڑ کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں اور اس کے بعد

فرمایا فاطمہ میرے جسم کا نکلا ہے جس چیز سے فاطمہ کو اذیت ہو اس چیز سے مجھے

اذیت ہوتی ہے اور علی [علیہ السلام] کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اللہ کے دشمن کی بیٹی اور

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو ایک ساتھ رکھیں۔

ان تمام باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ متعدد حدیثوں میں جو حدیث قدر معین ہے وہ یہ کہ

آنحضرت نے فرمایا: "فاطمہ [سلام اللہ علیہا] میرا نکلا ہے جس نے اسے اذیت دی اس نے مجھے

اذیت دی، اور فاطمہ [سلام اللہ علیہا] کی ناراضگی خدا کی ناراضگی ہے"

حدیث ۱۳۳، مسند احمد: ج ۳، ص ۲۳۰، ج ۱۸۹۲۶، فضائل احمد: ج ۱، ص ۵۶، ج ۱۳۲۸، صحیح مسلم: ج ۴،

ص ۱۹۰۲، سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۵، ج ۲۰۷۱، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۲۳، ج ۱۹۹۸، آحاد

وہابی: ج ۵، ص ۳۶۱، ج ۲۹۵۵، معجم کبیر طبرانی: ج ۲۲، ص ۲۰۲، ج ۳۵۷۱،

حدیث: ۱۳۵ الحارث بن مسکین قراءۃ علیہ و أنا سمع، عن سفیان بن عیینة، عن عمرو [بن دینار]، عن ابن ابي ملیکة، عن المسور بن مخرمة: ان النبي (ص) قال: ((ان فاطمة مضغة مني، من اغضبها اغضبني)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: کہ بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

حدیث: ۱۳۶ اخیرنا محمد بن خالد خلی قال: حدثنا بشر بن شعيب [بن ابي حمزة الحمصي] عن ابيه، عن الزهري قال: أخبرني علي بن حسين ان المسور بن مخرمة أخبره ان رسول الله (ص) قال: ((ان فاطمة مضغة مني)).

مسور بن مخرمہ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث: ۱۳۷ اخیرني عبيد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد قال: حدثني عمي [يعقوب] قال: حدثنا ابي، عن الوليد بن كثير، عن محمد بن عمرو بن حلحلة انه حدثه: ان ابن شهاب [الزهري] حدثه: ان علي بن حسين حدثه: ان

حدیث ۱۳۵: صحیح بخاری: ج ۵، ص ۲۶ (باب مناقب قرابتہ رسول اللہ "ص" و صحیفہ فاطمہ "س") صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳، ج ۲۳۳۹، سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۶، ج ۲۰۷۰، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۱۹۸، ج ۳۸۶۷، آحاد و مشائی: ج ۵، ص ۳۶۱، ج ۲۹۵۳، سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۱۹۷، ج ۸۳۷۱، معجم کبیر طبرانی: ج ۲، ص ۳۰۳، ج ۱۰۱۱-۱۰۱۲: فضائل فاطمہ ابن شاپین: ص ۷۷، ج ۲۲-۲۱

حدیث ۱۳۶: مسند احمد: ج ۳۱، ص ۲۲۷، ج ۱۸۹۱۲-۱۸۹۱۱: فضائل احمد: ص ۷۵۶، ج ۱۱۳۳۹ صحیح بخاری: ج ۵، ص ۲۸ (باب ذکر اصحاب النبی "ص")، صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳، ج ۲۳۳۹، سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۳۳، ج ۱۹۹۹، معجم کبیر طبرانی: ج ۲، ص ۳۰۳، ج ۱۹، مسند شامین: ج ۳، ص ۱۶۳، فضائل فاطمہ ابن شاپین: ص ۷۶، ج ۲۳، سنن کبری بیہقی: ج ۷، ص ۳۰۸

المسور بن مخرمة قال: سمعت رسول الله (ص) يخطب على منبره هذا وانا يومئذ محتلم فقال: ((ان فاطمة مضغة مني)).

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں بالغ ہو چکا تھا، میں نے رسول خدا ﷺ کو منبر پر خطبہ کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔

حدیث ۱۳۷: صحیح الامام الرضا: ص ۳۵، ج ۲۲، معظم ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۳۹۱، ج ۳۲۲۶۳، مسند احمد: ج ۳۱، ص ۲۲۸، ج ۸۹۱۳، فضائل احمد: ص ۷۵۶، ج ۱۳۲۷، ص ۷۵۷، ج ۱۳۳۰، ص ۸۵۷، صحیح بخاری: ج ۳، ص ۱۱۰۱، صحیح مسلم: ج ۳، ص ۱۹۰۳-۱۹۰۴، سنن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۲۷-۲۲۸، ج ۲۰۷۰-۲۰۷۱، آحاد و مشائی: ج ۵، ص ۳۶۲، ج ۲۹۵۶-۲۹۵۹، سنن ترمذی: ج ۵، ص ۲۹۹، ج ۳۸۶۹، سنن کبری نسائی: ج ۵، ص ۱۹۷، ج ۸۳۷۲، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۲۰۰، ج ۲۲۷-۲۲۸، ص ۲۱۰، ج ۶۸۰، صحیح ابن حبان: ج ۵، ص ۳۰۸، ج ۶۹۵۸، مسند شامین: ج ۳، ص ۱۱۳، ج ۱۱۷۰، امامی صدوق: ج ۳، ص ۳۶۷، معانی الاخبار: ص ۱۰۷، ج ۳۰۳، ص ۱۱۷، امامی طوسی: ج ۳، ص ۱۵۸-۱۵۹، امامی مطیع: ص ۲۵۹ (مجلس الحادی و اثنا ثون) ج ۲، امامی طوسی: ص ۳۴۷، ج ۹۵۳

علیؑ کے بیٹے، رسول خدا کے فرزند

حدیث: ۱۳۸ اخیرنا احمد بن بکوار السحرانی قال: حدَّثنا محمد بن سلمة، عن [محمد] ابن اسحاق، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن محمد بن أسامة بن زيد، عن أبيه قال: قال رسول الله (ص) ((أما أنت يا عليّ فحنتي و أبو ولدي و أنت مني و أنا منك)).

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا کہ اے علیؑ تم میرے داماد اور میرے دونوں بیٹوں کے باپ ہو، تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

حدیث: ۱۳۹ اخیرنی القاسم بن زکریا بن دینار قال: حدَّثنا خالد بن مخلد قال: حدَّثني موسى (وهو ابن يعقوب الزمعي) عن عبد الله بن أبي بكر بن زيد بن المهاجر قال: أخبرني مسلم بن أبي سهل النبال قال: أخبرني حسن بن أسامة بن زيد بن حارثة قال: أخبرني أسامة بن زيد قال: طرقت رسول الله (ص) ليلة لبعض الحاجة، فخرج وهو مشتمل على شيء لا أدري ما هو، فلما فرغت

حدیث ۱۳۸: مسند احمد: ج ۳۶، ص ۱۱۱، ح ۴۱۷۷۷؛ مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۴۰۲، ح ۵۲۸؛ معجم کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۱۶۰؛ تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۶۲ رقم ۴۶۲۳؛ مناقب ابن مغازی: ص ۲۲۳، ۲۶۹؛ مناقب خوارزمی: ص ۶۵، ج ۳۶.

من حاجتي قلت: ما هذا لذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فأذ الحسن والحسين على وركيه، فقال: ((هذان إبنائي وابنا بنتي، اللهم إنك تعلم أنني أحبتهما فأحبتهما، اللهم إنك تعلم أنني أحبتهما فأحبتهما)).

اسامہ بن زید کا بیان ہے کہ میں ایک شب اپنی کسی ضرورت کی خاطر رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ کچھ لپیٹے ہوئے نکلے مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے جب میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کی کہ حضورؐ یہ کیا ہے جسے آپ لپیٹے ہوئے ہیں تو حضورؐ نے کپڑا ہٹا دیا میں نے دیکھا کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ آپ کی گود میں تشریف فرما ہیں اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے فرزند ہیں خدایا تو جانتا ہے کہ میں ان دونوں سے کیوں محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما آپؐ نے اس جملہ کو بار بار فرمایا۔

جوانان جنت کے سردار

حدیث: ۱۳۰ اخیرنا عمرو بن منصور قال: حدثنا أبو نعیم قال: حدثنا یزید بن مراد بنہ، عن عبد الرحمن بن أبي نعيم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا حسنؑ و حسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۳۱ اخیر بنی محمد بن إسماعيل بن إبراهيم قال: حدثنا أبو نعیم، عن سفیان (الشوري) عن یزید بن أبي زياد، عن ابن أبي نعيم، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة)).

حدیث: ۱۳۰ مسند احمد: ج ۱ ص ۳۱، ج ۱۰۹۹۹: فضائل احمد: ص ۷۷۹، ج ۱۳۸۳: معجم کبیر طبرانی: ج ۳ ص ۳۸، ج ۳۶۱: تاریخ صیہان: ج ۲ ص ۳۲۱، ج ۱۸۳۷: تاریخ بغداد: ج ۱۱ ص ۹۰، رقم ۵۷۷۸۔
حدیث: ۱۳۱ مسند احمد: ج ۱۸ ص ۱۳۸، ج ۱۱۵۹۳: فضائل احمد: ص ۷۷۹، ج ۱۳۶۰: معجم کبیر طبرانی: ج ۳ ص ۳۸، ج ۱۳۶۸: سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۵۶، ج ۳۷۶: مناقب کوئی: ج ۳ ص ۲۳۵، ج ۱۸۴: معجم کبیر طبرانی: ج ۳ ص ۳۹، ج ۳۱۴-۳۶۱۵: حلیۃ الاولیاء: ج ۵ ص ۷۱، تاریخ بغداد: ج ۹ ص ۲۳۱، رقم ۳۸۰۳۔

حدیث: ۱۳۹ ترجمہ الامام حسینؑ من طبقات ابن سعد: ج ۲۳، ج ۲۰۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۸۱، ج ۳۲۱۷۳، ج ۳۲۱۸۲-۳۲۱۸۳: مسند احمد: ج ۳۰ ص ۵۳۲، ج ۱۸۵۷۷۔
فضائل احمد: ص ۷۷۹، ج ۱۳۵۳: صحیح بخاری مع فتح الباری: ج ۷، (کتاب فضائل الصحابة) ص ۹۲، ج ۳۷۳۹: تاریخ کبیر بخاری: ج ۲ ص ۲۸۶، ج ۲۲۹۲: صحیح مسلم: ج ۳ ص ۱۸۸۳، ج ۲۳۲۲: سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۵۶، ج ۳۷۶۹: سنن کبیر نسائی: ج ۵ ص ۵۰، ج ۸۱۷: صحیح ابن حبان: ج ۱۵ ص ۳۱۶-۳۱۷، ج ۶۹۶۳-۶۹۶۴: مناقب کبیر طبرانی: ج ۳ ص ۳۱، ج ۲۵۸۲: کامل ابن عدی: ج ۲ ص ۲۸، حلیۃ الاولیاء: ج ۸ ص ۲۵۵۔
مناقب ابن مغازی: ج ۳ ص ۳۷۷، ج ۲۲۱۔

ابو نعیم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا
حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جو انان جنت کے سردار ہیں۔

حدیث: ۱۳۲ اخیرنا أحمد بن حرب قال: حدثنا [محمد بن لفضل، عن
یزید بن ابی زیاد]، عن عبد الرحمن بن أبی نعم، عن أبی سعید الخدری، عن
النبی (ص) قال: ((إن حسناً وحسیناً سیدا شباب أهل الجنة))، ما سئنی من ذالک.

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: بیشک حسن و
حسین جو انان جنت کے سردار ہیں، اور اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا ہے (یہ اشارہ
اس لئے ہے کہ بعد کی حدیث میں جناب عیسیٰ اور جناب یحییٰ کو مستثنیٰ کیا گیا ہے)۔

حدیث: ۱۳۳ اخیرنا یعقوب بن ابراهیم و محمد بن آدم، عن مروان بن
معاویة، عن الحكم بن عبد الرحمن (وهو ابن أبی نعم) عن أبیه، عن أبی سعید
قال: قال رسول الله (ص): ((الحسن والحسين سیدا شباب أهل الجنة إلا ابني
الخالة عیسی بن مریم و یحیی بن زکریا)).

ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے فرمایا حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام جو انان
جنت کے سردار ہیں، میرے دو خالہ زاد بھائیوں جناب عیسیٰ اور یحییٰ کے علاوہ کہ یہ
دونوں ان سے مستثنیٰ ہیں۔ [۱]

حدیث ۱۳۲: سنن ترمذی، ج ۵، ص ۶۵۶، ج ۶، ص ۶۸، مناقب کوئی، ج ۴، ص ۲۳۸، ج ۵، ص ۵۰۳۔
حدیث ۱۳۳: المعرفۃ والتاریخ، ج ۲، ص ۶۳۳، سنن کبریٰ نسائی، ج ۵، ص ۵۰، ج ۸، ص ۸۱۶۹، صحیح ابن حبان:
ج ۱۵، ص ۱۱۲، ج ۱۶، ص ۶۹۵۹، معجم کبیر طبرانی، ج ۳، ص ۳۸، ج ۴، ص ۲۶۱۰، مشکل الآثار، ج ۲، ص ۳۹۳، ج
۱۹۶۷، مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۱۶۶، حلیۃ الاولیاء، ج ۵، ص ۷۱، تاریخ بغداد، ج ۳، ص ۳۰۸، ج ۱، ص ۱۸۶۶۔

[۱] علمائے حدیث کے نزدیک اس حدیث کی سند ضعیف ہے اس لئے کہ اس سلسلہ کی بہت سی حدیثیں
حدیثیں موجود ہیں جن میں فقط "حسن و حسین علیہما السلام" جو انان جنت کے سردار ہیں "مستثنیٰ" ہے
صرف یہی ایک حدیث ہے جس میں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا کو ان سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے دو پھول

حدیث: ۱۳۴ اخیرنا محمد بن عبد الاعلیٰ قال: حدثنا خالد بن
الغارث قال: حدثنا أشعث [بن عبد الملك]، عن الحسن [البصري]، عن بعض
أصحاب رسول الله (ص) (قال: یعنی انس بن مالک) قال: دخلنا (وربما
قال: دخلت) علی رسول الله (ص) والحسن والحسين ینقلبان علی بطنه قال: و
یقول: ((ربحانتي من هذه لامة)).

انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم رسول اسلام ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے اور آنحضرت
فرما رہے تھے یہ دونوں اس امت میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

حدیث: ۱۳۵ اخیرنی ابراهیم بن یعقوب قال: حدثنا وهب بن جریر [بن
حازم] أن أباه حدثه قال: سمعت محمد بن عبد الله بن أبی یعقوب، عن
[عبد الرحمن] ابن أبی نعم قال:

حدیث ۱۳۴: کتاب سلیم، ج ۹، ص ۹۷، صحیفۃ الامام الرضا: ص ۲۵، ج ۲۳، تفسیر فرات کوئی، ج ۲۹۸،
ج ۳۰۳، کشف الاستار: ج ۳، ص ۲۲۵، معجم الطبرانی، ج ۳، ص ۱۸۵، ج ۳۹۹، عیون اخبار الرضا:
ج ۲، ص ۲۷، ج ۱۸، انالی صدوق، ج ۵، ص ۵۷، ج ۱۹، کامل الزیارات، ج ۲، ص ۶۲، ج ۱، ص ۹۸، ج ۱۸۲،

كنت عبد ابن عمر فأتاه رجل فسأله عن دم البعوض يكون في ثوبه، أیصلی به؟ فقال ابن عمر:

ممن أنت؟ قال: من أهل العراق. قال: من یعدرنی من هذا!!!!

یسألنی عن دم البعوض!! وقد قتلوا ابن رسول الله (ص)؟!

سمعت رسول الله (ص) یقول: ((هما ریحانتي من الدنيا)).

عبدالرحمن بن ابوعلم سے روایت ہے کہ میں عبداللہ ابن عمر کی خدمت میں تھا کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر ان سے دریافت کیا کہ اگر کسی کے لباس پر چمچر کا خون ہو تو کیا وہ نماز پڑھ سکتا ہے؟

انہوں نے پوچھا کہ تو کہاں کا رہنے والا ہے اس نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں انہوں نے فرمایا کون ہے جو اس شخص سے مجھے چمچر کا رادلاے؟ یہ مجھ سے چمچر کے خون کے بارے میں پوچھ رہا ہے جب کہ ان لوگوں نے رسول ﷺ کے بیٹے کو قتل کر ڈالا؟! میں نے خود رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دونوں یعنی حسن و حسین باغ دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔

سب سے زیادہ عزیز اور محبوب

حدیث: ۱۳۶: أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا [محمد بن يحيى] ابن أبي عمير قال: حدثنا سفیان [بن عیینة]، عن [عبدالله] ابن أبي نجيح، عن رجل قال: سمعت علياً على المنبر بالكوفة يقول: خطبت إلى رسول الله (ص) فاطمة ليزوجني، فقلت: يا رسول الله (ص) أنا أحب إليك أم هي؟ فقال: ((هي أحب إلي منك، و أنت أعز علي منها)).

عبداللہ ابن ابویحییٰ نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے منبر کوفہ پر حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اسلام ﷺ سے جناب فاطمہ کے ساتھ اپنی شادی کی درخواست کی تو انہوں نے میری شادی فاطمہ سے کر دی پھر میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ کے نزدیک میں زیادہ محبوب ہوں یا فاطمہ تو آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک فاطمہ سے زیادہ عزیز ہو۔

حدیث: ۱۳۶: سیرة ابن اسحاق: ص ۲۳۶: مسند حمیدی: ج ۱ ص ۲۲، ج ۳۸: طبقات ابن سعد: ج ۸ ص ۲۰، مسند احمد: ج ۲ ص ۳۱، ج ۶۰۳: فضائل احمد: ص ۱۳۳، ج ۱۹۸: سنن سعید بن منصور: ج ۱ ص ۱۶، ج ۶۰۰: آمادوسنی: ج ۵ ص ۳۶، ج ۳۱۵: مناقب کوئی: ج ۲ ص ۱۸۵، ج ۶۵۹ ص ۲۱۲، ج ۶۸۱: مجمع طهرانی: ج ۱۱ ص ۵۵، ج ۱۱۰۶۳: فضائل فاطمہ ابن شایبہ: ص ۸۳، ج ۳۲، ص ۳۲

حدیث: ۱۳۵: دوسرے منابع میں: مسند طحاوی: ص ۲۶۰، ج ۱۹۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۸۲، ج ۳۲۱۸: مسند احمد: ج ۹ ص ۳۰۲، ج ۵۵۶۸: فضائل احمد: ص ۷۸۱، ج ۱۳۹۰: مجمع طهرانی: ج ۵ ص ۳۳، ج ۳۵۳: ادب مفرد: ص ۳۸، باب ۳۵، ج ۸۵، سنن ترمذی: ج ۵ ص ۶۵، ج ۳۷۷: مسند ابی یعلیٰ ج ۱ ص ۱۰۶، ج ۵۷۳۹: صحیح ابن حبان: ج ۱۵ ص ۳۲۵، ج ۲۶۹: ابی صدوق: ص ۲۰۷، ج ۲۲۸: ابی تمیسیہ: ج ۱ ص ۶۱، ج ۸۶.

حضرت علیؑ کے لئے دعا

حدیث: ۱۴۷ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدثنا علي بن ثابت قال: حدثنا منصور بن أبي الأسود، عن يزيد بن أبي زياد، عن سليمان بن عبد الله بن الحارث [بن نوفل]، عن جده، عن علي قال: مرضت فعادني رسول الله (ص) فدخل عليّ و أنا مضطجع، فاتكأ إلى جنبي ثم سبحاني بثوبه، فلما راني قد هدئت قام إلى المسجد يصلي، فلما قضى صلاته جاء لرفع الثوب عني و قال: ((قم يا علي، فقد برئت)).

فقسمت كأنما لم أشتك شيئاً قبل ذلك فقال: ((ما سألت ربّي شيئاً في صلاحي إلا أعطاني، وما سألت لنفسي شيئاً إلا وقد سألت لك)).

جدہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ میں ایک مرتبہ مریض ہوا رسول اکرمؐ میری عیادت کے لئے تشریف لائے میں درد سے پریشان تھا وہ میرے پہلو سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور اپنا کپڑا مجھے اڑھا دیا پھر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ مجھے کچھ آرام مل گیا ہے تو اٹھے اور نماز پڑھنے مسجد تشریف لے گئے جب نماز ادا کر چکے تو دوبارہ آئے اور آ کر میرے اوپر سے کپڑا ہٹا دیا اور فرمایا: اے علیؑ اٹھو تم اچھے ہو گئے یہ سنتے ہی میں اس طرح کھڑا ہوا جیسے اس سے پہلے بیمار ہی نہ تھا اس کے

حدیث: ۱۵۰۔ أخبرنا محمد بن المثنی، عن أبي داؤد [الطرابلسي] قال: حدثنا شعبة قال: أخبرني فضيل [بن ميسرة] أبو معاذ، عن الشعبي، عن علي قال: لما رجعت إلى النبي (ص) قال لي كلمة ما أحب أن لي بها الدنيا.

ہو جائے گی۔ (نور کریں)

(۲)۔ خاندان رسالت، امیر المؤمنین علیہ السلام اور آنحضرت کی تہذیب کے خلاف ہے کہ وہ اپنے پرہیزگار خاص کر وہ بچا جس نے انھیں پالا، کفار سے بچایا غار میں اپنی اولاد کو آپ کی جگہ پر سلایا ہو، اس کے احسان کو فراموش کر کے اس کا غموض غلط انظفوں سے ویں اور وہ بھی مرنے کے بعد؟ جب کہ آنحضرت کبھی کفار سے بھی اس طرح محتاط نہ ہوئے۔

(۳)۔ جب جناب مومنی کی حفاظت کرنے والا مومن آل فرعون ہو سکتا ہے تو کیا غیر مومنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت و پرورش کرنے والا مومن قریش نہیں ہو سکتا؟

(۴)۔ جب کفر و ایمان کا اس قدر خیال تھا تو آنحضرت نے نکل ایمان، اہل ایمان کے ولی، جن کی محبت ایمان کی نشانی اور دشمنی نفاق کی علامت تھی یعنی (حضرت علی علیہ السلام) کو ان کے کفن و دفن کے لئے کیوں بھیجا؟

(۵)۔ مشرکین قریش کے بڑے بڑے لوگوں کا ابوطالب کے جنازہ کو دفن نہ کرنا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ تھے اور کفار اس طاقتور بھی تھے اور ہر مذہب و ملت میں اس کام (کفن و دفن) کو اہمیت دی جاتی ہے، اس بات کی روشن دلیل ہے کہ ان کے عقیدہ میں فرق تھا اور آپ کا عقیدہ مشرکین قریش کے خلاف تھا اور نہ وہ لوگ حضرت علی علیہ السلام کو منع کر کے خود ہی جناب ابوطالب کو دفن کرتے۔

ورایت کے اعتبار سے:

(۱)۔ یہ حدیث فقط تاجیہ بن کعب سے مروی ہے اور مسند احمد کے محقق نے اس کی سند کو تاجیہ بن کعب کے سبب ضعیف قرار دیا ہے۔ (خصائص نسائی، ص ۲۰۶)

(۲)۔ یہ حدیث دوسری ایسی متواتر حدیثوں کے خلاف ہے جو ابوطالب کے ایمان پر دلالت کرتی ہیں۔

(۳)۔ یہ قول (ابوطالب کا کافر ہونا) بنی مروان اور بنی عباس کے زمانہ میں عام ہوا ہے تاکہ غلو یوں کو ضرور بنایا جاسکے حتیٰ یہ بات معاویہ کے زمانہ میں بھی نہیں تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ معاویہ ہر جہت سے امام علی علیہ السلام کی شخصیت مجروح کرتا تھا اور مجروح کرنے کی کوشش کرتا تھا مگر کبھی بھی حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پدربزرگوار (جناب ابوطالب) کی طرف کفر کی نسبت نہیں دی اگر یہ

شعی سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب میں (اپنے بابا کو دفن کر کے) واپس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی بات بتائی جس کے مقابلہ میں پوری دنیا میرے لئے بیچ ہے۔

حدیث: ۱۵۱۔ أخبرنا محمد بن یحیی بن أيوب بن إبراهيم قال: حدثنا هشام بن مغلد [بن إبراهيم] قال: حدثنا عمي أيوب بن إبراهيم قال محمد بن يحيى: وهو جدِّي) عن إبراهيم [بن ميمون] الصائغ، عن أبي اسحاق الهمداني، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى:

أن علياً خرج علينا في حرٍّ شديدٍ و عليه ثياب الشتاء، و خرج علينا في الشتاء و عليه ثياب الصيف، ثم دعا بماء فشرب، ثم مسح العرق عن وجهه. فلما رجع إلى أبيه قال: يا أبا عبد الله ما صنع أمير المؤمنين؟ خرج إلينا في الشتاء و عليه ثياب الصيف، و خرج علينا في الصيف و عليه ثياب الشتاء! فقال: أبو ليلى: هبل فطنت؟ و أخذ بيد ابنه عبد الرحمن فأتى علياً فقال له: الذي صنع؟ فقال له: علي

حدیث ثابت ہوتی تو معاویہ ضرور اس کا سہارا لیتا اور اس کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو زیادہ سے زیادہ مجروح کرنے کی کوشش کرتا۔

(۲)۔ اسامہ بن زید نے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرت کی خدمت میں پہنچ کر جناب ابوطالب کے انتقال کی خبر دی تو آنحضرت نے فرمایا: جاؤ اور جا کر انھیں غسل و کفن دو اور جب تک میرے پاس نہ آ لینا کوئی اور کام انجام مت دینا (حضرت علی) فرماتے ہیں: میں انھیں غسل و کفن دے کر حضور کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے فرمایا: جا کر غسل مس میت کرو۔ (سنن کبیری، ج ۱، ص ۳۰۵)

اس حدیث میں لفظ "مشرک" "دیا" "ضال" نہیں ہے یہ لفظ صرف تاجیہ بن کعب کی روایتوں میں ہے۔

(۵)۔ اگر یہ روایت صحیح بھی مان لی جائے تو جو قرآن کریم میں "وودعک ضالاً فهدی" کے معنی ہیں وہی معنی یہاں پر ہوں گے اور اگر کوئی مسلمان ایک لمحہ کے لئے حضور کو گمراہ مان لے تو وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا (نور فرمائیں)۔

حدیث: ۱۵۰۔ مسند طحاوی، ص ۱۹۸، ج ۱۲۱،

إن النبي (ص) كان يعث إلي وأنا أرمد شديد الرمد، فبزق في عيني ثم قال: ((افتح عينيك))، ففتحتهما فما اشتكيتهما حتى الساعة، ودعا لي فقال: ((اللهم أذهب عنه الحر والبرد)). فما وجدت حرّاً ولا برداً حتى يومي هذا. عبد الرحمن بن ابولیلی سے روایت ہے کہ: حضرت علیؑ شدید گرمی میں سردی کا لباس پہن کر نکلے اور شدید سردی میں گرمی کا ہلکا لباس پہن کر ہمارے پاس آئے پھر پانی منگوا کر نوش فرمایا اور اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کیا یہ دیکھ کر عبد الرحمن حیرت میں پڑ گئے اور جب اپنے باپ کے پاس واپس گئے تو کہا: اے بابا آپ نے امیر المؤمنینؑ کی حالت دیکھی؟ وہ سردی میں ہمارے پاس گرمی کے موسم کا لباس پہن کر آئے اور گرمی میں سردی کے موسم کا لباس پہن کر آئے ابولیلی نے کہا:

کیا تم اس کا راز سمجھ گئے؟ پھر وہ عبد الرحمن کا ہاتھ پکڑ کر امام علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ ہوا تھا بتایا، یہ سن کر امام علیؑ نے فرمایا: ”خیبر کے روز میں درد چشم میں مبتلا تھا آنحضرتؐ نے مجھے بلا بھیجا اور میری آنکھ میں لعاب وہن لگایا اور فرمایا: اپنی آنکھیں کھولو! میں نے آنکھیں کھولیں تو گویا ایک گھڑی کے لئے بھی مجھے کوئی شکایت نہیں رہ گئی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی کہ ”خداوند اس (علیؑ) سے سردی اور گرمی کو دور فرما“ اس دعا کے بعد سے آج تک نہ مجھے گرمی کا احساس ہوا اور نہ سردی کا احساس ہوا۔

رسول سے نجوی

حدیث: ۱۵۲ أخبرنا محمد بن عبد الله بن عمار الموصلي قال: حدثنا قاسم [بن يزيد] الجرمي، عن سفیان [الثوري]، عن عثمان (وهو ابن المغيرة) عن سالم [بن أبي الجعد]، عن علي بن علقمة، عن علي قال: لقسا أنزلت ﴿يا أيها الذين آمنوا إذا جاجتكم الرّسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة﴾

قال رسول الله (ص) لعلي: ((مرهم أن يتصدقوا)). قال: بكم يا رسول الله (ص)؟ قال: ((بدينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((فصف دينار)). قال: لا يطيقون. قال: ((فبكم)). قال: بشعيرة. فقال له رسول الله (ص): ((إنك لزهيد)). فأنزل الله تعالى: ﴿أأشفقتم أن تقدموا بين يدي نجواكم﴾: إلى آخر الآية، وكان علي يقول: بي خُفّف عن هذه الأمة.

علی ابن علقمہ سے منقول ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: کہ جب آیہ نجوی ”اے ایمان والو! جب تم لوگ رسول اسلام ﷺ سے کوئی راز کی بات کرنا چاہو تو اس سے پہلے صدقہ دو“ (سورہ مجادلہ آیہ ۱۲) نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ لوگوں کو صدقہ کا حکم دو آپ نے دریافت کیا: اے رسول خدا ﷺ کتنا؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: ایک دینار، حضرت علیؑ نے عرض کی: ان میں اتنی طاقت نہیں ہے حضور ﷺ نے فرمایا آدھا دینار، آپ نے کہا: ان کے پاس اتنی بھی تو اتنی نہیں ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ تم ہی بتاؤ وہ کس قدر دے سکتے ہیں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: صرف ایک جو یہ سنتے ہی حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیشک تم زاہد اور دنیا سے بے رغبت ہو اس کے بعد آیت کا بقیہ حصہ نازل ہوا کہ (اگر تم سرگوشی سے پہلے صدقہ دینے سے ڈرتے ہو) تا آخر آیت، حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ اس امت سے یہ صدقہ میری وجہ سے معاف ہوا۔

شقی ترین انسان

حدیث: ۱۵۳ | اخیر لسی محمد بن وہب بن عبد اللہ بن سماک بن ابی کریمہ الحرانی قال: حدثنا محمد بن سلمة قال: حدثنا محمد بن اسحاق، عن يزيد بن محمد بن خبیم، عن محمد بن كعب القرظي، عن محمد بن خثيم، عن عمار بن ياسر قال: كنت أنا وعلي بن أبي طالب رفيقين في غزوة العشيبة، فلما نزلها رسول الله (ص) و أقام بهما، رأينا أنا سأم بن بني مد ليج يعملون في عين لهم أو في نخل، فقال لي علي: يا أبا اليقظان هل لك [في] أن لسأني هؤلاء [القوم] فننظر كيف يعملون؟ قال: قلت: إن شئت. فجتناهم فنظرنا إلى عملهم ساعة ثم غشنا النوم فانتطلقت أنا وعلي حتى اضطجعنا في ظلّ صور من النخل وفي دقعاء من التراب لثمننا، فوالله ما أنبهنا إلا رسول الله (ص) يحركنا برجله وقد تترينا من تلك الدقعاء التي نمننا فيها، فيومئذ قال رسول الله (ص) لعلي: ((ما لك يا أبا تراب)) لما يرى مما عليه من التراب، ثم قال: ((ألا أحدثكما بأشقى الناس [رجلين]؟))

قلنا بلسي يا رسول الله (ص). قال: ((أحيمر ثمود الذي عقر الناقة، والذي يضربك يا علي على هذه)) ووضع يده على قرنائه ((حتى يُبَلّ منها هذه)) وأخذ بلحيته. جناب عمار یا سر فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت علیؑ غزوہ عشیبرہ میں ساتھ ساتھ تھے جب رسول اسلام ﷺ وہاں ٹھہرے اور قیام فرمایا تو ہم نے دیکھا کہ بنی مد ليج کے کچھ

حدیث ۱۵۲: مسند ابن حمید: ص ۵۹، ج ۹، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶، ص ۶۸، ج ۳، ص ۱۱۶، ج ۳۲، ص ۱۲۵، ترمذی: ج ۵، ص ۲۰۶، ج ۳، ص ۳۳۰، مسند ابو یعلیٰ: ج ۱، ص ۳۲۲، ج ۳، ص ۴۰۰، مناقب کوئی: ج ۳، ص ۱۲۳، ج ۱، ص ۶۸، ضعفاء عقبیٰ: ج ۳، ص ۲۳۳، ج ۱۲۳۰، صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۹۱-۳۹۰، ج ۲۹۳، ص ۶۹۶-۶۹۷.

لوگ اپنے چشمہ کے پاس یا باغ میں کام کر رہے ہیں یہ دیکھ کر حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو یقظان کیا میرے ساتھ ان کا کام دیکھنے چلنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اگر آپ چاہتے ہیں (تو میں تیار ہوں) اس کے بعد ہم لوگ ان کے پاس گئے اور کچھ دیر تک ان کا کام دیکھتے رہے پھر ہمیں نیند آنے لگی اور وہاں سے چل دیئے یہاں تک کہ ایک خشک زمین پر پہنچے جہاں کچھ کھجور کے درخت تھے ہم ان کے سایہ میں سو گئے۔

رسول اسلام کے سب سے قریب

حدیث: ۱۵۴ اخیرنا علی بن حجر [المروزی] قال: أخبرنا جریر بن عبد الحمید [عن مغيرة بن مقسم] عن أم موسى [سرية علي] (رض) قالت: قالت أم سلمة: إن أحدث الناس عهداً برسول الله (ص) علي.

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں بلاشبہ رسول خدا ﷺ نے وفات کے وقت سب سے آخر میں جس سے باتیں کیں وہ حضرت علیؑ تھے۔

حدیث: ۱۵۵ اخیرنا محمد بن قدامة قال: حدثنا جریر بن عبد الحمید [عن مغيرة بن مقسم] عن أم موسى قالت: قالت أم سلمة: والذی تحلف به أم سلمة إن كان أقرب الناس عهداً برسول الله (ص) علي. قالت:

لما كان غداة قبض رسول الله (ص) فأرسل إليه رسول الله (ص)، وكان أرى في حاجة أظنه بعثه فجعل يقول:

((جاء علي)) ثلاث مرات.

قالت: فجاء قبل طلوع الشمس، فلما أن جاء عرفنا أن له إليه حاجة، فخرجنا من البيت، وكنا عند رسول الله (ص) يومئذ في بيت عائشة فكنت في آخر من خرج من البيت ثم جلست أدناهن من الباب فأكب عليه علي فكان آخر الناس به عهداً، جعل يسأره ويناجيه.

حدیث ۱۵۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰ ص ۱۵۴، طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۱۰۹، ج ۳ ص ۳۵، مصنف ابن أبي شيبة: ج ۷ ص ۳۳۳، ج ۸ ص ۳۲۰، ج ۹ ص ۳۰، ج ۱۰ ص ۱۸۳، ج ۱۱ ص ۱۸۳، ج ۱۲ ص ۲۱۸، ج ۱۳ ص ۲۹۹، ج ۱۴ ص ۳۱۰، ج ۱۵ ص ۲۹۹، ج ۱۶ ص ۲۹۹، ج ۱۷ ص ۲۹۹، ج ۱۸ ص ۲۹۹، ج ۱۹ ص ۲۹۹، ج ۲۰ ص ۲۹۹، ج ۲۱ ص ۲۹۹، ج ۲۲ ص ۲۹۹، ج ۲۳ ص ۲۹۹، ج ۲۴ ص ۲۹۹، ج ۲۵ ص ۲۹۹، ج ۲۶ ص ۲۹۹، ج ۲۷ ص ۲۹۹، ج ۲۸ ص ۲۹۹، ج ۲۹ ص ۲۹۹، ج ۳۰ ص ۲۹۹، ج ۳۱ ص ۲۹۹، ج ۳۲ ص ۲۹۹، ج ۳۳ ص ۲۹۹، ج ۳۴ ص ۲۹۹، ج ۳۵ ص ۲۹۹، ج ۳۶ ص ۲۹۹، ج ۳۷ ص ۲۹۹، ج ۳۸ ص ۲۹۹، ج ۳۹ ص ۲۹۹، ج ۴۰ ص ۲۹۹، ج ۴۱ ص ۲۹۹، ج ۴۲ ص ۲۹۹، ج ۴۳ ص ۲۹۹، ج ۴۴ ص ۲۹۹، ج ۴۵ ص ۲۹۹، ج ۴۶ ص ۲۹۹، ج ۴۷ ص ۲۹۹، ج ۴۸ ص ۲۹۹، ج ۴۹ ص ۲۹۹، ج ۵۰ ص ۲۹۹، ج ۵۱ ص ۲۹۹، ج ۵۲ ص ۲۹۹، ج ۵۳ ص ۲۹۹، ج ۵۴ ص ۲۹۹، ج ۵۵ ص ۲۹۹، ج ۵۶ ص ۲۹۹، ج ۵۷ ص ۲۹۹، ج ۵۸ ص ۲۹۹، ج ۵۹ ص ۲۹۹، ج ۶۰ ص ۲۹۹، ج ۶۱ ص ۲۹۹، ج ۶۲ ص ۲۹۹، ج ۶۳ ص ۲۹۹، ج ۶۴ ص ۲۹۹، ج ۶۵ ص ۲۹۹، ج ۶۶ ص ۲۹۹، ج ۶۷ ص ۲۹۹، ج ۶۸ ص ۲۹۹، ج ۶۹ ص ۲۹۹، ج ۷۰ ص ۲۹۹، ج ۷۱ ص ۲۹۹، ج ۷۲ ص ۲۹۹، ج ۷۳ ص ۲۹۹، ج ۷۴ ص ۲۹۹، ج ۷۵ ص ۲۹۹، ج ۷۶ ص ۲۹۹، ج ۷۷ ص ۲۹۹، ج ۷۸ ص ۲۹۹، ج ۷۹ ص ۲۹۹، ج ۸۰ ص ۲۹۹، ج ۸۱ ص ۲۹۹، ج ۸۲ ص ۲۹۹، ج ۸۳ ص ۲۹۹، ج ۸۴ ص ۲۹۹، ج ۸۵ ص ۲۹۹، ج ۸۶ ص ۲۹۹، ج ۸۷ ص ۲۹۹، ج ۸۸ ص ۲۹۹، ج ۸۹ ص ۲۹۹، ج ۹۰ ص ۲۹۹، ج ۹۱ ص ۲۹۹، ج ۹۲ ص ۲۹۹، ج ۹۳ ص ۲۹۹، ج ۹۴ ص ۲۹۹، ج ۹۵ ص ۲۹۹، ج ۹۶ ص ۲۹۹، ج ۹۷ ص ۲۹۹، ج ۹۸ ص ۲۹۹، ج ۹۹ ص ۲۹۹، ج ۱۰۰ ص ۲۹۹.

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ جس چیز کی میں قسم کھا سکتی ہوں وہ یہ کہ اگر دنیا میں رسول اسلام ﷺ سے عہد میں کوئی نزدیک تر ہے تو وہ حضرت علیؑ ہیں۔

اور فرماتی ہیں کہ جس کے دوسرے دن آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی اس روز آپ نے حضرت علیؑ کو بلا بھیجا وہ کسی کام میں مصروف تھے اور میرے خیال سے خود حضور نے ہی انھیں کام سے بھیجا تھا آپ نے تین مرتبہ دریافت کیا علیؑ آئے؟ حضرت علیؑ مطلق آفتاب سے پہلے پہلے آگئے جب حضرت علیؑ شریف لائے تو ہم سمجھ گئے کہ حضور ﷺ کو ان سے کچھ ضروری کام ہے اس روز ہم مائیکہ کے گھر آنحضرت ﷺ کی عیادت کے لئے آئے تھے ہم سب گھر سے باہر نکل گئے۔ سب سے آخر میں میں باہر نکلی اور دروازہ سے بالکل قریب بیٹھ گئی (میں نے دیکھا) کہ امام علیؑ حضور ﷺ کے سینے سے لگ گئے اور یہی وہ آخری شخص تھے جن سے آنحضرت نے راز کی باتیں بیان فرمائیں اور سرگوشیاں کیں۔

تأویل قرآن پر جنگ

حدیث: ۱۵۶: أخبرنا اسحاق بن إبراهيم [ابن راهويه] ومحمد بن قدامة واللفظ له، عن جرير [بن عبد الحميد] عن اعمش عن اسماعيل بن رجاء [بن ربيعة الزبيدي] عن ابيه، عن أبي سعيد الخدري قال: كنا جلوساً ننتظر رسول الله (ص) فخرج إلينا قد انقطع شمع نعله، فرمى بها إلى عليّ فقال:

((إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يقاتل عليّ تأويل القرآن كما قاتلت عليّ تنزيله)).

فقال أبو بكر: أنا؟ قال: ((لا)).

قال: عمر: أنا؟

قال: ((لا، ولكن صاحب النعل)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول خدا ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور ﷺ آئے اور آپ کی نعلین کے بند ٹوٹے ہوئے تھے آپ نے اسے حضرت علیؑ کی طرف بڑھا دیا اور ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

تم لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا جس طرح میں نے نزول قرآن پر جنگ کی ہے۔

حدیث ۱۵۴، ۱۵۵: طبقات ابن سعد: ج ۲ ص ۲۶۲-۲۶۳، مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۶ ص ۳۶۸، ج ۳ ص ۲۰۵، مستدرک احمد: ج ۳ ص ۱۹۰، ج ۲ ص ۲۶۵، فضائل احمد: ج ۲ ص ۲۹۳، مستدرک ابی یوسف: ج ۱ ص ۳۶۲، ج ۳ ص ۶۹۳، مناقب کوئی: ج ۱ ص ۳۵۶، ج ۳ ص ۲، ج ۴ ص ۸۵، ج ۵ ص ۵۴۳، مستدرک حاکم: ج ۳ ص ۱۳۸، اخبار اصحابان: ج ۱ ص ۲۵۰، مقتل حسین خوارزمی: ج ۱ ص ۳۸، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید: ج ۱ ص ۱۷۹.

یہ سن کر ابو بکر نے کہا کیا وہ میں ہوں؟
فرمایا نہیں پھر عمر نے پوچھا کیا میں ہوں؟
فرمایا نہیں بلکہ وہ ہے جو جوتے ٹانگ رہا ہے۔

حدیث غدیر

حدیث: ۱۵۷ | أخبرنا يوسف بن عيسى قال: حدثنا الفضل بن موسى قال: حدثنا الأعمش، عن أبي اسحاق، عن سعيد بن وهب قال: قال عليّ في الرحبة: أنشد بالله من سمع رسول الله (ص) يوم غدیر خم يقول: ((الله وليّی وأنا ولیّ المؤمنین، ومن كنت وليّه فهذا وليّه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه، وانصر من نصره واخذل من خذله)). فقال سعيد: قام إلی جنبی سنة، وقال حارثة بن مضرب: قام عندی سنة، وقال زيد بن شیع: قام عندی سنة. وقال عمرو ذو مرّ ((أحب من أحبّه و أبغض من أبغضه)).

سعيد بن وهب سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے صحن مسجد میں خدا کی قسم دے کر فرمایا: بتاؤ تم میں سے کس نے رسول اسلام ﷺ کو غدیر خم کے روز یہ فرماتے سنا ہے کہ ”میرا ولی خدا ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں اور جس کا ولی و حاکم میں ہوں اس کے یہ (علیؑ) بھی ولی ہیں خداوند! جو اس سے محبت کرے تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس سے دشمنی کر اور جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما اور جو اسے ذلیل کرے تو بھی اسے ذلیل فرما۔

حدیث ۱۵۶: مسند احمد: ج ۱، ص ۳۶۰، ج ۱۲۵۸، ص ۳۹۰، ج ۱۲۸۹، ج ۱۸، ص ۲۹۶، ج ۱۷۷، ص ۱۱۷۷؛ فضائل احمد: ص ۱۳۰، ج ۱۹۳؛ مسند ابو یعلیٰ: ج ۲، ص ۳۳۱، ج ۱۰۸۶؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۸۵، ج ۶۹۳؛ کامل ابن عدی: ج ۳، ص ۳۲۷؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۵۵۲-۵۵۳؛ ج ۱۰۶۳-۱۰۶۵؛ مستدرک حاکم: ج ۳، ص ۱۲۲؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۱، ص ۶۷؛ ابالی طوسی: ص ۲۵۳؛ ج ۳۵۸؛ دلائل النبوة: بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۵-۳۳۶؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۶۰، ج ۲۳۳؛ ترجمۃ الامام علی من تاریخ دمشق: ج ۳، ص ۱۶۳، ج ۱۱۷۹، ص ۱۱۸۰، ص ۱۶۷-۱۶۹، ج ۱۱۸۲، ص ۱۱۸۷؛ ج ۱۷۰، ص ۱۱۸۹-۱۱۹۰؛ شرح السنۃ لبعوی: ج ۱۰، ص ۲۳۳، ج ۲۵۵۷.

سعید کہتے ہیں کہ میرے پہلو سے چھ لوگ اٹھے حارثہ بن مضرب کا کہنا ہے کہ میرے پاس سے چھ لوگ کھڑے ہوئے اور زید بن شیبہ نے کہا کہ میرے پاس سے بھی چھ افراد (اس گواہی کے لئے) کھڑے ہوئے۔

عمرو ذومر کہتا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: خداوند اجو اسے دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو اس سے بغض رکھے تو بھی اس سے بغض رکھ۔

باغی و ستمگر گروہ

حدیث: ۱۵۸: أخبرنا عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن [الزهري] قال: حدثنا غندر [محمد بن جعفر] قال: حدثنا شعبة قال: سمعت خالد [الحذاء] يحدث عن سعيد بن أبي الحسن، عن أمه، عن أم سلمة: أن رسول الله (ص) قال لعقار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے جناب عمار سے فرمایا: تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۵۹: أخبرني عمرو بن علي قال: حدثني أبو داود [الطيالسي] قال: حدثنا شعبة قال: حدثنا أيوب [السختياني] و خالد [الحذاء] عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة: أن رسول الله (ص) قال لعقار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ایک اور روایت کے مطابق ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا نے جناب عمار سے فرمایا کہ تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۵۸: مسند احمد: ج ۳۳، ص ۲۵۵، ح ۲۶۶۵۰، صحیح مسلم: ج ۳، ص ۲۲۳۶، ح ۲۹۱۶، حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷، سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۹، مناقب خوارزمی: ص ۱۹۰-۱۹۱، ح ۲۲۷-۲۲۸، حدیث: ۱۵۹: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۲، مسند احمد: ج ۳۳، ص ۱۸۹، ح ۲۶۵۶۳، حلیۃ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷، تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۲۸۹، دلائل النبوة بیہقی: ج ۳، ص ۵۳۹

حدیث: ۱۶۰: أخبرنا حمید بن مسعدة، عن يزيد (وهو ابن زريع) قال: حدثنا [عبد الله] بن عون، عن الحسن، عن أمه، عن أم سلمة قالت: لقا كان يوم الخندق وهو يعاطيهم اللين وقد اغبر شعر صدره قالت: فوالله ما نسيته وهو يقول: ((اللهم إنما الخير خیر الآخرة، فاغفر للأصناف والمهاجرة)). وجاء عمار فقال: ((ابن سمية تقتلك الفئة الباغية)).

ام المؤمنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام ﷺ لوگوں کو کچی ایشیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ خداوند (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے)۔

ام المؤمنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آگئے آپ ﷺ نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۱: حدثنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا خالد بن الحارث قال: حدثنا [عبد الله] بن عون، عن الحسن [البرصري] قال: قالت أم الحسن: قالت أم المؤمنين أم سلمة: ما نسيت يوم الخندق وهو يعاطيهم اللين وقد اغبر شعره وهو يقول: ((اللهم إن الخير غير الآخرة، فاغفر للأصناف والمهاجرة)). وجاء عمار فقال: ((بابن سمية تقتلك الفئة الباغية)).

حسن البصری کی ماں، ام المؤمنین ام سلمہ سے نقل کرتی ہے کہ خدا کی قسم خندق کا وہ دن کہ جب رسول اسلام ﷺ لوگوں کو کچی ایشیں اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور

حدیث ۱۶۰: مسند ابن راہویہ: ج ۳، ص ۱۱۱، ج ۱۸۷، ص ۱۳۵، ج ۱۹۱۸: معصف عبدالرزاق: ج ۱۱، ص ۲۲۹، ج ۲۰۳۲۶: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۱-۲۵۲: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۴، ص ۵۳۸، ج ۳۷۸۳۰: مسند احمد: ج ۲۳، ص ۲۶۹۰، ج ۲۶۸۰، ص ۸۳، ج ۲۶۲۸۲: صحیح مسلم: ج ۳، ص ۲۳۶، ج ۲۹۱۶: مسند ابویعلیٰ: ج ۱۲، ص ۲۲۲، ج ۲۹۹۰، ص ۳۵۵، ج ۲۵۰۔

آپ کے سینے کے بال گرد آلود ہو گئے تھے میں بھول نہیں سکتی کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوند (نیکی تو آخرت کی ہی نیکی ہے پس تو ان انصار و مہاجرین کو بخش دے)۔ ام المؤمنین ام سلمہ مزید فرماتی ہیں کہ اتنے میں جناب عمار آگئے آپ ﷺ نے عمار سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی و شکر گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۲: أخبرنا أحمد بن عبد الله بن الحكم ومحمد بن الوليد قالوا: حدثنا محمد بن جعفر [غندر] قال: حدثنا شعبة، عن خالد [بن مهران الحداء]، عن عكرمة، عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله (ص) قال لعمار: ((تقتلك الفئة الباغية)).

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ: رسول اسلام ﷺ نے جناب عمار سے فرمایا: ”اے سمیہ کے فرزند تمہیں باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۳: أخبرنا اسحاق بن إبراهيم [ابن راهوية] قال: حدثنا المنصور بن شميل، عن شعبة، عن أبي مسلمة [سعيد بن يزيد]، عن أبي نصر [العدي]، عن أبي سعيد الخدري قال: حدثني من هو خير مني أبو قتادة: أن رسول الله (ص) قال لعمار: ((بؤسألك يا ابن سمية) ومسح الغبار عن رأسه) تقتلك الفئة الباغية)).

حدیث ۱۶۱: مسند طحاوی: ج ۲۲۳، ص ۱۵۹۸، ج ۲۸۸، ص ۲۱۶۸، ج ۲۹۳، ص ۲۲۰۲: طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۲۵۲، ج ۳، ص ۳۵۲: مسند احمد: ج ۱۷، ص ۲۵۷، ج ۱۱۶۶، ج ۱۸، ص ۳۶۷، ج ۱۱۸۶۱: انساب الاشراف: ج ۱، ص ۱۶۸، ج ۳۹۸: مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۹، ج ۱: اولیاء: ج ۷، ص ۱۹۷۔

ابوقادہ سے روایت ہے کہ رسول اسلام جناب عمار کے سر سے غبار ہٹا رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے سمیہ کے فرزند کس قدر زحمت میں پڑ گئے تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۳: أخبرنا أحمد بن سليمان قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا العوام [بن حوشب] عن الأسود بن مسعود، عن حفص بن غويلد قال: كنت عند معاوية فأتاه رجلان يختصمان في رأس عمار يقول كل واحد منهما أنا قتله، فقال عبد الله بن عمرو: ليطب به أحدكما نفساً لصاحبه فإني سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتله الفتنة الباغية)).

حفصہ بن غویلد ناقل ہیں کہ میں معاویہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں دو آدمی عمار یا سر کے سر کے بارے میں لڑتے ہوئے معاویہ کے پاس آئے ان میں سے ہر ایک کہہ رہا تھا کہ میں نے انھیں قتل کیا ہے یہ سن کر عبد اللہ بن عمرو نے کہا تم میں سے جو چاہے دوسرے کے مقابلے میں اس قتل سے خوش ہو میں نے تو رسول اسلام ﷺ سے یہ سنا ہے اے سمیہ کے فرزند تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

حدیث: ۱۶۵: أخبرنا محمد بن المشي قال: حدثنا محمد بن جعفر غندر قال: حدثنا شعبة، عن العوام بن حوشب، عن رجل من بني شيبان، عن

حدیث: ۱۶۳: طبقات ابن سعد: ج ۲، ص ۲۵۲؛ مسند احمد: ج ۳۷، ص ۲۹۷، ج ۲۲۶، ص ۹۹؛ صحیح مسلم: ج ۳، ص ۲۲۳؛ حلیہ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۸؛ تاریخ بغداد: ج ۲، ص ۲۸۲؛ ج ۷، ص ۳۳۳؛ سنن کبیری: ج ۸، ص ۱۸۹؛ دلائل النبوة: ج ۲، ص ۵۳۹-۵۳۸.

حدیث: ۱۶۳: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۳؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۳۷، ج ۸، ص ۸۳۳؛ مسند احمد: ج ۱۱، ص ۹۶، ج ۲۵۳، ص ۲۵۳؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۳، ص ۳۹، ج ۷، ص ۱۵۵؛ انساب الاشراف: ج ۲، ص ۲۲۰، ج ۳، ص ۳۹۳؛ تہذیب الکمال: ج ۷، ص ۳۳۷، رقم ۱۵۵۹.

حفصہ بن سوید قال: جی، براس عمار فقال عبد الله بن عمرو: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتله الفتنة الباغية)).

حفصہ بن سوید کہتے ہیں جب جناب عمار کے سر کو لایا گیا تو عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۶: أخبرنا محمد بن قدامة قال: حدثنا جرير بن عبد الحميد، عن الأعمش، عن عبد الرحمن بن زياد مولى بني هاشم، عن عبد الله بن عمرو قال: سمعت رسول الله (ص) يقول: ((تقتل عماراً الفتنه الباغية)).

عبد اللہ بن عمرو سے نقل ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا“۔

حدیث: ۱۶۷: أخبرنا عبد الله بن محمد [بن يحيى الطرسوسي] قال: حدثنا أبو معاوية [محمد بن خازم] قال: حدثنا الأعمش، عن عبد الرحمن بن زياد، عن عبد الله بن الحارث قال عبد الله بن عمرو نحوه

عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

حدیث: ۱۶۸: أخبرنا عمرو بن منصور قال: حدثنا أبو نعیم، عن سفیان [الثوري] عن الأعمش، عن عبد الرحمن بن أبي زياد، عن عبد الله بن الحارث قال: إني لأسأير عبد الله بن عمرو وعمرو بن العاص ومعاوية فقال

حدیث: ۱۶۵: تاریخ کبیر طبری: ج ۳، ص ۳۹، ج ۱۵۷؛ مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۵۳، ج ۸۳۱، حلیہ الاولیاء: ج ۷، ص ۱۹۸.

حدیث: ۱۶۶: یہ حدیث اس سند سے کسی اور منابع میں نہیں ملی.

حدیث: ۱۶۷: طبقات ابن سعد: ج ۳، ص ۲۵۳؛ مسند احمد: ج ۱۱، ص ۳۳، ج ۲۳۹۹، انساب الاشراف: ج ۲، ص ۲۲۵، ج ۳، ص ۳۹۵.

عبداللہ بن عمرو: سمعت رسول اللہ (ص) يقول: ((تقتل الفئة الباغية عمداً)). فقال عمرو لمعاوية: أسمع ما يقول هذا؟ فحذفه، قال: نحن قتلناه؟ إنما قتلته من جاء به، لا تزال داخضاً في بولك.

عبداللہ بن حارث سے نقل ہے کہ میں عبداللہ بن عمرو، عمرو بن عاص اور معاویہ کے ہمراہ راہ طے کر رہا تھا اتنے میں عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”عمار کو ایک باغی و ستمگر گروہ قتل کرے گا“۔ یہ سن کر عمرو عاص نے معاویہ سے کہا سن رہے ہو یہ شخص کیا کہہ رہا ہے؟ تو معاویہ نے عمرو عاص کو چھڑک کر کہا کیا ہم نے عمار کو قتل کیا ہے؟ عمار کو تو اس نے قتل کیا ہے جو انہیں (جنگ صفین میں) لے کر آیا ہے تم اپنی گندی عادت سے باز نہیں آؤ گے۔

حق والا گروہ

حدیث: ۱۶۹ أخبرنا محمد بن المشنى قال: حدثنا عبد الأعلى [بن عبد الأعلى] قال: حدثنا داؤد [بن أبي هند]، عن أبي نضرة [العبدی]، عن أبي سعيد الخدري: أن رسول الله (ص) قال: ((تمرق مارقة من الناس سيلي قتلهم أولى الطائفتين بالحق)).

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: ایک ایسا گمراہ اور دین سے خارج گروہ پیدا ہوگا جسے وہ شخص قتل کرے گا جو دو گروہوں میں حق پر ہے (واضح رہے کہ یہ لوگ خوارج ہیں جو مارقیین کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اور انہیں حضرت علیؑ نے قتل کیا ہے کہ جو حق پر تھے)۔

حدیث: ۱۷۰ أخبرنا قتيبة بن سعيد قال: حدثنا أبو عوانة [الوضاح بن عبد الله] عن قسادة [بن دعامة]، عن أبي نضرة، عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله (ص): ((ستكون أمتي فرقتين فتخرج من بينهما مارقة يلي قتلها أولاهما بالحق)).

حدیث: ۱۶۹ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۳۶۶، ح ۱۵۲، باب ۳۷: تذکرۃ الحفاظ: ج ۱، ص ۱۳۷، رقم ۱۳۰۔
حدیث: ۱۷۰: مستدرک: ج ۱، ص ۱۸۶، ح ۱۳۶، ص ۱۵۵، ح ۱۱۶۱۱-۱۱۶۱۲: مستدرک ابویعلیٰ: ج ۲، ص ۳۷۰، ح ۱۰۳۶۔

حدیث: ۱۶۸: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۱، ص ۲۳۰، ح ۲۰۳۲۷؛ طبقات ابن سعد: ج ۱، ص ۱۳۱، ح ۱۳۸، ص ۲۵۱ و ۲۵۳؛ ج ۳، ص ۲۹۵؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۱، ح ۳۷۸۶۳-۳۷۸۶۵؛ مستدرک: ج ۱۱، ص ۲۵، ح ۶۵۰۰ و ۶۵۲، ح ۶۹۲۶؛ تاریخ کبیر بخاری: ج ۵، ص ۲۸۳؛ سنن ترمذی: ج ۵، ص ۶۶۹، ح ۳۸۰۰؛ انساب الاشراف: ج ۲، ص ۲۲۲، ح ۳۹۵؛ مستدرک ابویعلیٰ: ج ۱۱، ص ۳۰۳، ح ۶۵۲۳؛ ج ۱۳، ص ۳۳۳، ح ۳۵۱ و ۳۵۲، ح ۴۶۳۳؛ مجمع شیوخ ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۱۸۱ و ۳۱۱، ح ۲۸۳؛ مجمع کبیر طبرانی: ج ۱، ص ۳۲۰، ح ۹۵۳؛ ج ۳، ص ۱۶۸، ح ۳۰۳۰؛ کاشف المصابی: ج ۷، ص ۲۷، رقم ۱۹۷۹؛ مناقب کوئی: ج ۱، ص ۵۱۵، ح ۳۵۵؛ ج ۲، ص ۳۵۱-۳۵۲؛ ج ۳، ص ۸۳۰-۸۳۱ و ۳۶۲، ح ۸۳۰؛ مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۳۸ و ۱۵۵؛ ج ۳، ص ۳۸۵-۳۸۶؛ تاریخ بغداد: ج ۵، ص ۳۱۵، ج ۷، ص ۳۱۳، ح ۸، ص ۲۷۵؛ دلائل النبوة: ج ۱، ص ۵۵۰-۵۵۲؛ استیعاب: ج ۲، ص ۲۸۱؛ کشف الاستار: ج ۳، ص ۲۵۳، ح ۲۶۸۹۔

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا:
عقرب ہماری امت میں دو گروہ وجود میں آئیں گے ان دونوں میں سے ایک
(خوارج) مارقین کا گروہ ہوگا، جو شخص انھیں قتل کرے گا وہی حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۱ اخیرنا عمرو بن علی قال: حدثنا يحيى [بن سعيد
القطان] قال: حدثنا عوف [الأعرابي] قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد
قال: قال رسول الله (ص): ((تفرق أمتي فرقتين يمرق بينهما مارقة تقتلهم أولى
الطائفتين بالحق)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ میری امت دو
گروہوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک مارقین (خوارج) کا ہوگا اور ان کو
وہی قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث: ۱۷۲ اخیرنا سليمان بن عبيد الله بن عمرو الغيلاني قال: حدثنا
بهز [بن أسد العمي]، عن القاسم (وهو ابن الفضل) قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي
سعيد: أن رسول الله (ص) قال: ((تمرق مارقة عند فرقة من الناس تقتلها أولى
الطائفتين بالحق)).

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ جب لوگوں میں
اختلاف بڑھ جائے گا تو مارقین (خوارج) نام کا ایک گروہ وجود میں آئے گا جسے وہ
گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے حق پر ہوگا۔

حدیث ۱۷۱: مستد احمد: ج ۱۷، ص ۲۹۰، ج ۱۱۹۶، ج ۱۸، ص ۲۷۳، ج ۱۱۷۵۰: صحیح ابن حبان: ج ۱۵،
ص ۱۲۹، ج ۶۷۳، ج ۶۷۳، ج ۱۰۱، ص ۹۹، سنن بیہقی: ج ۸، ص ۱۸۷، ج ۱۸۷، ص ۱۸۷،
حدیث ۱۷۲: مستد طحاوی: ص ۲۸۷، ج ۲۱۶، مستد احمد: ج ۱۷، ص ۳۷۵، ج ۱۱۲۷، ج ۱۸، ص ۳۱۱،
ج ۱۱۹۲: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۷۳۵، ج ۱۵۰: سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۳۱۷، ج ۳۱۷، ص ۳۱۷، ج ۳۱۷، ص ۳۱۷،
السنن: ج ۵۸۵، ج ۱۳۲۸: مناقب خواریزی: ج ۲۵۸، ص ۲۳۱.

حدیث: ۱۷۳ اخیرنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا المعتمر [بن
سليمان] قال: سمعت أبي قال: حدثنا أبو نضرة، عن أبي سعيد:
عن نبي الله (ص) أنه ذكر ناساً في أمته يخرجون في فرقة من
الناس، سيماهم التحليق، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، هم
من شرار الخلق (أو هم شر الخلق) يقتلهم أدنى الطائفتين إلى الحق.
قال: وقال كلمة أخرى قلت [لرجل] بيني وبينه ما هي؟ قال: أنتم
قتلتموهم يا أهل العراق.

ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے امت میں کچھ ایسے لوگوں کا
ذکر کیا کہ جو (اختلاف کے وقت) دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان
سے نکل جاتا ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوں گے وہ بدترین مخلوق
ہوں گے ان کو وہی گروہ قتل کرے گا جو دونوں گروہوں میں سے زیادہ قریب ہوگا۔
راوی کہتا ہے کہ ابوسعید نے ایک اور بات بھی کہی تھی میں نے کہا وہ کیا بات
تھی؟ تو کہا اے عراق والو! تم ہی ان کو قتل کرو گے۔

حدیث: ۱۷۴ اخیرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدثنا
محاضر بن السمورع قال: حدثنا الأجلح، عن حبيب [بن أبي ثابت] أنه سمع
الضحاک [بن شراحيل] المشرقي يحدثهم ومعهم سعيد بن جبیر وميمون بن
أبي شبيب وأبو البخترى [سعيد بن فيروز] وأبو صالح [ذکوان] وذو [بن
عبد الله] الهمداني والحسن [بن عبد الله] العربي:

حدیث ۱۷۳: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۱، ج ۱۸۶۵۸: مستد حمیدی: ج ۲، ص ۳۳۰، ج ۷۳۹،
مستد احمد: ج ۱۷، ص ۶۲، ج ۱۰۱۸، ج ۱۸، ص ۳۰۱، ج ۱۱۹۰۳: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۳۷۵، ج ۱۱۲۹،
مناقب کوفی: ج ۲، ص ۳۲۹، ج ۸۰۱، مستدرک حاکم: ج ۲، ص ۱۱۵۳، شرح السنن بغوی: ج ۱،
ص ۳۲۹، ج ۳۵۵۵.

أنه سمع أبا سعيد الخدري يروي عن رسول الله (ص) في قوم يخرجون من هذه الأمة، فذكر من صلاتهم وركعاتهم وصومهم، يمروون من الإسلام كما يمروق السهم من الرمية، لا يجاوز القرآن تراقيهم، يخرجون في فرقة من الناس، يقاتلهم أقرب الناس إلى الحق

حسن بن عبد اللہ عری نقل ہیں کہ انھوں نے ابو سعید خدری کو رسول اسلام ﷺ کی ایک روایت نقل کرتے ہوئے سنا کہ آنحضرت ایک قوم کا ذکر کر رہے تھے جو اس امت سے خارج ہو جائے گی اور ان کی نماز، زکات و روزہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ وہ لوگ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے وہ قرآن سے منحرف ہوں گے اور قرآن ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا (ہرچند قرآن ان کی زبانوں پر ہوگا) یہ لوگ اختلاف مسلمین کے وقت خروج کریں گے ان کو وہی نکل کرے گا جو لوگوں میں حق سے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا۔

خوارج سے حضرت علیؑ کی جنگ

حدیث: ۱۷۵ أخبرنا يونس بن عبد الأعلى، والحارث بن مسكين قراءة عليه و أنا أسمع (و اللفظ له) عن [عبد الله] بن وهب [بن مسلم] قال: أخبرني يونس [بن يزيد]، عن [محمد بن مسلم] بن شهاب قال: أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي سعيد الخدري قال:

بينما نحن عند رسول الله (ص) وهو يقسم قسماً، أتاه ذو الخويصرة (وهو رجل من بني تميم) فقال: يا رسول الله (ص) اعدل! فقال رسول الله (ص): ((ومن يعدل إذا لم أعدل!؟

قد خيئت وخسرت إن لم أعدل)). فقال عمر: ائذن لي فيه أضرب عنقه. قال: ((دعه فإن له أصحاباً يحقر أحدكم صلاته مع صلاتهم، وصيامه مع صيامهم، يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمروون من الإسلام مروق السهم من الرمية، ينظرون إلى نصله فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظرون إلى رصافه فلا يوجد فيه شيء، ثم ينظرون إلى نضيه فلا يوجد فيه شيء (وهو القذح) ثم ينظرون إلى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرت والدم، آيتهم رجل أسود إحدى عضديه مثل ثدي المرأة أو مثل البيضة تدر در يخرجون علي خيراً فرقة من الناس)).

قال أبو سعيد: فأشهد أني سمعت هذا من رسول الله (ص)، وأشهد أن

حدیث ۱۷۳: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۶، ۷، ج ۳، ص ۱۵۳؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۰؛ دلائل نبویہ بیہقی: ج ۱، ص ۲۲۳.

علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر بذالک الرجل فالتمس، فوجد فأتی بہ حتی نظرت إلیہ علی نعت رسول اللہ (ص) الذی نعت.

ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے وہ کچھ تقسیم کر رہے تھے اتنے میں بنی تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا آیا اور کہنے لگا: اے رسول خدا تقسیم کرنے میں عدل و انصاف سے کام لیجئے! آنحضرت نے فرمایا: اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو بہت بڑے نقصان میں رہوں گا۔ عمر نے کہا: مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر اگر تیر پر نظر دوڑائے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک باز و عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ بات رسول اسلام ﷺ کی زبانی سنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام نشانیاں پائیں جو حضور ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۶: أخبرنا محمد بن المصنفی بن بھلول قال: حدثنا الولید بن مسلم قال: [ابن المصنفی]: وحدثنا بقیة بن الولید و ذکر آخر قالوا: حدثنا [عبدالرحمن بن عمرو] الأوزعی، عن الزھری، عن ابی سلمة [بن عبدالرحمن] والضحاك [المشرقی]، عن ابی سعید الخدری قال:

بینما رسول اللہ (ص) یقسم ذات یوم قسماً فقال ذوالخویصرہ التمیمی: یا رسول اللہ (ص) اعدل. قال: ((ویحک و من یعدل إذا لم اعدل!)) فقام عمر قال: یا رسول اللہ (ص) انذنی لی حتی أضرب عنقه.

فقال له رسول اللہ (ص): ((لا إن له أصحاباً یحتقر أحدکم صلاته مع صلاتهم، و صیامه مع صیامهم، یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة، حتی أن أحدہم لینظر إلی نصله فلا یجد شیئاً، ثم ینظر إلی رصافة فلا یجد فیہ شیئاً، ثم ینظر إلی نضیہ فلا یجد فیہ شیئاً، ثم ینظر إلی قدزہ فلا یجد فیہ شیئاً، سبق الفسرة والدم، یمخرجون علی خیر فرقة من الناس، آیتهم رجل ادعج، إحدى یدیه مثل ثدی المرأة أو کالبضعة تدر در)).

قال أبو سعید: أشهد لسمعت هذا من رسول اللہ (ص)، وأشهد أنني كنت مع علی بن ابی طالب حین قاتلهم فأرسل إلی القتلی فأتی بہ علی النعت الذی نعت رسول اللہ (ص).

حدیث: ۱۷۵: مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۳۶، ج ۱۸، ص ۶۳۹: مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۷، ص ۵۵۶، ج ۳، ص ۸۹۶: مسند احمد: ج ۱۸، ص ۹۵، ج ۱۱، ص ۱۱۵۳: ج ۱۲، ص ۱۱۵۷: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۳: ج ۳، ص ۸۷: سنن ابن ماجہ: ج ۱، ص ۶۰، ج ۱، ص ۱۶۹: کتاب السنن: ج ۳، ص ۹۲۵: ج ۲، ص ۲۳۲: ج ۱، ص ۹۳۵: صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۲، ج ۶، ص ۶۷۲: مناقب ابن مغازی: ج ۵، ص ۷۷: مناقب خوارزمی: ج ۲، ص ۲۳۲.

ابوسعید خدری سے ایک اور روایت نقل ہے کہ ایک روز رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اتنے میں ذوالنویصرہ تمہی آکر کہنے لگا کہ رسول خدا ﷺ انصاف سے کام لیجئے تو حضرت ﷺ نے فرمایا: تیرا برا ہوا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا پس عمر نے کہا یا رسول اللہ اگر اجازت دیں تو اس کی گردن اڑا دوں۔

حضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں تم میں سے ہر ایک اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھے گا۔

یہ قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن کی باتیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی یہ لوگ اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے اگر (تم میں سے) کوئی ان کے تیر کی نوک پر خون کا نشان ڈھونڈھے گا تو اس پر کچھ نہ ملے گا پھر اس کے پر کو دیکھے گا تو اس پر بھی کچھ نہ ملے گا پھر تیر پر نظر دوڑائے گا مگر اس پر بھی کچھ نہ ملے گا (یعنی وہ لوگ اپنی کوشش میں ناکام رہیں گے) ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جو سیاہ رنگ ہوگا اور جس کا ایک بازو عورت کے پستان یا گوشت کے ٹکڑے کی طرح ہلتا ہوگا۔

یہ لوگ بہترین گروہ کے خلاف خروج کریں گے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ بات رسول اسلام ﷺ کی زبانی سنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس گروہ کو قتل کیا اور میں بھی ان کے ساتھ تھا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سیاہ رو شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا وہ تلاش کر کے لایا گیا تو میں نے اس میں وہ تمام

نشانیوں پائیں جو حضور ﷺ نے ذکر فرمائی تھیں۔

حدیث: ۱۷۷۷ قال الحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع عن عبد الله بن وهب بن مسلم قال: أخبرني عمرو بن الحارث، عن بكير بن الأشج، عن بسر بن سعيد، عن عبيد الله بن أبي رافع:

أَنَّ الْحَرَوْرِيَةَ لَمَّا خَرَجَتْ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: لَا حَكْمَ إِلَّا لِلَّهِ، قَالَ عَلِيٌّ: كَلِمَةٌ حَقٌّ أَرِيدُ بِهَا بَاطِلٌ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) وَصَفَ لِي نَاسًا، ابْنِي لِأَعْرَفِ صَفْتِهِمْ فِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَقَّ بِالسُّنَنِمْ لَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ (وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ) مَنْ أَبْغَضَ خَلْقَ اللَّهِ إِلَيْهِ، مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طُنِي شَاةٌ أَوْ حَلْمَةٌ تَدِي. فَلَمَّا قَاتَلَهُمْ عَلِيٌّ قَالَ: انظروا! فنظروا فقلتم يجدوا شيئاً فقال: ارجعوا والله ما كذبت ولا كذبت (مرتين أو ثلاثاً) ثم وجدوه في خربة فأتوا به حتى وضعوه بين يديه. قال عبيد الله: أنا حاضر ذلك من أمرهم وقول علي فيهم.

عبيد اللہ بن ابورافع کہتے ہیں کہ جب فرقہ خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا تو وہ لوگ کہنے لگے حکومت صرف خدا کے لئے ہے یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک کلمہ حق ہے لیکن اس سے باطل کا ارادہ کیا جا رہا ہے حضور

حدیث ۱۷۷۷: مصنف عبد الرزاق ج ۱۰ ص ۱۵۶، ح ۱۸۶۷؛ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۹۵۹، ح ۳۷۹۰؛ مسند احمد ج ۱۷ ص ۳۷۹۹؛ مسند ابی یوسف ج ۱ ص ۱۸۷، ح ۱۱۱۱۸؛ مسند ابی حنبلہ ج ۱ ص ۱۱۲۸۵، ح ۱۸۷؛ مسند ابی یوسف ج ۱ ص ۱۱۲۱۳، ح ۱۶۳؛ مسند ابی حنبلہ ج ۱ ص ۱۱۶۲۸، ح ۱۹۱؛ تاریخ کبیر بخاری ج ۸ ص ۳۲۲، رقم ۳۲۵۱؛ صحیح بخاری ج ۸ ص ۳۷، ح ۸۵۶۱؛ صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱، ح ۱۱۰۶۳؛ سنن سعید بن مسعود ج ۲ ص ۳۲۲، ح ۲۹۰۳؛ مسند ابی یوسف ج ۱ ص ۳۲۳، ح ۲۹۰۳؛ کتاب السنن ج ۳ ص ۳۳۶، ح ۹۲۳-۹۲۳؛ مسند ابی یوسف ج ۱ ص ۹۳۵، ح ۲۳۳؛ مسند ابی داؤد ج ۳ ص ۲۲۵، ح ۳۲۶۳؛ سنن ابی یوسف ج ۲ ص ۲۳۳، ح ۳۶۶۳-۳۶۶۳؛ مسند ابی یوسف ج ۲ ص ۳۰۹، ح ۱۱۹۳؛ مستدرک حاکم ج ۲ ص ۱۳۸؛ سنن بیہقی ج ۸ ص ۱۷۱؛ شرح السنن بغوی ج ۱۰ ص ۲۲۶، ح ۲۵۵۳

نے مجھے کچھ لوگوں کی پہچان بتائی ہے اور بیشک میں وہ صفتیں ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں۔ جو اپنی زبان پر یہ کلمہ حق جاری کر رہے ہیں۔

پھر حضرت علیؑ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لیکن یہ حق ان کے یہاں سے نیچے نہیں اترتا یہ لوگ خدا کے نزدیک بدترین اور مبغوض ترین مخلوق ہیں ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہے جس کا ایک بازو بکری کے تھن یا عورت کے سینہ جیسا ہے۔

جب حضرت علیؑ نے ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کر دیا تو اس شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا مگر وہ تلاش کے باوجود نہ ملا تو آپ نے فرمایا: جاؤ دوبارہ جا کر تلاش کرو خدا کی قسم میں جھوٹا نہیں ہوں اور نہ مجھ سے کوئی جھوٹی بات کہی گئی ہے اور آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی: پھر لوگ گئے اور اس کو ایک خراب (ویران زمین) سے ڈھونڈ کر لائے اور حضرت علیؑ کے سامنے رکھ دیا عبید اللہ کہتے ہیں: کہ میں وہاں موجود تھا اور اس حکم اور حضرت علیؑ کے قول کی صداقت دیکھ رہا تھا۔

حدیث: ۱۷۸ | أخبرنا محمد بن معاوية بن يزيد قال: حدثنا علي بن هاشم [بن البريد]، عن الأعمش، عن خيثمة [بن عبد الرحمن]، عن سويد بن غفلة قال: سمعت علياً يقول: إذا حدثتكم عن نفسي فإن الحرب خدعة، وإذا حدثتكم عن رسول الله (ص) فإن الحرب خدعة، أحب إلى من أن أكذب على رسول الله، سمعت رسول الله (ص) يقول:

((يخرج قوم أحداث الألسن، سفهاء الأحلام، يقولون من خير قول البرية، لا يجاوز إيمانهم حناجرهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فإن أدركتهم فاقتلهم، فإن في قتلهم أجراً لمن قتلهم يوم القيامة)).

سويد بن غفلة سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اگر میں اپنی طرف سے کچھ تم سے کہوں تو جان لو کہ یہ جنگ فریب اور دھوکا ہے۔

اور اگر رسول اکرم ﷺ کی طرف سے کچھ کہوں تو جان لو کہ مجھے آسمان سے گرنا منظور ہے مگر آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹ کی نسبت دینا قبول نہیں ہے میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ "ایک قوم پیدا ہوگی جو کم عمر اور بیوقوف ہوگی وہ لوگ روئے زمین پر بہترین سے بہترین باتیں کریں گے لیکن ان کا ایمان ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیر لکمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر وہ لوگ تمہیں مل جائیں تو ان کو قتل کر ڈالنا اس لئے کہ روز قیامت ان کے قتل کرنے والے کو اجر و ثواب ملے گا۔"

حدیث: ۱۷۹ | أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] و القاسم بن زكريا قال: حدثنا عبيد الله [بن موسى]، عن [اسرائيل] بن يونس، عن [جده] أبي إسحاق، عن سويد بن غفلة، عن علي قال: قال رسول الله (ص): ((يخرج قوم من آخر الزمان يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، قتلهم حق على كل مسلم)).

حدیث ۱۷۸: مسند غلیلی: ص ۲۳، ج ۱۶۸؛ مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۵۷، ج ۱۸۶، ص ۱۸۷؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۳۲۹، ج ۱۰۸۶؛ فضائل احمد: ص ۷۰، ج ۱۱۹۸؛ صحیح مسلم: ج ۲، ص ۳۶، ج ۱۰۶۶؛ سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۲۳۳، ج ۳۷۶؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۱۳۶، ج ۶۷۳۹؛ بحر مفیر طبرانی: ج ۲، ص ۱۰۰، ج ۱۰۳۹؛ مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۳۰، ج ۸۰۳؛ مناقب ابن مغازی: ص ۵۷، ج ۸۱

حدیث ۱۷۷: صحیح مسلم: ج ۲، ص ۳۹، ج ۱۰۶۶؛ المعرفۃ والتاریخ: ج ۳، ص ۳۹۱؛ کتاب التائبین: ج ۱، ص ۳۲۸، ج ۹۲۸؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۳۸۷، ج ۶۹۳۹۔ تاریخ بغداد: ج ۱۰، ص ۳۰۵، ج ۵۳۵۳؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۱۷۱۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ: آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

حدیث: ۱۸۰: أخبرني زكريا بن يحيى قال: حدثنا [أبو كريب] محمد بن العلاء قال: حدثنا إبراهيم بن يوسف [بن إسحاق بن أبي إسحاق]، عن أبيه، عن أبي إسحاق، عن أبي قيس الأودي، عن سويد بن غفلة، عن علي، عن النسبي (ص) قال: ((يخرج في آخر الزمان قوم يقرءون القرآن لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية، قتالهم حق على كل مسلم، سيماهم [التحليق])).

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا: کہ آخری زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کی تلاوت تو کرتے ہوں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے ان کو قتل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔

حدیث: ۱۸۱: أخبرنا أحمد بن حنبل بن يونس [بن يونس]، عن إبراهيم بن عبد الأعلى، عن طارق بن زياد قال: خرجنا مع علي إلى الخوارج فقتلهم، ثم قال: انظروا فإن نبي الله (ص) قال: إنه سيخرج قوم يتكلمون بالحق لا يجاوز حلقهم، يخرجون من الحق كما يخرج

السهم من الرمية، سيماهم أن فيهم رجلاً أسود مخدج إليه، في يده شعرات سوداء، إن كان هو فقد قتلتم شر الناس، وإن لم يكن هو فقد قتلتم خير الناس. فبكينا ثم قال: اطلبوا، فطلبنا فوجدنا المخدج فحمرنا سجداً وخر معنا ساجداً غير أنه قال: يتكلمون بكلمة الحق.

طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم لوگ امام علیؓ کے ہمراہ خوارج سے جنگ کرنے کے لئے نکلے تو امام علیؓ نے ان کو قتل کرنے کے بعد فرمایا: دیکھ لو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ: عنقریب ایسے لوگ وجود میں آئیں گے جو حق کی باتیں تو کریں گے مگر حق ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا یہ دین سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔

ان کی پہچان یہ ہوگی کہ ان میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا اس کے ہاتھ پر سیاہ رنگ کے بال ہوں گے اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو جان لو کہ تم نے حلق خدا میں بدترین شخص کو قتل کر دیا اور اگر وہ ان میں نہ ہو تو جان لو کہ تم نے بہترین مخلوق کو قتل کیا ہے یہ سن کر ہم لوگ رونے لگے اس کے بعد امام علیؓ نے ہمیں اس کے تلاش کرنے کا حکم دیا جب ہم اسے ڈھونڈ کر لائے تو ہم سب امام علیؓ کے ہمراہ مہدہ میں گر پڑے امام علیؓ کہتے جاتے تھے کہ یہ لوگ تو حق کی باتیں کرتے تھے!؟

حدیث: ۱۸۲: أخبرنا الحسن بن مدرک قال: حدثنا يحيى بن عمار قال: أخبرنا أبو عوانة قال: أخبرنا أبو بلج يحيى بن سليم بن بلج قال: أخبرني أبي سليم بن بلج: أنه كان مع علي في النهروان قال: كنت قبل ذلك أصارع رجلاً على يده شيء فقلت: ما شأن يدك؟ قال: أكلها بعير. فلما

حدیث ۱۸۱: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۰۹، ج ۸۲۸، ص ۳۱۰، ج ۱۲۵۵؛ فضائل احمد: ص ۱۴۲، ج ۱۳۲۳؛
الانساب الاشراف: ص ۲۸۳، ج ۳۶۷۔

حدیث ۱۷۹: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۵۳، ج ۱۳۳۶؛ کتاب السنہ: ص ۳۷۲، ج ۹۱۱۔

حدیث ۱۸۰: کاشف ابن عدی: ج ۱، ص ۲۳۷؛ کشف الاستار: ج ۲، ص ۳۶۳، ج ۱۸۵۸۔

كان يوم النهروان وقتل عليّ الحورورية، فحزّ عليّ من قتلهم حين لم يجدني الشدي فطاف حتى وجدته في ساقية فقال: صدق الله وبلغ رسوله وقال: لبي منكبه ثلاث شعرات مثل حلمة الشدي.

ابوسلیم بن بلج سے روایت ہے کہ وہ امام علیؑ کے ساتھ جنگ نہروان میں تھے وہ کہتے ہیں کہ میں اس جنگ سے پہلے ایک شخص سے کشتی لڑا کرتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا یہ ہاتھ کیسا ہے؟ اس نے کہا: اسے اونٹ نے چبا لیا ہے اور جب نہروان کے روز امام علیؑ نے سخت جنگ کی تو اس کے بعد آپ اس ”ذوالثری“ کو قتل ہونے والوں میں ڈھونڈنے لگے مگر جب وہ نہ ملا تو آپ نے چکر لگاتا شروع کیا یہاں تک کہ وہ ایک نشیب میں ملا یہ دیکھ کر آپؑ نے فرمایا کہ خدا نے حج فرمایا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی اور فرمایا تھا کہ اس کے بازو پر پستان کے سرے کی طرح تین بال ہوں گے۔

خوارج کی پہچان

حدیث: ۱۸۳ اخیرنا علی بن المنذر قال: أخبرنا [محمد] بن فضیل قال: حدّثنا عاصم بن کلیب [بن شہاب] الجرمی، عن أبيه قال: كنت عند عليّ جالساً إذ دخل رجل عليه ثياب السفر، قال: وعليّ يكلم الناس و يكلمونه، فقال: يا أمير المؤمنين أتأذن أن أتكلّم؟ فلم يلتفت إليه وشغله ما هو فيه، فجلست إلى الرجل فسالته: ما خبرك؟ قال كنت معتمراً فلقيت عائشة فسالت لي: هؤلاء القوم الذين خرجوا في أرضكم يسمون حورورية؟ قلت: خرجوا في موضع يسمى حوراء فسموا بذلك. فقالت: طوبى لمن شهد هلكتهم، لو شاء ابن أبي طالب لأخبركم خبرهم، قال: فجئت أسأله عن خبرهم. فلما فرغ عليّ قال: أين المستأذن؟ فقضّ عليه كما قضّ علينا، قال [عليّ]:

إني دخلت على رسول الله (ص) وليس عنده أحد غير عائشة أم المؤمنين فقال لي: ((كيف أنت يا عليّ وقوم كذا وكذا))؟ قلت: الله ورسوله أعلم. وقال ثم أشار بيده فقال: ((قوم يخرجون من المشرق يقرءون القرآن لا يجاوز سراقهم، يسمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية، فيهم رجل منخدج كأن يده شدي)). أنشدكم بالله أخبرتكم بهم؟ قالوا: نعم. قال: أنشدكم بالله

حدیث ۱۸۲: یہ حدیث اس سند کے ساتھ کسی دوسرے ماخذ میں نہیں مل سکی.

اخبرتکم انه فيهم؟ قالوا: نعم. قال فأتيتوني فاحبرتموني انه ليس فيهم فحلفت لكم بالله انه فيهم فأتيتوني به تجرونه كما نعت لكم؟ قالوا: نعم. قال: صدق الله ورسوله.

کلیب بن شہاب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں امام علی علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اتنے میں ایک شخص لباس سفر پہنے ہوئے آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین علیہ السلام کیا مجھے بھی بولنے کی اجازت ہے؟ لیکن آپ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور اسی طرح گفتگو میں مشغول رہے میں اس شخص کے نزدیک بیٹھ گیا اور اس سے پوچھا: کہ بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے کہا میں عمرہ پر گیا تھا وہاں عائشہ سے ملاقات ہوئی انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری سرزمین پر جو گروہ پیدا ہوا ہے وہ لوگ اپنے کو حور یہ کیوں کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ لوگ جہاں پیدا ہوئے ہیں وہاں کا نام حوراء ہے اس لئے وہ لوگ اپنے کو حور یہ کہتے ہیں۔

یہ سن کر انھوں (عائشہ) نے فرمایا: خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو ان کی ہلاکت کا مشاہدہ کرے اگر ابوطالب کے فرزند (حضرت علی) چاہیں گے تو تمہیں ان کے بارے میں بتائیں گے، میں یہاں آیا ہوں تاکہ امام علی علیہ السلام سے ان کے بارے میں کچھ دریافت کروں غرض کہ جب امام علی علیہ السلام اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کہ وہ اجازت لینے والا شخص کہاں ہے؟ اس شخص نے جو کچھ کہانی ہمیں سنائی تھی امام علی علیہ السلام سے بھی بیان کر دی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میں رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں

سوائے ام المؤمنین عائشہ کے کوئی اور نہ تھا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ”اے علی علیہ السلام اس طرح کی قوم کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے پھر آنحضرت نے اس قوم کے بارے میں بتایا کہ وہ ایسے ایسے ہوں گے۔“ میں نے عرض کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

”کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے جو قرآن کی تلاوت تو کر رہے ہوں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک ناقص شخص ہوگا جس کا ہاتھ عورت کے پستان جیسا ہوگا پھر حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں سے کہا، میں تم لوگوں سے خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں بتاؤ میں نے ان لوگوں کے بارے میں بتا دیا؟

سب نے کہا: جی ہاں پھر آپ علیہ السلام نے کہا تمہیں قسم ہے بتاؤ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ شخص ان میں ہے؟ سب نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اس کے بعد تم لوگ آئے اور کہنے لگے کہ وہ شخص ان میں نہیں ہے تو میں نے قسم کھا کر کہا کہ وہ شخص انہیں میں ہے اس کے بعد تم لوگ اس کو کھینچتے ہوئے لائے تھے اور اس میں وہ صفتیں تھیں جو میں نے تمہیں بتائی تھیں۔

سب نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سچ ہے۔

حدیث ۱۸۳: مسند احمد: ج ۲، ص ۴۵۰، ج ۱۳۷۸-۱۳۷۹، فضائل احمد: ج ۱، ص ۱۲۲۳، کتاب السنۃ: ج ۳۲۸، ج ۹۱۳، ص ۵۸۵، ج ۱۳۲۷، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۶۳، ج ۳۶۲، ص ۳۷۵، ج ۳۸۳، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۲۵، ج ۹۸۷، ص ۳۶۱، ج ۸۳۹، دلائل النبوة: ج ۱، ص ۴۴۳، ج ۲، ص ۴۴۳.

حدیث: ۱۸۴ أخبرنا محمد بن العلاء قال: حدثنا أبو معاوية محمد بن خازم، عن الأعمش، عن زيد، (وهو ابن وهب) عن علي بن أبي طالب قال: لما كان يوم النهروان لقي الحوارج فلم يبرحوا حتى شجروا بالرماح فقتلوا جميعاً قال علي: اطلبوا إذا الشدية فطلبوه فلم يجدوه، فقال علي: ما كذبت ولا كذبت، اطلبوه، فطلبوه فوجدوه في وهدة من الأرض عليه ناس من القتل، فإذا رجل على يده مثل سبلات السنور، فكبر علي والناس، وأعجبهم ذلك.

زيد بن وهب سے روایت ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: نہروان کے دن جب خوارج سے مقابلہ ہوا اور وہ ہٹائے نہ ہوئے جب تک کہ ان پر تیر نہ برسائے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ سب کے سب قتل کر دئے گئے حضرت علیؑ نے ذوالثیاء کو تلاش کرنے کے لئے کہا تو لوگوں نے تلاش کیا مگر اسے نہ پایا پھر امامؑ نے فرمایا: خدا کی قسم میں آج تک جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی مجھ سے کوئی جھوٹ بات کہی گئی ہے۔ وہ ان ہی لوگوں میں ہے، اسے ڈھونڈو۔ لوگوں نے ڈھونڈنا شروع کیا تو اس کو ایک گڑھے میں کچھ لاشوں کے نیچے دبا ہوا پایا اس کے ہاتھ پر بلی کی مونچھ کی طرح بال تھے تو لوگوں نے امام علیؑ کے ساتھ تکبیر کہی اور سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔

حدیث: ۱۸۵ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال: حدثنا الفضل بن دكين، عن موسى بن قيس الحضرمي، عن سلمة بن كهيل، عن زيد بن وهب قال: خطبنا علي بن قنطرة الدين فقال: إنه قد ذكر لي خارجة تخرج من قبل المشرق وفيهم ذو الشدية، فقاتلهم، فقالت الحرورية بعضهم لبعض: لا تكلموه فيردكم كما ردم يوم حروراء، فشجر بعضهم بعضاً بالرماح فقال رجل من أصحاب علي: اقطعوا العوالي، (والعوالي: الرماح) فداروا واستداروا، وقتل من حدیث: ۱۸۳ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷، ص ۵۵۸، ح ۳۷۹۰۲، نیز حدیث نمبر ۱۸۶ و ۱۸۵ کے منابع.

اصحاب علیؑ اثنی عشر رجلاً أو ثلاثة عشر رجلاً،

فقال علي: التمسوا المسخج. وذلك في يوم شات فقالوا: ما نقدر عليه. فركب علي بغلة النبي (ص) الشهاء فأتى وهدة من الأرض فقال: التمسوه في هذلاء، فأخرج فقال: ما كذبت ولا كذبت. فقال: اعلمووا ولا تتكلموا، لولا إني أخاف أن تتكلموا لأخبرتكم بما قضى الله لكم علي لسانه (يعني النبي (ص)) ولقد شهدنا ناس باليمن. قالوا: كيف يا أمير المؤمنين؟ قال: كان هو أهم معنا.

زيد بن وهب کہتے ہیں: کہ امام علیؑ نے دیزجان کے پل پر ہم لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ مشرق سے ایک گروہ خروج کرے گا اور ان میں ذوالثیاء یعنی پستان والا شخص ہوگا تم کو ان سے جنگ کرنی چاہئے۔ یہ سن کر خوارج آپس میں کہنے لگے کہ ان سے بات نہ کرو اس لئے کہ وہ حروراء کے دن کی طرح تمہیں جنگ سے منصرف کر دیں گے۔ اتنے میں یہ لوگ تیر اندازی کے لئے الگ الگ ہو کر پھیل گئے اور جنگ کا بازار گرم ہو گیا۔

امام علیؑ کے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ ان کے نشانوں اور نیزوں کو قطع کر دو اس جنگ میں امام علیؑ کے ساتھیوں میں بارہ یا تیرہ افراد شہید ہو گئے اس کے بعد امام نے فرمایا کہ اس ناقص ہاتھ والے شخص کو ڈھونڈو اور وہ زمانہ سردیوں کا تھا لہذا لوگوں نے کہا کہ یہ ہمارے بس میں نہیں ہے تو امام علیؑ خود حضور ﷺ کے مرکب (شہبہاء) پر سوار ہو کر ایک نشیب کی طرف تشریف لائے اور فرمایا:

انہیں لاشوں میں سے تلاش کرو تو وہ ان لاشوں کے نیچے سے نکالا گیا اسے دیکھ کر آپ نے فرمایا: کہ آج تک نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ ہی جھٹلایا گیا ہوں، پھر فرمایا: تم کو عمل کرنا چاہئے نہ کہ قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھنا چاہئے اگر مجھے تم لوگوں

کے سلسلہ میں یہ ڈرتا ہوتا کہ تم قسمت پر تکیہ کر کے بیٹھ جاؤ گے تو تمہیں وہ سب احکام بتا دیتا جو خدا نے تمہارے لئے اپنے نبی کی زبان سے جاری کئے ہیں، لیکن کے لوگ بھی ہمارے درمیان ہیں، لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنینؑ وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔

حدیث: ۱۸۶: أخبرنا العباس بن عبد العظیم قال: حدثنا عبد الله بن عباس بن هشام قال: أخبرنا عبد الملك بن أبي سليمان، عن سلمة بن كهيل قال: حدثنا زيد بن وهب: أنه كان في الجيش الذين كانوا مع عليّ الذين ساروا إلى الخوارج، فقال عليّ: أيها الناس إنني سمعت رسول الله (ص) يقول: ((سيخرج قوم من أمّتي يقرءون القرآن، ليس قراءتكم إلى قرانهم بشيء ولا صلواتكم إلى صلواتهم بشيء، ولا صيامكم إلى صيامهم بشيء، يقرءون القرآن يحسون الله لهم وهو عليهم، لا تجاوز صلواتهم تراقيهم، يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية))، لو يعلم الجيش الذين يصيرونهم ما قضى لهم على لسان نبيهم (ص) لا تكلوا عن العمل، وآية ذلك أن فيهم رجلاً له عضد وليست له ذراع، على رأس عضده مثل حلمة لذي المرأة، عليه شعرات بيض، فتنهبون إلى معاوية وأهل الشام، وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذرائعكم وأموالكم! والله إنني لأرجو أن يكونوا هؤلاء القوم فأنهم قد سفكوا الدم الحرام وأغاروا وهي سرح الناس، فسيروا على اسم الله.

قال سلمة: فنزلني مزيد من لآحتي مررنا على قنطرة [فلما التقينا] على الخوارج عبد الله بن وهب الراسي، فقال لهم: ألقوا الرماح وسلّموا سيوفكم من جفونها، فبأنّي أخاف أن ينادوكم [كما نادوكم يوم حروراء]. قال: فسلوا السيوف وألقوا جفونها، وشجرهم الناس (يعني برماحهم) فقتل بعضهم على

بعض، وما أصيب من الناس يومئذ إلا رجلاً. قال عليّ: التمسوا فيهم المخدج. فلم يجدوه، فلقم عليّ بنفسه حتى أتى أناساً قتلوا بعضهم عليّ بعض. قال: جزّوهم فوجدوه مما يلي الأرض فكبر عليّ وقال: صدق الله وبلغ رسوله (ص). فلقم إليه عبيدة السلماني فقال: يا أمير المؤمنين. الله الذي لا إله إلا هو سمعت هذا الحديث من رسول الله (ص)؟ قال: إي والله الذي لا إله إلا هو لسمعت من رسول الله (ص). حتى استحلفه ثلاثاً وهو يحلف له.

زيد بن وهب کہتے ہیں: کہ میں امام علیؑ کی اس فوج میں تھا جو خوارج سے جنگ کرنے کے لئے جا رہی تھی اس وقت حضرت علیؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”عنقریب میری امت میں سے ایک ایسا گروہ نکلے گا جو قرآن اس طرح پڑھ رہے ہوں گے کہ تمہاری قرأت ان کی قرأت کے مقابلہ میں کچھ نہ ہوگی اور نہ ہی تمہاری نماز اور روزے ان کی نماز اور روزوں کے مقابلہ میں کچھ ہوں گے۔ وہ قرآن کی تلاوت اس گمان سے کریں گے کہ وہ ان کے فائدہ میں ہے جب کہ وہ ان کے ضرر میں ہوگا، ان کی نمازیں ان کے گلے کے نیچے نہ اتریں گی وہ اسلام سے اس طرح باہر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

وہ فوج والے جوان سے لڑیں گے اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ رسول اسلام ﷺ کی زبانی ان کے بارے میں کیا طے ہوا ہے تو یہ لوگ (فوج والے) عمل کو چھوڑ کر قسمت پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ اس گروہ کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ایسا ہوگا جس کا ہاتھ کہنیوں سے نہ ہوگا اور اس کا بازو عورتوں کے پستان کے سرے کی طرح ہوگا جس پر کچھ سفید بال ہوں گے۔

جب تم لوگ معاویہ اور شام والوں سے لڑنے جاؤ گے اور ان لوگوں کو چھوڑ دو گے تو یہ لوگ ہمارے جاتے ہی تمہارے گھر والوں اور تمہارے اموال پر حملہ کریں

گے خدا کی قسم مجھے امید ہے کہ یہ لوگ بے گناہوں کا خون بہائیں گے اور لوگوں کے اموال کو غارت کریں گے۔ پس اللہ کا نام لے کر نکلو۔

سلمہ کہتے ہیں کہ زید نے مجھے پل سے گزار کر ایک جگہ چھوڑ دیا اور دیکھا کہ خوارج کے سردار عبد اللہ بن وہب راہی نے اپنی فوج سے تیر اندازی اور شمشیر زنی کے لئے کہا، اور کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہیں حروراء کے دن کی طرح قسم نہ دلائے ان لوگوں (خوارج) نے تیر اندازی اور شمشیر زنی شروع کر دی اور لوگوں (حضرت علی کے لشکر) نے تیروں کے ذریعہ ان کو منتشر کر دیا اور قتل کر کے کشتوں کے پستے لگا دیے مگر ہم لوگوں میں سوائے دو شخص کسی کو آسیب نہ پہنچا اور صرف دو آدمی شہید ہوئے۔ اس کے بعد حضرت علیؑ نے اس ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرنے کے لئے کہا مگر وہ نہ ملا تو حضرت علیؑ انہود نکلے اور ایک جگہ آئے جہاں لاشوں پر لاشے پڑے ہوئے تھے اسے زمین پر لاشوں کے نیچے پایا۔ اسے دیکھتے ہی امام نے بگیر کاغزہ بلند کیا اور فرمایا خدا نے سچ کہا اور اس کے رسول نے سچی خبر دی تھی اتنے میں عبیدہ سلمانی کھڑے ہوئے اور پوچھا اے امیر المؤمنینؑ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا آپ نے یہ حدیث رسول خدا ﷺ کی زبانی خود سنی ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ حدیث حضورؐ سے سنی ہے عبیدہ نے تین مرتبہ قسم دلائی اور آپ ﷺ نے قسم کھائی۔

حدیث: ۱۸۷: اخیرنا قتیبة بن سعید قال: حدّثنا [محمد بن ابراہیم] بن اسی عدی، عن [عبد اللہ] بن عون، عن محمد [بن سیرین]، عن عبیدة [السلمانی] قال: قال علی: لولا أن تبظروا لأبناکم ما وعد الله الذین یقتلونہم علی لسان محمد (ص). فقلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي ورب الكعبة، إي ورب الكعبة، إي ورب الكعبة.

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ فخر کرنے لگو گے تو میں تمہیں ان (خوارج) کے قتل کرنے کا وہ ثواب اور وعدہ الہی بتاتا جسے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی زبان سے فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے اس حدیث کو رسول اسلام ﷺ سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم ہاں کعبہ کے رب کی قسم۔

حدیث: ۱۸۸: اخیرنا إسماعیل بن مسعود قال: حدّثنا المعتمر بن سلیمان، عن عوف [بن اسی جمیلۃ الأعرابی] قال: حدّثنا محمد بن سیرین قال: قال عبیدة السلمانی: لما کان حیث أصیب أصحاب النہر قال علی: ابتغوا لہم، ولہم، إن كانوا هم القوم الذین ذکرہم رسول الله (ص) فإن فیہم رجلاً مخدج الید (او مدون الید او مؤذن الید) فابتغینا فدللناہ علیہ فلما راہ قال: الله اکبر، الله اکبر، الله اکبر. قال: والله لولا أن تبظروا (ثم ذکر کلمة معناہا) لحدّثتکم بما قضی الله [عزّ وجلّ] علی لسان نبیہ [صلی الله علیہ و آلہ وسلّم] لمن ولی قتل هؤلاء. قلت: أنت سمعته من رسول الله (ص)؟ قال: إي ورب الكعبة ثلاثاً.

حدیث ۱۸۷: مسند طحاوی: ج ۲، ص ۲۳، ج ۱۶۶، ج ۱۰، ص ۱۳۹، ج ۱۸۶۵۳-۱۸۶۵۴: مسند احمد: ج ۲، ص ۲۸۱، ج ۹۸۴، فضائل احمد: ج ۱۱۳، ص ۱۶۸، صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۷، ج ۱۵۵ (من کتاب الزکاة) کتاب السنہ: ج ۳، ص ۳۲۸، ج ۹۱۴، سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۳۳۲، ج ۳۷، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۸۱، ج ۳۳۲، مناقب ابن مغازی: ج ۶، ص ۸۰، مناقب خوارجی: ج ۲، ص ۲۶۲، ج ۳۳۵.

حدیث ۱۸۶: مصنف عبد الرزاق: ج ۱۰، ص ۱۴۷، ج ۱۸۶۵۰: مسند احمد: ج ۲، ص ۱۱۳، ج ۱۶۶، صحیح مسلم: ج ۲، ص ۴۷، ج ۱۰۶۶، سنن ابی داؤد: ج ۳، ص ۳۳۲، ج ۳۷، کتاب السنہ: ج ۳، ص ۳۳۲، ج ۹۱۴، ابی سید ابوطالب: ج ۳، ص ۳۳، ج ۱۵، سنن کبریٰ بیہقی: ج ۱، ص ۱۵۰، دلائل النبوة بیہقی: ج ۶، ص ۳۳۲، شرح السنہ ابوی: ج ۱۰، ص ۲۳۰، ج ۲۵۵۶.

عبیدہ سلمانی سے روایت ہے کہ جب نہروان والوں (خوارج) سے جنگ ہو چکی تو امام علیؑ نے فرمایا: کہ ان میں اس شخص کو تلاش کرو جو ناقص الید (یا چھوٹے ہاتھ والا) ہے اگر یہ گروہ وہی ہوگا جس کی خبر آنحضرتؐ نے مجھے دی ہے تو وہ شخص ان میں ضرور ہوگا ہم لوگ ڈھونڈنے نکلے اور جب وہ مل گیا تو امام علیؑ کے پاس لے آئے، امام علیؑ نے اس کو دیکھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور فرمایا: خدا کی قسم اگر مجھے تمہارے فخر کا خیال نہ ہوتا تو میں تم لوگوں کو ان کے قاتل کے ثواب کے بارے میں وہ فیصلہ سناتا جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی طے فرمایا تھا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: کیا آپؐ نے خود اس حدیث کو رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ آپؐ نے تین بار قسم کھا کر اقرار فرمایا۔

حدیث: ۱۸۹ أخبرنا محمد بن عبید بن محمد قال: حدثنا أبو مالك عمرو (وهو ابن هاشم)، عن إسماعيل (وهو ابن أبي خالد) قال: أخبرني عمرو بن قيس، عن المنهال بن عمرو [عن زربن بن حبيش أنه سمع علياً يقول: أنا فقات عين الفتنة، ولولا أنا ما قاتل أهل النهروان [وأهل الجمل]، ولولا أنني أخصي أن تتركوا العمل لأخبرتكم بالذي قضى الله [عز وجل] على لسان نبيكم (ص) لمن قاتلهم مبصراً لضلالتهم عارفاً بالهدى الذي نحن عليه.

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے فتنہ کی جڑ کو ختم کر دیا اگر میں نہ ہوتا تو نہ اہل نہروان سے جنگ کرنے والا کوئی ہوتا اور نہ اہل جمل سے کوئی لڑنے والا ہوتا اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم لوگ عمل

حدیث ۱۸۸: الشریحہ: ج ۳۲، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۳۷۰، ح ۵۷۵۰، تاریخ بغداد: ج ۱۱، ص ۱۱۸، رقم ۵۸۱۳، دلائل نبویہ، ج ۵، ص ۱۸۹۔

چھوڑ دو گے تو میں تمہیں وہ ثواب بتاتا جسے خدا نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی ان کے قاتل کے لئے طے فرمایا ہے۔ ایسا قاتل جو ان کی ضلالت سے آگاہ اور اس ہدایت سے واقف ہے جس پر ہم ہیں۔

حدیث ۱۸۹: مصنف عبدالرزاق: ج ۱۰، ص ۱۳۹، ح ۱۸۶۵۱، ص ۱۵۰، ح ۱۸۶۵۷، ص ۱۵۲، ج ۱۸۶۶۳، مسند احمد: ج ۳، ص ۳۲۶، ح ۹۰۸، ص ۹۰۹، ص ۳۳۵، ح ۹۳۳، مسند حمیدی: ج ۱، ص ۵۳۳، ح ۱۴۷۱، کتاب السنہ: ج ۳۳۰، ص ۹۱۵، ح ۲۳۳، ج ۹۱۹، مناقب کوئی: ج ۲، ص ۳۲۳، ح ۷۹۷، ص ۳۲۷، ح ۳۲۸، ص ۷۹۹، تاریخ بغداد: ج ۷، ص ۲۳۹، ح ۲۵۰، ج ۱۴، ص ۲۵۲، ح ۲۸۰، ج ۱۳، ص ۲۸۲، ح ۱۳، ص ۳۶۳، مسند ابویعلیٰ: ج ۱، ص ۲۹۶، ح ۳۵۸، ج ۳، ص ۲۳۲، ح ۲۳۵۳، کفایۃ الطالب کتبی: ج ۱، ص ۱۸۰۔

ابن عباسؓ کا خوارج سے مناظرہ

حدیث: ۱۹۰ | أخبرنا عمرو بن علی قال: حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال: حدثنا عكرمة بن عمار قال: حدثنا أبو زميل [سماك بن الوليد] قال: حدثني عبد الله بن عباس قال: لما خرجت الحرورية اعتزلوا في دار وكانوا ستة آلاف، فقلت لعلي: يا أمير المؤمنين أبرد بالصلاة لعلي أكلم هؤلاء القوم. قال: إني أخافهم عليك. قلت كلاً. فلبست وترجلت ودخلت عليهم في دار نصف النهار وهم يأكلون، فقالوا: مرحباً بك يا ابن عباس، فما جاء بك؟!

قلت لهم: أتيتكم من عند أصحاب النبي (ص) المهاجرين والأنصار، ومن عند ابن عم النبي (ص) وصهره، وعليهم نزل القرآن، فهم أعلم بتأويله منكم، وليس فيكم منهم أحد، لأبلغكم ما يقولون، وأبلغهم ما تقولون. فانتحى لي نفر منهم، قلت: هاتوا ما نقتسم على أصحاب رسول الله (ص) وابن عمه؟ قالوا: ثلاث. قلت: ما هن؟

قالوا: أما إحداهن فإنه حرم الرجال في أمر الله، وقال الله: ﴿إِنَّ الْحَكْمَ إِلَّا لِلَّهِ﴾ [الأنعام: ۶، ۳۰، ۶۷/يوسف: ۱۲] ما شأن الرجال والحكم؟ قلت: هذه واحدة.

قالوا: وأما الثانية فإنه قاتل ولم يسب [سبهم] ولم يغم، وإن كانوا كفاراً
لقد حلّ سبيلهم، ولئن كانوا مؤمنين ما حلّ سببهم ولا قتالهم. قلت: هذه لنتان
فما الثالثة؟ وذكر كلمة معناها:

قالوا: محى نفسه من أمير المؤمنين، فإن لم يكن أمير المؤمنين فهو
أمير الكافرين.

قلت: هل عندكم شيء غير هذا؟ قالوا: حسينا هذا.

قلت لهم: أرايتكم إن قرأت عليكم من كتاب الله جل ثناؤه وستة
ليته (ص) ما يرد قولكم أترجعون؟ قالوا: نعم.

قلت: أما قولكم ((حکم الرجال في امر الله)) فإني أقرأ عليكم في كتاب
الله أن قد صير الله حكمه إلى الرجال في ثمن ربع درهم، فأمر الله تبارك وتعالى
أن يسحگمو فيه، أرايت قول الله تبارك وتعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ فِجْرًا مِمَّا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ
يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ [۹۵/ المائدة: ۵] وكان من حكم الله أنه صيره إلى
الرجال يحكمون فيه، ولو شاء يحكم فيه، فجاز من حكم الرجال، أنشدكم
بِالله أحكم الرجال في صلاح ذات البين وحقن دمانهم أفضل أو في
أرب؟ قالوا بلى بل في هذا أفضل.

وفي المرأة وزوجها [قال الله عزّ جل]: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَاعْبُوا حُكْمًا مِنْ آهْلِهِ وَحُكْمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ [۳۵/ النساء: ۳] فنشدتكم بالله حكم
الرجال في صلاح ذات بينهم وحقن دمانهم أفضل من حكمهم في بضع
امرأة؟ أخرجت من هذه؟ قالوا: نعم.

قلت: وأما قولكم ((قاتل ولم يسب ولم يغم)) أفنسون أمكم عائشة
تستحلون منها ما تستحلون من غيرها وهي أمكم؟ فإن قلت: إنا نستحل منها ما
نستحل من غيرها فقد كفرتم، وإن قلت: ليست بأمنا فقد كفرتم، ﴿النبي أولى
بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم﴾ [۶/ الأحزاب: ۳۳] فأنتم بين
ضاليتين فأتوا منها بمخرج؟ أخرجت من هذه؟ قالوا: نعم.

وأما محى نفسه من أمير المؤمنين فأنا أتیکم بما ترضون، أن لبي الله (ص)
يوم الحديبية صالح المشركين فقال لعلي: ((اكتب يا علي: هذا ما صالح عليه
محمد رسول الله (ص). قالوا: لو نعلم أنك رسول الله (ص) ما قاتلناك. فقال
رسول الله (ص): ((امح يا علي، اللهم إنك تعلم أني رسول الله، امح يا علي
واكتب: هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله)). والله لرسول الله (ص) خير من
علي وقد محى نفسه، ولم يكن محوه نفسه ذلك محاه من النبوة، أخرجت
من هذه؟ قالوا: نعم. فرجع منهم ألفان وخرج سالرهم فقتلوا على
ضلالتهم، قتلهم المهاجرون والأنصار.

عبد الله بن عباس کہتے ہیں کہ جب خوارج نے خروج کیا اور چھ ہزار کی تعداد میں
ایک مقام پر جمع ہو گئے تو میں نے حضرت علیؓ سے عرض کی: اے امیر المؤمنینؓ
نماز میں تھوڑی دیر فرمائیے تاکہ میں اس قوم (خوارج) سے کچھ باتیں کروں حضرتؓ
نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ یہ لوگ کہیں تمہیں نقصان نہ پہنچائیں میں نے کہا میں نہیں
ڈرتا پھر میں نے کپڑے بدلے کنگھی کی اور دوپہر کے وقت ان کے علاقہ میں داخل ہو
گیا وہ لوگ کھانے میں مشغول تھے مجھے دیکھ کر انہوں نے مجھے خوش آمدید کہی اور آنے
کا سبب دریافت کیا میں نے کہا میں رسول اکرم ﷺ کے اصحاب مہاجرین و انصار
اور حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آ رہا ہوں قرآن ان پر
نازل ہوا ہے پس وہ تم لوگوں سے زیادہ تاویل قرآن کا علم رکھتے ہیں اور ان کا کوئی
آدمی تم میں نہیں ہے میں آیا ہوں تاکہ جو وہ کہہ رہے ہیں تمہیں بتاؤں اور جو تم لوگ
کہہ رہے ہو وہ انہیں بتا دوں.

یہ سن کر ان میں سے کچھ لوگ میرے قریب آئے میں نے کہا بتاؤ اصحاب رسول
خدا اور ان کے چچا زاد بھائی کے سلسلہ میں تمہیں کیا اعتراض ہیں؟ وہ کہنے لگے تین

اعتراض، میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہنے لگے پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ انھوں نے حکم الہی میں لوگوں کو حکم قرار دیا جب کہ اللہ فرماتا ہے ”حکم صرف خدا ہی کے لئے ہے“ (انعام ۶۷، ۶۸، ۶۹) لہذا لوگوں کا حکم ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ میں نے کہا یہ ایک اعتراض، انھوں نے کہا دوسرا اعتراض یہ کہ انھوں نے جنگ کی مگر نہ اسیر بنایا اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا اگر وہ کافر تھے تو یہ جائز تھا اور اگر وہ مومن تھے تو ان سے جنگ کرنا بھی حرام ہے میں نے کہا اچھا یہ تو دوسرا اعتراض ہوا، اب ذرا تیسرا اعتراض بیان کرو انھوں نے کہا: اپنے نام کے آگے سے امیر المؤمنین بنا دیا اگر یہ امیر المؤمنین نہیں ہیں تو امیر الکافرین ہیں۔ میں نے کہا اس کے علاوہ بھی کوئی اعتراض ہے؟ وہ بولے نہیں، یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

میں نے کہا اگر میں قرآن مجید اور حدیث رسول سے تمہارے ان عقیدوں کو غلط ثابت کر دوں تو کیا تم اپنے مذہب سے واپس پلٹ آؤ گے انھوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے کہا: تمہارا پہلا اعتراض کہ انھوں نے امر خداوندی میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تمہارے سامنے کتاب خدا سے بیان کرتا ہوں کہ اس نے لوگوں کو اس چیز کے لئے بھی حکم قرار دیا ہے جس کی قیمت ایک چوتھائی درہم ہو کیا تم نے خداوند متعال کا یہ قول نہیں پڑھا ہے، ارشاد ہوتا ہے اے ایمان والو! تم حالت احرام میں شکار قتل مت کرو اور اگر تم میں سے کوئی قتل کر دے تو جیسا جانور شکار کیا ہے ویسا ہی اس کے بدلے میں دے جس کا حکم تم میں سے دو عادل آدمی دیں گے (مائدہ ۹۵) دیکھو یہ حکم لوگوں کی طرف ہے کہ وہ حکم کریں جب کہ یہ حکم الہی ہے اور اگر خدا چاہتا تو خود ہی حکم کر سکتا تھا پس لوگوں کو حکم بنانا جائز ہے۔

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ دو گروہوں میں صلح کرا کر خون ریزی سے بچانے کے لئے لوگوں کو حکم بنانا افضل اور بہتر ہے یا ایک خرگوش کے معاملہ میں حکم بنانا بہتر ہے؟ بیشک اس خوزریزی میں حکم مقرر کرنا افضل و بہتر ہے۔

میں نے کہا زین و شوہر کے مسئلہ میں خداوند عالم کہتا ہے کہ ”اگر تمہیں ان دونوں میں جدائی کا ڈر ہو تو ایک حکم مرد کی طرف سے اور ایک حکم عورت کی طرف سے مقرر کر کے بھیجو“ (نساء ۳۵)

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ کہ دو گروہوں میں صلح کرا کر خوزریزی سے بچانے کے لئے حکم بنانا ضروری ہے یا ایک عورت کے معاملہ میں حکم بنانا ضروری ہے اس اعتراض سے باہر نکلیں یعنی اب تو یہ اعتراض باقی نہ رہا، وہ بولے جی ہاں یہ اعتراض ختم ہوا۔

میں نے کہا اب تمہارا دوسرا اعتراض کہ جنگ کی مگر نہ اسیر کیا، اور نہ ہی مال غنیمت لوٹا تو تم خود ہی بتاؤ کیا تم ام المؤمنین عائشہ کو جو تمہاری ماں ہیں اسیر کرو گے اور جو کچھ کفار کے لئے جائز سمجھتے ہو وہ ان کے لئے بھی جائز جانتے ہو اگر تم یہ کہو کہ ہاں جائز ہے جس طرح کفار کے سلسلہ میں جائز ہے تو تم کافر ٹھہرے اور اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں تو بھی تم کافر ہوئے اس لئے کہ خدا کا ارشاد ہے: ”نبی مؤمنین کے نفسوں پر ان سے زیادہ حاکم ہے اور ان (نبی) کی پیغمبروں کی ماں ہیں“ (احزاب ۶)

تم دونوں طرح کے جواب میں منکالت و گمراہی میں ہو اس سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کرو کیا میں نے اس اعتراض کا جواب بھی صحیح دیا اور میں بری الذمہ ہو

گیا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں جواب صحیح ہے۔

اب تمہارا تیسرا اعتراض کہ حضرت علیؑ نے اپنے نام کے آگے سے امیر المؤمنین ہٹا دیا ہے تو سنو میں تمہیں ایسا جواب دوں گا جس سے تم راضی ہو جاؤ گے، رسول اکرم ﷺ نے صلح حدیبیہ میں مشرکوں سے صلح فرمائی تو حضرت علیؑ سے فرمایا: کہ اے علیؑ لکھو کہ ان شرائط پر اللہ کا رسول محمدؐ مشرکین سے صلح کرتا ہے، تو مشرکین نے اعتراض کیا کہ اگر ہم تمہیں اللہ کا رسول مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے؟ یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ اسے مٹا دو تم تو جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اے علیؑ اسے مٹا دو اور لکھ دو کہ ان شرائط پر محمد بن عبد اللہ صلح کر رہا ہے، خدا کی قسم بتاؤ رسول اللہ افضل ہیں یا حضرت علیؑ جب کہ حضورؐ نے لفظ رسول اللہ کو اپنے نام کے آگے سے مٹا دیا اور ان کا یہ مٹانا خود کو مرجہ نبوت سے معزول کرنا تھا۔

اب بتاؤ کیا میں نے تمہارے اس اعتراض کا صحیح جواب دیا یا نہیں؟ وہ کہنے لگے جی ہاں آپ نے صحیح جواب دیا اور عہدہ سے بری ہو گئے۔ (اس مناظرہ کے بعد) دو ہزار افراد خارج میں سے واپس پلٹ آئے اور بقیہ نے بغاوت کی یہاں تک کہ اسی فضالت میں مہاجرین اور انصار کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

حدیث ۱۹۰: مصنف عبدالرزاق، ج ۱۰، ص ۱۵۷، ح ۱۸۶۷۸؛ مسند احمد، ج ۲، ص ۸۳، ح ۶۵۶۷، ج ۵، ص ۲۹۳، ح ۳۱۸۷؛ کتاب الاموال، ص ۱۷۲، ح ۳۳۵؛ المعرفۃ والتاریخ، ج ۱، ص ۵۲۲؛ مسند ابویوسف، ج ۱، ص ۳۶۷، ح ۳۷۳؛ مجمع کبیر طبرانی، ج ۱۰، ص ۲۵۷، ح ۱۰۵۹۸؛ جامع بیان العلم، ج ۲، ص ۱۰۳؛ مسند رک حاکم، ج ۲، ص ۱۵۰، ح ۱۵۲؛ سنن کبریٰ ترمذی، ج ۸، ص ۱۸۱، ح ۱۷۹؛ مناقب خوارزمی، ص ۲۶۰، ح ۲۳۳۔

پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئی

حدیث: ۱۹۱: اخیر بنی معاویہ بن صالح قال: حدَّثنا عبد الرحمن بن صالح قال: حدَّثنا عمرو بن ہاشم الجنبی، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن کعب القرظی، عن علقمة بن قیس قال:

قلت لعلی: تجعل بینک وبين ابن آكلة الأكباد حکماً؟ قال: إني كنت کتاب رسول الله (ص) يوم الحديبية فكتبت: ((هذا ما صالح عليه محمد رسول الله (ص) وسهيل بن عمرو))

فقال سهيل: لو علمنا أنه رسول الله (ص) ما قاتلناه، أمحها، فقلت: هو والله رسول الله (ص) وإن رغم أنفك، لا والله أمحوها. فقال رسول الله (ص): ((أرني مكانها)). فارتبه فمحاها وقال: ((أما إن لك مثلها ستأتيها وأنت مضطرب)).

علقمة بن قیس سے نقل ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنے اور ”آکلہ الاکباد“ کے بیٹے (یعنی جگر خوار عورت کے بیٹے معاویہ) کے

درمیان (دوسرے کو) حکم قرار دے رہے ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں حدیبیہ کے دن آنحضرت ﷺ کا کاتب تھا اور میں نے صلح نامہ یوں لکھا کہ ”ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد ﷺ اور سہیل بن عمرو صلح

کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ اگر ہم لوگ ان کو رسول مان لیتے تو جنگ ہی کیوں کرتے اس لفظ کو مٹاؤ اس وقت میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ خدا کے رسول ہیں چاہے تم اپنی ناک رگڑ ڈالو میں اس لفظ کو مٹا نہیں سکتا تو حضور ﷺ نے مجھ سے طلب کیا میں نے انھیں دیدیا پھر آپ ﷺ نے خود ہی مٹا کر فرمایا: ”اے علیؑ تمھارے لئے بھی ایسا ہی ایک دن آئے گا اور تم مجبور ہو گے“

حدیث: ۱۹۲: أخبرنا محمد بن محمد بن المشني ومحمد بن بشر قال: حدثنا محمد بن جعفر قال: حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق قال: سمعت البراء قال: لقا صالح رسول الله (ص) أهل الحديبية (وقال ابن بشر: أهل مكة) كتب علي كتاباً بينهم، قال: فكتب: ((محمد رسول الله (ص))، فقال المشركون: لا تكتب محمد رسول الله (ص)، لو كنت رسول الله (ص) لم نقاتلك. فقال لعلي: ((امحه)). قال: ما أنا بالذي أمحاه. فمحاها رسول الله (ص) بيده، فصالحهم علي أن يدخل هو وأصحابه ثلاثة أيام، ولا يدخلها إلا بجلبان السلاح.

براء سے روایت ہے جب رسول اسلام ﷺ نے حدیبیہ والوں سے صلح کی اور بشار کا کہنا ہے کہ اہل مکہ سے صلح کی تو امام علیؑ نے ایک صلح نامہ تیار کیا اور اس میں محمدؐ، اللہ کے رسول لکھا یہ دیکھ کر مشرکین نے کہا محمد رسول اللہ مت لکھو اگر ہم تمہیں اللہ کا رسول ﷺ مان لیتے تو تم سے جنگ ہی کیوں کرتے۔

(یہ سن کر) حضور ﷺ نے امام علیؑ کو اس لفظ کے مٹانے کے لئے کہا امام علیؑ نے عرض کی میں تو اس لفظ کو نہیں مٹاؤں گا تو خود حضورؐ نے اپنے دست مبارک سے مٹا دیا پھر صلح اس بات پر ہوئی کہ آنحضرت ﷺ مع اصحاب کے تمنا

روز تک مکہ میں آکر رہ سکتے ہیں مگر اس شرط پر کہ جلبان السلاح (یعنی اسلحہ میاں کے اندر ہی رہے)

حدیث: ۱۹۳: أخبرنا أحمد بن سليمان [الرهاوي] قال: حدثنا عبيد الله بن موسى قال: أخبرنا إسرائيل [بن يونس] عن [عنه] أبي إسحاق، عن البراء بن عازب قال: اعتمر رسول الله (ص) في ذي القعدة فآبى أهل مكة أن يدعوه يدخل مكة حتى قاضاهم علي أن يقيم فيها ثلاثة أيام، فلما كتبوا: ((هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله (ص))، قالوا: لا تقربها، لو نعلم أنك رسول الله (ص) ما منعناك بيته ولكن أنت محمد بن عبد الله. قال: ((أنا رسول الله (ص)) وأنا محمد بن عبد الله))، قال لعلي: ((امح رسول الله (ص))، فقال: والله لا أمحوك أبداً. فأخذ رسول الله (ص) الكتاب وليس يحسن يكتب، فكتب مكان رسول الله (ص) محمداً، فكتب: ((هذا ما قاضى عليه محمد بن عبد الله، لا يدخل مكة سلاح إلا السيف في القراب، وأن لا يخرج من أهلها بأحد إن أراد أن يتبعه، وأن لا يمنع أحداً من أصحابه إن أراد أن يقيم)). فلما دخلها ومضى الأجل أتوا علياً فقالوا: قل لصاحبك فليخرج عنا فقد مضى الأجل، فخرج رسول الله (ص)، فبعتته ابنة حمزة تنادي: يا عم يا عم! فتناولها علي، فأخذ بيدها فقال لفاطمة: دونك ابنة عمك، فحملتها، فاختصم لبيها علي و زيدو جعفر، فقال علي: أنا آخذها وهي ابنة عمي. وقال جعفر: ابنة عمتي وخالتها تحتي. وقال زيد: ابنة أخي. فقضى بها رسول الله (ص) لخالتها وقال: ((السخالة بمنزلة الأم)). ثم قال لعلي: ((أنت مني وأنا منك)). وقال لجعفر: ((أشبهت خلقي وخلقي)). ثم قال لزيد: ((أنت أخونا ومولانا)). فقال علي: ألا تنزّوج ابنة حمزة؟ فقال: ((أبها ابنة أخي من الرضاة)).

حدیث ۱۹۲: مسند طبرانی، ج ۹، ص ۲۱۳، مسند احمد، ج ۱۰، ص ۵۳۵، ج ۱۸۵، صحیح بخاری، ج ۳، ص ۲۳۱، صحیح مسلم، ج ۳، ص ۱۰، ج ۱۷۸۳، سنن ابی داؤد، ج ۲، ص ۱۶، ج ۱۸۳۴.

حدیث ۱۹۱: کتاب التہ: ج ۳، ص ۳۲۵، ج ۹۰۷، انساب الاشراف، ج ۱، ص ۲۳۲، ج ۳۲۷.

براء بن عازب کہتے ہیں کہ رسول اسلام ﷺ نے ماہ ذیقعدہ میں عمرہ کا احرام باندھا لیکن مکہ والوں نے انھیں داخل ہونے سے روک دیا یہاں تک کہ طے یہ پایا کہ مکہ میں صرف تین دن تک قیام کریں تو جب صلح نامہ لکھا گیا اور اس میں لکھا گیا کہ ”ان شرائط پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ کیا ہے تو مشرکین نے اعتراض کیا اور کہا کہ اگر ہم تم کو اللہ کا رسول جانتے تو تمہیں اس کے گھر سے منع ہی کیوں کرتے تم اللہ کے رسول نہیں بلکہ محمد بن عبد اللہ ہو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ میں ہی اللہ کا رسول ہوں اور میں ہی محمد بن عبد اللہ ہوں اور پھر امام علیؑ سے فرمایا: کہ رسول اللہ کی لفظ کو مٹا دو، امام علیؑ نے عرض کی میں اسے ہرگز مٹا نہیں سکتا تو آنحضرتؐ نے وہ کاغذ لیا اگرچہ وہ اچھی طرح نہیں لکھ سکتے تھے پھر بھی رسول اللہ کی جگہ محمدؐ لکھا اور پھر صلح نامہ لکھا گیا کہ یہ وہ فیصلہ ہے جیسے محمد بن عبد اللہ نے طے کیا ہے کہ وہ مکہ میں اس طرح داخل ہوں گے کہ شمشیر غلاف کے اندر ہوگی اور اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو اسے وہ مکہ سے باہر نہیں لے جائیں گے اور اگر ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص یہاں قیام کرنا چاہے تو اسے منع نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد جب آنحضرت ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور معینہ مدت قیام ہوئی تو اہل مکہ امام علیؑ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ اپنے نبی ﷺ سے کہہ دیں کہ مدت ختم ہو چکی ہے لہذا وہ شہر سے باہر نکل جائیں یہ سن کر حضور ﷺ شہر سے باہر نکلے اتنے میں جناب حمزہ کی صاحبزادی یحییٰ، چچا کہتی ہوئی آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے دوڑیں تو امام علیؑ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو دے دیا اور فرمایا اپنی چچا زاد چھوٹی بہن کو اٹھا لو تو جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے انھیں گود

میں اٹھالیا۔ ان کی پرورش کے سلسلہ میں امام علیؑ اور زید اور جعفر میں اختلاف ہوا تو امام علیؑ نے فرمایا ان کی کفالت میں کروں گا، میری چچا زاد بہن ہیں، جعفر نے کہا یہ میری چچا زاد بہن ہیں اور ان کی خالہ میری بیوی ہیں؛ زید نے کہا: یہ میری بہتی ہے یہ سن کر آنحضرت ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق خالہ کا ہے اس لئے کہ خالہ ماں کی جگہ ہوتی ہے۔

پھر آنحضرت ﷺ نے امام علیؑ سے فرمایا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور جعفر سے فرمایا تم صورت و سیرت میں میری طرح ہو اور زید سے فرمایا آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں۔

پھر امام علیؑ نے فرمایا: کیا آپ جناب حمزہ کی صاحبزادی سے شادی نہیں کریں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔

حدیث: ۱۹۳ اخیروننا محمد بن عبد اللہ بن المبارک قال: حدثنا بحیسی (وہو ابن آدم) قال: حدثنا اسرائیل، عن ابی إسحاق، عن ہانی بن ہانی وھیرس بن یریم، عن علی: انہم اختلفوا فی ابنة حمزة، فقضى بها رسول اللہ (ص) لخالئها وقال: ((الخالدة أم)). قلت: یا رسول اللہ (ص) ألا تزوجها؟ قال: ((انہالا تحلی لی انہا ابنة اخی من الرضاعة))، وقال لعلی: ((انت منسی وانا منک))، وقال لزید: ((انت اخی وانا مولانا))، وقال لجعفر: ((اشبهت خلقی وخلقی)).

حدیث ۱۹۳: مسند احمد: ج ۳۰، ص ۵۹۴، ح ۱۸۶۳۵، صحیح بخاری: ج ۵، ص ۱۷۹، سنن داری: ج ۲،

ص ۲۳۷، سنن بیہقی: ج ۸، ص ۵، شرح السنن لغوی: ج ۱۳، ص ۱۳۹، ح ۳۹۳۔

ہانی بن ہانی اور ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے کہ امام علیؑ فرماتے ہیں کہ جناب حمزہ کی بیٹی کی پرورش کو لے کر ہم میں اختلاف ہوا تو حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ حق ان کی خالہ کا ہے اور فرمایا: خالہ ماں کے برابر ہے میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اے رسول خدا کیا آپ ان سے نکاح نہیں کریں گے؟ تو آپ نے فرمایا: کہ یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں لہذا میرے لئے ان سے نکاح جائز نہیں ہے۔

آنحضرتؐ نے امام علیؑ سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور زید سے فرمایا: آپ ہمارے بھائی، بزرگ اور مددگار ہیں اور جعفرؑ سے فرمایا کہ تم صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہو۔

فہرستیں

آیات قرآن کریم

- ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس﴾ الاحزاب/۳۳، حدیث ۱۱، ص ۳۲۰.
- ﴿ان مات أو قتل انقلبتم على اعقابكم﴾ آل عمران/۱۳۳، حدیث ۶۳، ص ۳۲۰.
- ﴿يا أيها الذين آمنوا اذا ناجيتم الرسول... صدقة﴾ مجادلہ/۱۳، حدیث ۱۵۲، ص ۳۲۰.
- ﴿و ان خفتن شقاق بينهما فابعثوا حكما﴾ النساء/۳۵، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰.
- ﴿يا أيها الذين آمنوا لا تقتلوا الصيد و اتم حرم﴾ المائدة/۹۵، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰.
- ﴿ان الحكم الا لله﴾ الانعام/۵۷، یوسف/۶۷، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰.
- ﴿النبي اولی بالمؤمنین من انفسهم﴾ الاحزاب/۶، حدیث ۱۹۰، ص ۳۲۰.

احادیث رسول خدا ﷺ

۱. ابن سمیمہ: تقتلك الفتنة الباغية "سمیہ کے پسر تمہیں ایک باغی دستگرد قتل کرے گا" حدیث ۱۶۰.
۲. ابیغض علیا؟! "کیا تم علیؑ سے بغض رکھتے ہو" حدیث ۹۷.
۳. اذهب لوار اباک "جا کر اپنے پدر کو دفن کر دو" حدیث ۱۳۹.
۴. اشبهت خلقي و خلقي "تم (جعفر بن ابیطالب) صورت و سیرت میں میری شبیہ ہو" حدیث ۱۹۴، ص ۱۹۴.

حدیث: ۱۹۴۔ طبقات کبری: ج ۳، ص ۳۶؛ مسند ابن راہویہ: ج ۳، ص ۳۶؛ مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۲، ص ۳۶۸، ج ۵، ص ۸ و ۳۷۱، ج ۲۶؛ سنن ابن ابی داؤد: ج ۲، ص ۲۸۳، ج ۲۳۸؛ مسند ابویعلی: ج ۱، ص ۳۰۱، ج ۵۲۶، ص ۳۲۱، ج ۵۵۳؛ مشکل الآثار: باب ۳۸۲، ج ۳۳۵۲۔ ۳۳۵۵؛ صحیح ابن حبان: ج ۱۵، ص ۵۲۰، ج ۴۰۶، ص ۷۰؛ سنن کبریٰ بیہقی: ج ۸، ص ۵-۶؛ تاریخ بغداد: ج ۳، ص ۱۳۰؛ ترجمہ الامام علیؑ من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۱۳۹، ج ۱۷۳.

۵. الا احدثکما بأشقی الناس "کیا تم دونوں کو سستی ترین شخص کے بارے میں خبر شدوں" حدیث ۱۵۳.

۶. الا اعلمک دعاء اذا دعوت غفر لک؟ "آیا میں تمہیں اس دعا کی تعلیم شدوں کہ اگر تم نے اسے پڑھ لیا تو خداوند عالم تمہیں بخش دے گا" حدیث ۳۰.

۷. الا اعلمک کلمات اذا قلتھن غفر لک؟ "کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم شدوں کہ جس کے زبان سے ادا کرنے پر خداوند عالم تمہیں بخش دے گا" حدیث ۲۵-۲۹.

۸. الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ "کیا تم اس بات پر خوشنود نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۵۳.

۹. السم تعلمون انی اولیٰ بکل مؤمن من نفسہ؟ "کیا تم کو یہ نہیں معلوم کہ میں ہر مؤمن کے نفس پر اس سے برتر و حاکم ہوں" حدیث ۸۳، ۹۲، ۹۵.

۱۰. اللہ ولیی وانا ولی المومنین "خداوند عالم میرا ولی ہے اور میں مومنین کا ولی ہوں" حدیث ۱۵۷.

۱۱. اللہم اذهب عنہ الحر و البرد "خداوند اس (علیؑ) سے سردی اور گرمی کو دور فرما" حدیث ۱۵۱.

۱۲. اللہم اکفہ اذی الحر و البرد "خداوند اس (علیؑ) کو سردی و گرمی کی اذیتوں سے محفوظ فرما" حدیث ۱۳.

۱۳. اللہم ان الخیر خیر الآخرۃ فاغفر لانا نصار و المہاجرۃ "خداوند آخرت و پہلائی فقط آخرت کی ہے پس تو مہاجرین و انصار کو بخش دے" حدیث ۱۶۰، ۱۶۱.

۱۴. اللہم اهد قلبہ و سد لسانہ "خداوند اس (علیؑ) کے قلب کی ہدایت فرما اور اس کی زبان کو استوار فرما" حدیث ۳۳.

۱۵. اللہم انتنی باحب خلقک الیک یا کل معی من هذا الطیر "خداوند اے

خلوق میں سے اپنے محبوب ترین شخص کو میرے پاس بھیج دے تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو تاول فرمائے" حدیث ۱۰.

۱۶. اللہم ہولاء اہلی "خداوند انہی میرے اہل ہیں" حدیث ۱۱.

۱۷. اللہم ہولاء اہل بیٹی "خداوند انہی میرے اہل بیت ہیں" حدیث ۲۳.

۱۸. اما انت یا علی فحسبی و ابو ولدی و انت منی و انا منک "لیکن تم اے علی میرے داماد، میرے بیٹوں کے باپ ہو اور تم مجھ سے ہو میں تم سے ہوں" حدیث ۱۳۸.

۱۹. اما انت یا علی فصفی و امینی "اور تم اے علی میرے منتخب اور امین ہو" حدیث ۷۲.

۲۰. اما ان لک مشلھا ستاتیھا و انت مضطر "آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے ساتھ ایسا ہی (حادثہ) پیش آئے گا اور تم مجبور ہو گے" حدیث ۱۹۱.

۲۱. اما بعد ایہا الناس انی ولیکم "اما بعد، اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں" حدیث ۹۳.

۲۲. اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ "کیا تم (اس بات پر) راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۱۱، ۲۳، ۳۳، ۳۶، ۳۹، ۵۲، ۵۵، ۵۶، ۵۸، ۵۹، ۶۱، ۱۲۶.

۲۳. اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء هذه الامۃ "اے میری بیٹی فاطمہؑ! کیا تم اس بات پر راضی و خوشنود نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو" حدیث ۱۳۱.

۲۴. انت خلیفتی فی کل مومن "اے علیؑ! تم مومنین کے درمیان میرے خلیفہ و جانشین ہو" حدیث ۲۳.

۲۵. انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ "تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے ہے" حدیث ۶۳.

۲۶. انت منی و انا منک "تم (اے علیؑ) مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں" حدیث ۶۹، ۷۰.

۲۷. ان التقیما فعلی علی الناس "اگر تم دونوں ایک ساتھ ہو گئے ہو تو علیؑ سب کے

سردار ہیں“ حدیث ۸۹.

۲۸. ان بنی ہشام بن المغیرہ اساذنولی ”بنی ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت طلب کر رہے ہیں“ حدیث ۱۳۳، ۱۳۴.

۲۹. ان جسریئل کان یعارضنی بالقران کل سنة مرة ”جسریئل ہر سال ایک مرتبہ مجھ سے قرآن کا مقابلہ کرتے تھے“ (مجھے قرآن سناتے تھے) حدیث ۱۳۱، ۱۳۲.

۳۰. ان علیا منی و انا منہ ”یشک علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں“ حدیث ۶۶.

۳۱. ان فاطمة مضغمة منی یورینی مار ابھا ”یشک فاطمہ میرا کھڑا ہے جس چیز سے یہ پریشان ہوا اس سے مجھ پریشانی ہوتی ہے“ حدیث ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵.

۳۲. ان اللہ سبھدی قلبک وبیت لسانک ”(اے علی) عنقریب خداوند عالم تمہارے دل کی ہدایت (رؤن) اور تمہاری زبان کو (حق پر) استوار فرمائے گا“ حدیث ۳۲، ۳۳.

۳۳. ان اللہ مولای وانا ولی کل مومن ”یشک اللہ میرا مولا اور میں ہر مومن کا ولی ہوں“ حدیث ۷۹.

۳۴. ان اللہ ولیی وانا ولی کل مومن ”یشک اللہ میرا ولی اور میں ہر مومن کا ولی ہوں“ حدیث ۹۸.

۳۵. ان ملکاً من السماء لم یکن رآنی فاستاذن اللہ فی زیارتی ”آسمان کے ایک فرشتے نے مجھے نہیں دیکھا تھا تو اس نے خداوند عالم سے میری زیارت کی اجازت طلب کی“ حدیث ۱۳۰.

۳۶. ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن ”تم میں سے ایک (شخص ہے جو) تاویل قرآن پر جنگ کرے گا“ حدیث ۱۵۶.

۳۷. انہ سیخرج قوم یتکلمون بالحق لایجاوز حلو قہم ”عنقریب ایک ایسا گروہ جو میں آئے گا کہ جو حق کی باتیں تو کریں گے (مگر حق) ان کے گلے کے نیچے نہ اترے گا“ حدیث ۱۸۱.

۳۸. انہ لایؤذی عنی الا انا او علی ”(میرے حقوق کو) سوائے میرے اور علی کے کوئی

اور ادا نہیں کرے گا“ حدیث ۷۶.

۳۹. انہ منی بمنزلة ہارون من موسیٰ ”یشک وہ (علی) میری نسبت ویسے ہی ہیں جیسے ہارون کو موسیٰ سے“ حدیث ۱۲.

۴۰. انہا صغیرة ”(عمر ابو بکر کی جناب سیدہ کے ساتھ شادی کی درخواست پر آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ ابھی چھوٹی ہیں“ حدیث ۱۳۲.

۴۱. انی امرت ان ابلغہ انا اور رجل من اہل بیٹی ”مجھے حکم ہوا ہے کہ اس (سورہ برات) کو یا میں یا میرے اہلیت میں سے کوئی شخص پہنچائے“ حدیث ۷۵.

۴۲. انی دافع لوالی غدا الی رجل یحب اللہ ورسولہ ”کل میں علم اس کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہے“ حدیث ۱۵.

۴۳. او لآخر ضی ان تکون منی بمنزلة ہارون من موسیٰ ”کیا تم اس بات پر راضی و خوشنود نہیں ہو کہ تمہاری نسبت مجھ سے وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی“ حدیث ۵۴.

۴۴. انکم یوالینی فی الدنیا و الاخرة ”تم میں سے کون ہے جو دنیا و آخرت میں مجھ سے دوستی کرے“ حدیث ۲۴.

۴۵. ایھا الناس من ولیکم ؟ ”اے لوگو! تمہارا ولی اور پیشوا کون ہے“ حدیث ۹۶.

۴۶. ہؤسأ لک ابن سمیة ”اے سمیہ کے فرزند کس قدر مغلسی اور زحمت میں مبتلا ہو گئے“ حدیث ۱۶۳.

۴۷. تفتقر امتی فرقتین یسرق بینہما مارقة ”میری امت کے وہ گروہ ہوں گے اور ان دونوں میں سے ایک مارق (جنہی گروہ) ہوگا“ حدیث ۱۷۱.

۴۸. تقتل عماراً الفتنۃ الباغیة ”باغی اور شکر گروہ عمار کو قتل کرے گا“ حدیث ۱۵۸، ۱۶۸.

۴۹. تسمرق مارقة عند فرقة من الناس ”لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف کے وقت مارقہ (جنہی گروہ) خروج کرے گا“ حدیث ۱۶۹، ۱۷۰.

۵۰. الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة "حسن و حسين جوانان جنت کے سردار ہیں" حدیث ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳.

۵۱. الخالة أم خالد ماں ہوتی ہے" حدیث ۷۰، ۱۹۲.

۵۲. الخالة بمنزلة الأم "خالد ماں کی جگہ ہوتی ہے" حدیث ۷۱.

۵۳. دعه فان له أصحاباً يحقر احدكم صلته مع صلتهم "اسے چھوڑ دو اس کے ایسے دوست ہیں کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز کو ان کی نمازوں کے مقابلہ میں کم اور حقیر سمجھے گا" حدیث ۱۷۵.

۵۴. رب هؤلاء اهلي "پروردگار ایہ میرے اہلیت ہیں" حدیث ۵۳.

۵۵. ریحانتي من هذه الأمة "(حسن وحسين) اس امت میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں" حدیث ۱۲۳، ۱۲۵.

۵۶. ستكون امتي فرقتين "مغتریب میری امت میں دو گروہ ہوں گے" حدیث ۷۰، ۷۱.

۵۷. سدوا هذه الأبواب الا باب علي "(مسجد میں) سبھی دروازوں کو بند کر دو سوائے علی کے دروازے علیؑ کے" حدیث ۲۸، ۳۲، ۷۳.

۵۸. سيخرج قوم من امتي يقرؤون القرآن "مغتریب میری امت سے ایک گروہ نکلے گا جو قرآن پڑھتا ہوگا" حدیث ۱۸۶.

۵۹. علي مني وأنا منه "علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں" حدیث ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۸۹، ۱۹۲.

۶۰. فاطمة سيدة نساء اهل الجنة "فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں" حدیث ۱۲۷، ۱۳۱.

۶۱. قم يا علي فقد برئت "اٹھو اے علی کہ تمہیں شفا ملی" حدیث ۱۲۷، ۱۲۸.

۶۲. كاتي قد دعيت فاجبت، اني قد تركت فيكم الثقلين "گویا کہ مجھے دعوت دی گئی تو میں نے لبیک کہی میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں"

حدیث ۷۸.

۶۳. كيف انت يا علي وقوم كذا وكذا؟ "اے علی اس طرح کی قوم کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے" حدیث ۱۸۳.

۶۴. لا بعثن رجلاً يحب الله ورسوله "میں ضرور بضر در ایسے شخص کو بھیجوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۲۳.

۶۵. لا دفعن الراية الي رجل يحب الله ورسوله "میں علم اس شخص کے حوالہ کر دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۸، ۲۱.

۶۶. لا دفعن الراية غداً الي رجل يحب الله ورسوله "کل علم اس شخص کے حوالہ کروں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۳.

۶۷. لا عطین الراية رجلاً يحب الله ورسوله "علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۱-۱۵، ۲۲، ۱۲۶.

۶۸. لا عطین الراية غداً رجلاً يحب الله ورسوله "کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے" حدیث ۲۰، ۲۳.

۶۹. لا عطین اللواء رجلاً يحب الله ورسوله "میں علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے" حدیث ۱۶.

۷۰. لا عطین هذه الراية رجلاً يحب الله ورسوله "میں یہ علم اس شخص کو دوں گا جو خدا اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے" حدیث ۱۹، ۵۴.

۷۱. لا عطین هذه الراية غداً رجلاً يفتح الله عليه "میں کل اس علم کو اس شخص کو دوں گا کہ جس کے (ہاتھوں پر) خدا فتح و کامرانی دے گا" حدیث ۱۷.

۷۲. لا اله الا الله العظيم الحليم "خدائے عظیم و حلیم کے سوائے کوئی اور خدا نہیں ہے" حدیث ۲۵، ۳۰.

۷۳. لا تنفعن يا بريدة في علي "اے بريدة علی کے بارے میں چون و چرا (شبہ انگیزی)

مت کرو“ حدیث ۸۹.

۷۴. لا یحبک الا مؤمن ”(اے علیؑ) صرف مؤمن ہی تم سے محبت کرے گا“

حدیث ۱۰۲، ۱۰۰، ۹۸

۷۵. لا یذهب بها الا رجل هو منی وانا منه ”اسے فقط وہی شخص لے جائے گا جو مجھ سے

ہو اور میں اس سے ہوں“ حدیث ۲۴.

۷۶. لا ینبغی ان ینبع هذا الا رجل من اهلی ”مناسب یہی ہے کہ اس کو وہ شخص لے کر

جائے جو میرے اہل میں سے ہو“ حدیث ۷۴.

۷۷. لیستھین بنو ولیعة او لابعثن الیہم رجلاً کنفسی ”یا قبیلہ بنی ولیعہ (اپنی

حرکت) سے دست بردار ہو جائیں یا میں ان کے پاس ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میری ہی

طرح ہے“ حدیث ۷۷

۷۸. ما انا امرت باخرا حکم ، ما انا فتحتھا ولا سدتها ”میں نے اپنی طرف سے تمہیں

باہر نکل جانے کا حکم نہیں دیا ہے، میں نے اپنی مرضی سے (مسجد کے دروازوں) کو بند نہ کیا

ہے اور نہ کھولا ہے“ حدیث ۳۱، ۳۰

۷۹. ماتریدون من علی؟ ان علیاً منی ”تم علیؑ سے کیا چاہتے، بیشک علیؑ مجھ سے ہیں“ ۸۸

۸۰. ما سألت ربی شیئاً الا أعطانی وما سألت لفسی شیئاً الا وقد سألت لک

”میں نے جو کچھ اپنے پروردگار سے طلب کیا اس نے مجھے عطا کیا اور جو کچھ اپنے لئے طلب

کیا وہ تمہارے لئے بھی طلب کیا“ حدیث ۱۳۷

۸۱. مالک یا اباترا ب؟ ”اے ابوتراب تمہیں کیا ہوا ہے“ حدیث ۱۵۳.

۸۲. ما منکم احد الا وله حامة ”تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس کے مخصوص لوگ نہ

ہوں“ حدیث ۶۰.

۸۳. ما یدریک لعل اللہ قد اطلع علی اهل بدر ”تمہیں کیا خبر شاید خداوند اہل بدر

کے (حالات) سے مطلع ہو“ حدیث ۲۴.

۸۴. مرحباً بابتنی... اما ترضین انک سیدة نساء هذه الأمة ”خوش آمدید اے

میری بیٹی... کیا تم اس بات پر خوشنود وراضی نہیں ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار ہو“

حدیث ۱۳۲.

۸۵. مرهم ان یتصدقوا ”انہیں صدقہ دینے کا حکم دو“ حدیث ۱۵۲.

۸۶. من سب علیاً فقد سبسی ”جس نے علیؑ کو برا، بھلا کہا اس نے مجھے برا، بھلا

کہا“ حدیث ۹۱، ۹۰

۸۷. من كنت مولاه فعلي مولاه ”جس کا میں مولا ہوں اس کے علیؑ

مولا ہیں“ حدیث ۸۰، ۱۲، ۹، ۸، ۷، ۶، ۳، ۲، ۱، ۱۵۷، ۹۹، ۹۸، ۹۶، ۹۳، ۸۷، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱.

۸۸. من كنت وليه فعلي وليه ”جس کا میں ولی ہوں اس کے علیؑ بھی ولی ہیں“ حدیث ۲۳،

۹۵، ۷۹، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱.

۸۹. هذا ما صالح عليه محمد رسول الله ”یہ وہ عہد ہے کہ جس پر محمد رسول خدا نے صلح

فرمائی ہے“ حدیث ۱۹۱.

۹۰. هذا وليي والمؤذي عني ”یہ (علیؑ) میرے ولی (جانشین) اور میرے فرائض

کو ادا کرنے والے ہیں“ حدیث ۹.

۹۱. هذان ابنای وابنا ابنتی ”یہ دونوں (حسن و حسین) میرے اور میری بیٹی کے فرزند

ہیں“ حدیث ۱۳۹.

۹۲. هصارب حاتنی من الدنيا ”یہ دونوں (حسن و حسین) اس دنیا میں میرے دو خوشبودار

بچوں ہیں“ حدیث ۱۳۵.

۹۳. هي احب الي منك وانت اعز ”یہ (فاطمہؑ) میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب اور

تم (علیؑ) اس سے زیادہ عزیز ہو“ حدیث ۱۳۶.

۹۳. واللہ ما انا ادخلتہ و آخر جنکم "خدا کی قسم میں نے اپنی طرف اس (علی) کو اندر داخل نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں باہر نکالا" حدیث ۳۹.

۹۵. ومن يعدل اذا لم اعدل؟ "اگر میں عدل و انصاف سے کام نہ لوں گا تو کون ہے جو عدل سے کام لے گا؟" حدیث ۱۵۷.

۹۶. ويحك، ومن يعدل اذا لم اعدل "لعنت و ظفرین ہو تم پر اگر میں نے عدل سے کام نہ لیا تو کون عدل سے کام لے گا؟" حدیث ۱۷۶.

۹۷. يا ابن سمیة تقتلک الفتنۃ الباغیة "اے سمیہ کے فرزند تم کو ایک باغی اور منکر کروہ قتل کرے گا" حدیث ۱۶۱.

۹۸. يا ايها الناس انى وليکم "اے لوگو! میں تمہارا ولی ہوں" حدیث ۹.

۹۹. يا سریدة من كنت مولاہ فعلى مولاہ "اے سریدہ جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں" حدیث ۸۱، ۸۰.

۱۰۰. يا بنی عبد المطلب انى بعثت اليکم بخاصة "اے بنی عبد المطلب میں خصوصاً تمہارے لئے مبعوث کیا گیا ہوں" حدیث ۶۵.

۱۰۱. يا زيد انت اخونا و مولانا "اے زید تم ہمارے بھائی اور بزرگوار ہو" حدیث ۷۰.

۱۰۲. يا عائشة كيف رايتى انقذتک "اے عائشہ تم نے دیکھا کہ میں نے تمہیں کس طرح بچالیا" حدیث ۱۱۰.

۱۰۳. يا على انا اعلمک کلمات اذا قلتہن "اے علی کیا میں تمہیں ان کلموں کی تعلیم دوں کہ اگر تم نے انہیں ادا کیا" حدیث ۲۶.

۱۰۴. يا على انا ترضى ان تكون منى بمنزلة هارون من موسى "اے علی کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۳۳، ۳۴.

۱۰۵. يا على انت منى بمنزلة هارون من موسى "اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت

ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی" حدیث ۶۲.

۱۰۶. يا على ليك من عيسى مثل "اے علی تم میں ایک مشابہت حضرت عیسیٰ کی طرح ہے" حدیث ۱۰۳.

۱۰۷. يا معشر قريش واللہ ليعثن اللہ عليكم رجلاً "اے قریش والو! خداوند عالم تمہاری سرگونی کے لئے ایک مرد کو بھیجے گا" حدیث ۳۱.

۱۰۸. يا خراج قوم احداث الاسنان سفهاء الاحلام "ایک قوم وجود میں آئے گی جو کم عمر اور بیوقوف ہوگی" حدیث ۱۷۸.

۱۰۹. يا مرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية "وہ لوگ (خوارج) اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے" حدیث ۱۷۳.

احادیث حضرت علیؑ

۱. اطلبوا اذا الشديه "پستان والے کو تلاش کرو" حدیث ۱۳۸.

۲. التمسوا المخدج "ناقص ہاتھ والے کو سب مل کر تلاش کرو" حدیث ۱۸.

۳. انطلقت مع رسول اللہ حتى اتينا الكعبة "میں رسول خدا کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم کعبہ تک پہنچے" حدیث ۱۲۲.

۴. انا اول من صلى "سب سے پہلا نمازی میں ہوں" حدیث ۱.

۵. انا عبد اللہ و اخو رسولہ و انا الصديق الاكبر "میں بندہ خدا اس کے رسول کا بھائی اور صدیق اکبر ہوں" حدیث ۶۶، ۷.

۶. انا فقات عين الفتنة "میں نے فتنہ کی جڑ کو ختم کر دیا" حدیث ۱۸۹.

۷. ان رسول اللہ و صف ناسا انى لا عرف صفتهم فى هؤلاء "رسول خدا نے کچھ لوگوں کی صفتیں بیان کی تھیں میں ان صفتوں کو ان لوگوں میں دیکھ رہا ہوں" حدیث ۷۷، ۱.

۸. ان اللہ يقول: (افان مات او قتل) "خداوند عالم فرماتا ہے: پس اگر وہ وفات کر جائے

یا قتل کر دیا جائے“ حدیث ۶۴.

۹. ان قد ذکر لی خارجه تخرج من قبل المشرق وفيهم ذوالنديه ”مجھے سے ایک گروہ کے بارے میں بتایا گیا ہے جو شرق کی طرف سے نکلے گا جن میں ذوالنہدیہ ہوگا“ حدیث ۱۸۵.

۱۰. انه لعهد النبی الامی لا یحیی الامون ”البتہ نبی امی نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ صرف مؤمن ہی مجھ سے محبت کرے گا“ حدیث ۱۰۲، ۱۰۰.

۱۱. بی خفف عن هذه الامة ”میرے ہی ذریعہ اس امت کو تخفیف دی گئی“ حدیث ۱۵۲.

۱۲. صدق الله وبلغ رسوله ”خداوند عالم نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پیغام کو پہنچا دیا“ حدیث ۱۸۲.

۱۳. عهد السی النبی الامی لا یحیی الامون ”مجھ سے نبی امی نے عہد دوستی فرمائی ہے کہ صرف مؤمن ہی مجھے دوست رکھے گا“ حدیث ۱۰۱.

۱۴. کمان لی من نبی اللہ مدخلان ”میرے لئے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کے دو وقت مقرر تھے“ حدیث ۱۱۷.

۱۵. کانت لی ساعة من السحر ”میرے لئے سحر کے وقت ایک وقت (آنحضرتؐ سے شرفیابی کے لئے) مقرر تھا“ حدیث ۱۱۵، ۱۱۶.

۱۶. کانت لی منزلة من رسول اللہ لم تکن لاحد من الخلاق ”رسول خدا کے نزدیک میری وہ منزلت تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی“ حدیث ۱۱۸.

۱۷. کلمات الفرج: لا اله الا العلی العظیم ”خدا کے علی عظیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں کلمات فرج ہیں“ حدیث ۲۷.

۱۸. کلمة حق اريد بها باطل ”بات تو حق ہے مگر اس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے“ حدیث ۱۷۷.

۱۹. کنت ادخل علی نبی اللہ فان کان یصلی سبح ”میں رسول خدا کی خدمت میں

جاتا اگر وہ نماز پڑھتے رہتے تھے تو تسبیح پڑھتے ہوئے مجھے اجازت دیتے تھے“ ۱۱۴

۲۰. کنت اذا سالت اعطیت ”جب میں آنحضرتؐ سے کوئی سوال کرتا تھا تو مجھے عطا کیا جاتا“ حدیث ۱۳۰، ۱۳۱.

۲۱. کنت اذا سالت رسول اللہ اعطانی ”جب میں رسول خدا سے کوئی سوال کرتا تھا تو آپ مجھے عطا فرماتے تھے“ حدیث ۱۱۹.

۲۲. لما رجعت الی النبی قال لی کلمة ما احب ان لی بها الدنیا ”جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں واپس پہنچا آپ نے مجھ سے ایک ایسی بات کہی جس کے مقابلے میں پوری دنیا کی حکومت پسند نہیں کرتا“ حدیث ۱۵۰.

۲۳. لولا ان تبسطوا لانباتکم ما وعد اللہ ”اگر تم لوگ احساس برتری کے شکار نہ ہوتے تو میں تمہیں وہ بات بتاتا جس کا وعدہ خدا نے کیا ہے“ حدیث ۱۸۷، ۱۸۸.

۲۴. ما اعرف احد من هذه الامة عبد اللہ بعد نبیہا غیری ”نبی امت کے بعد اس امت میں اپنے سوا کسی اور کو نہیں پہچانتا جس نے (کما حقہ) اللہ کی عبادت و بندگی کی ہو“ حدیث ۸.

۲۵. واللہ لانقلب علی أعقابنا بعد اذ هدانا اللہ ”خدا کی قسم ہم اپنے ماضی کی طرف نہ پلٹیں گے جب کہ خدا ہماری ہدایت کر چکا ہے“ حدیث ۶۴.

فہرست اعلام

(الف)

- ابراہیم بن المتذر الحزامی المدنی : ح ۱۹ .
ابراہیم بن سعد بن ابراہیم : ح ۱۳، ۱۳۷ .
ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص الزہری : ح ۳۹، ۳۹، ۵۲ .
ابراہیم بن سعید الجوهری البغدادی : ح ۱۱۳ .
ابراہیم بن عبد الاعلی الجعفی الکوفی : ح ۱۸۱ .
ابراہیم بن میمون الصائغ المروزی : ح ۱۵۱ .
ابراہیم بن الجوزجانی الدمشقی : ح ۱۳۵ .
ابراہیم بن یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق السبعی : ح ۱۸۰ .
ابراہیم بن یونس : حرمی بن یونس .
ابن ابی الشوارب = محمد بن عبد الملک بن محمد .
ابن ابی عدی = محمد بن ابراہیم بن ابی عدی .
ابن ابی عمر = محمد بن یحیی ابو عبد اللہ العدنی .
ابن ابی لیلی : عبد الرحمان بن ابی لیلی : محمد بن عبد الرحمان بن ابی لیلی .

ابن ابى مليكة=عبد الله بن عبد الله.

ابن جريح=عبد الملك بن جريح.

ابن شهاب=محمد بن مسلم بن شهاب الزهري.

ابن عنمة=محمد بن خالد بن عنمة البصري.

ابن عون=عبد الله بن عون.

ابن عياش=ابوبكر ابن عياش.

ابن وهب=عبد الله بن وهب.

ابو احمد الزبيرى=محمد بن عبد الله بن الزبير الاسدى الكوفى.

ابو اسامة=حماد بن اسامة.

ابو اسحاق السبعى الهمداني عمر بن عبد الله بن عبيد: ح ٢٣، ٢٥.

١٠٩، ١٣٩، ١٥١، ١٥٤، ١٤٩، ١٨٠، ١٩٢، ١٩٣، ١٠٨، ١٠٦، ١٠٣، ٩٩، ٩٨، ٩٠، ٨٤، ٨٥، ٤٥، ٤٣، ٤١، ٦٨، ٣٤، ٣٦، ٣٠.

١٠٩، ١٣٩، ١٥١، ١٥٤، ١٤٩، ١٨٠، ١٩٢، ١٩٣.

ابو اسحاق شيبانى: سليمان بن ابى سليمان: ح ١١١، ١١٢.

ابو الاسود الدؤلى: ح ١٢١.

ابو البخترى الطائى: سعيد بن فيروز: ح ٣٢، ٣٣، ١٢٠، ١٤٣.

ابو الزبير: محمد بن مسلم بن تدرس المكي: ح ٤٤.

ابو طفيل: عامر بن وائلة: ح ٤٨، ٩٢، ٩٣.

ابو المساور: الفضل بن مساور.

ابو بكر الحنفى: عبد الكبير بن عبد المجيد: ح ٥٣.

ابوبكر بن ابى قحانه: ح ١٠، ١٣، ١٦، ٢٣، ٣١، ٤١، ٤٣، ٤٤، ١٠، ١٢٣، ١٥٦.

ابو بكر بن عياش الكوفى: ح ١١٤.

ابو بلج=يحيى بن ابى سليم.

ابو حازم: سلمة بن دينار المدني الاعرج: ح ١٤.

ابو حازم: سليمان الاشجعى الكوفى: ح ١٨، ١٣٠.

ابو حرب بن ابى الاسود الدؤلى: ح ١٢١.

ابو حفص اليبارى: عمر بن عبد الرحمان البغدادي: ح ١٠٣.

ابو حمزة طلحة بن زيد الكوفى: ح ٥، ٢.

ابو داود الطيالسى: سليمان بن داود بصرى: ح ١٣٢، ١٥٠، ١٥٩.

ابو داود: سليمان بن سيف الحرانى: ح ٨١، ٨٤.

ابو ذر الغفارى: ح ٤١.

ابو زرعة بن عمرو بن جرير الكوفى: ح ١١٣، ١١٦.

ابو زميل=سماك بن الوليد.

ابو سعيد الخدرى: سعد بن مالك الانصارى: ح ١٢٩، ١٣٠، ١٣٣، ١٥٦.

١٢٢، ١٦٣، ١٦٩، ١٤٦.

ابو سلمة بن عبد الرحمان بن عوف الزهري المدني: ح ٤٥، ١٢٤، ١٤٦.

ابو سليمان الجهنى=زيد بن وهب.

ابو صادق الازدى الكوفى: ح ٦٥، ١٠٣.

ابو صالح ذكوان المدني: ح ١٩، ٢٠، ١٤٣.

ابو طالب بن عبد المطلب: ح ١٣٩.

ابو عبد الرحيم: خالد بن ابى يزيد.

ابو عبد الله الجدلى الكوفى: ح ٩.

ابو عوانة=الوضاح بن عبد الله.

ابو غسان: مالك بن اسماعيل النهدي الكوفى: ح ١٢، ٢٨.

ابو قتادة الانصارى: ح ١٦٣.

ابو قيس الاودى: عبد الرحمان بن ثروان الكوفى: ح ١٨٠.

ابو كامل=فضيل بن حسين.

ابو ليلى الانصارى : ح ١٣، ١٥١.

ابو مروان = محمد بن عثمان .

ابو مريم المدائنى الكوفى : ح ١٢٢.

ابو مسلمة : سعيد بن يزيد البصرى : ح ١٦٣.

ابو مصعب : احمد بن ابى بكر المدنى : ح ٣٦، ٣٤، ٥٤.

ابو مصعب بن المقدم الكوفى : ح ٩٢.

ابو معاوية = محمد بن غازم الضير .

ابو نجيح المكى : ح ١٢٦.

ابو نصر العبدى : المنذر بن مالك البصرى : ح ١٦٣، ١٦٩، ١٤٣.

ابو نعيم = فضل بن دكين .

ابو هريرة الدوسى اليمانى : ح ١٨، ٢١، ١٣٠.

ابو هشام المخزومى : المغيرة بن سلمة البصرى : ح ٢١.

ابو يزيد المدنى : ح ١٢٣.

احمد بن ابى بكر الزهرى المدنى = ابو مصعب .

احمد بكار الحرانى : ح ١٣٨.

احمد بن حرب الطائى الموصلى : ح ٤٠، ١٢٢، ١٣٢، ١٣٩.

احمد بن خالد الوهيبى الحمصى : ح ٢٤، ٣٩، ١٢٦.

احمد بن سليمان الرهاوى : ح ٤٤، ١٣، ١٨، ٣٥، ٣٦، ٦٢، ٦٨، ٦٩، ٤٣.

١٠٦، ١٣١، ١٣٣، ١٦٣، ١٤٩، ١٩٣.

احمد بن عبد الله بن الحكم البصرى ابن الكردى : ح ١٦٢.

احمد بن عثمان بن حكيم الاودى الكوفى : ح ٢٦، ٢٨، ٨٣.

احمد بن يحيى الاودى الكوفى : ح ٣٠، ٦٠.

اثامة بن زيد بن حارثة المدنى مولوى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

ح ١٣٨، ١٣٩.

اسباط بن محمد الكوفى : ح ٣١، ٤٦، ١٢٢.

اسباط بن نصر الهمداني الكوفى : ح ٦٣.

اسحاق بن ابراهيم بن مخلد المروزى ابن راهويه : ح ٢٠، ٢٣، ٤٤، ٩٤، ١٢٩.

١٥٦، ١٦٣.

اسحاق بن موسى بن عبد الله الانصارى الكوفى : ح ٣٨.

اسد بن عبد الله البجلي القسرى : ح ٦.

اسرائيل بن يونس بن ابى اسحاق السبعى : ح ٢٤، ٣٠، ٣٦، ٣٠، ٣٠، ٦٠، ٦٩، ٤٠.

٤٣، ٨٦، ٩٠، ٩٩، ١٠٦، ١٤٩، ١٨١، ١٩٣، ١٩٣.

اسماعيل بن ابى خالد البجلي الكوفى : ح ١٨٩.

اسماعيل بن رجاء بن ربيعة الزبيدى الكوفى : ١٥٦.

اسماعيل بن عبد الرحمان = السدى .

اسماعيل بن مسعود البصرى : ح ٥، ١٠٣، ١٢٣، ١٨٨.

اسماعيل بن يعقوب بن اسماعيل الحرانى : ح ١٠٤.

اسماء بنت عميس : ح ٦١، ٦٣، ١٢٣.

اشعث بن عبد الملك البصرى : ح ١٣٣.

الاجلح بن عبد الله الكندى الكوفى : ح ٨، ٨٩، ١٤٣.

الاحوص بن جواب ابوالجواب الكوفى : ح ٤١.

الاسود بن عامر : شاذان الشامى البغدادى : ح ٣١.

الاسود بن مسعود البصرى : ح ١٦٣.

الاعمش = سليمان بن مهران .

الاوزاعى : عبد الرحمان بن عمرو .

البراء بن عازب : ح ٢٩، ٨٤، ١٩٢، ١٩٣.

الجعيد بن عبد الرحمان المدني = الجعد بن عبد الرحمان : ح ٥٤.

الحارث بن حصيرة الازدي الكوفي : ح ١٠٣، ٦٦.

الحارث بن عبدالله الاعور الهمداني الكوفي : ح ٣٠.

الحارث بن مالك : ح ٢٠، ٣٠.

الحارث بن مسكين البصري : ح ١٤٤، ١٤٥، ١٣٥.

الحارث بن نوفل بن الحارث عبد المطلب الهاشمي : ح ١٣٤.

الحارث بن يزيد العكلي الكوفي : ح ١١٤، ١١٣.

الحسن البصري = الحسن بن ابي الحسن.

الحسن بن ابي الحسن البصري ابو سعيد : ح ١٣٣، ١٥٩، ١٦١.

الحسن بن اسامه بن زيد المدني : ح ١٣٩.

الحسن بن اسماعيل بن سليمان المصيصي : ح ٥٦.

الحسن بن حماد الوراق الكوفي : ح ١٠.

الحسن بن صالح بن حبي الكوفي : ح ٦٣.

الحسن بن عبدالله العربي : ح ١٤٣.

الحسن بن علي بن ابي طالب عليه السلام : ح ١١، ٢٣، ٥٣، ٢٣، ٢٣، ١٢٩، ١٣٠.

١٣٥، ١٣٣، ١٣٩، ١٣٨، ١٣٠.

الحسن بن مدرک البصري : ح ١٨٢.

الحسين بن حريث المروزي : ح ٣٠، ٩٨، ١٢٣.

الحسين بن علي بن ابي طالب عليهم السلام : ح ١١، ١٣، ٥٣، ٢٩، ١٣٠.

١٣٥، ١٣٣، ١٣٠، ١٣٨، ١٣٣، ١٣٠.

الحسين بن عياش الرقي : ح ١٠٥، ١٠٨.

الحسين بن واقد المروزي : ح ١٥، ٣٠، ١٢٣.

الحكم بن عبد الرحمان : بن ابي نعم الكوفي : ح ١٣٣.

الحكم بن عبد الملك البصري الكوفي : ح ١٠٣.

الحكم بن العتبه الكوفي الكندي : ح ١٣، ٥٥، ٥٦، ٨٠، ٨١.

الدر اوردي : عبد العزيز بن محمد.

الزهري = محمد بن مسلم.

السدی : اسماعيل بن عبد الرحمان الكوفي : ح ١٠.

الشعبي = عامر بن شراحيل.

الضحاك بن شراحيل المشرقي الكوفي : ح ١٤٣، ١٤٦.

العلاء بن صالح الكوفي : ح ٤.

العلاء بن عرار الكوفي : ح ١٠٣، ١٠٦.

العلاء بن هلال الرقي : ح ١٠٩.

القوام بن حوشب الواسطي : ح ١٦٣، ١٦٥.

الغيزار بن حريث العبدي الكوفي : ح ١١٠.

الفضل بن دكين ابو نعيم الكوفي : ح ٣٥، ٥٩، ٦٣، ١٨، ١٣١، ١٣٠، ١٣١.

١٨٥، ١٦٨

الفضل بن سهل البغدادي : ح ٥٨، ٦٥.

الفضل بن مساور ابو المساور البصري : ح ١١٩.

الفضل بن بن موسى السيناني المروزي : ح ٣٠، ٩٨، ١٠٢، ١٢٣، ١٥٤.

القاسم بن الفضل البصري : ح ١٤٢.

القاسم بن زكريا بن دينار الكوفي : ح ٣٥، ٥٩، ١١٨، ١٣٩، ١٣٨، ١٤٩.

القاسم بن يزيد الجرمي الموصلی : ح ٤٠، ١٣٩، ١٥٢.

الليث بن ابي سليم الكوفي : ح ٥٦.

الليث بن سعد المصري : ح ١٣٣، ١٣٢.

المسور بن مخزومة الزهري : ح ١٣٣، ١٣٤.

المطلب بن زياد الكوفي : ح ٥٦ .

المغيرة بن سلمه . ابو هشام المخزومي .

المغيرة بن مقسم الكوفي : ح ١١٦ ، ١١٤ ، ١٥٣ ، ١٥٥ .

المنذر بن مالك . ابو نصره العيدي .

المنهال بن عمرو الكوفي : ح ٢٣ ، ٩٤ ، ١٦٣ .

النعمان بن بشير الانصاري المدني : ح ١١٠ .

الوضاح بن عبد الله ابو عوانة الواسطي : ح ٢٣ ، ٣٣ ، ٦٥ ، ٤٨ ، ١٣٢ ، ١٤٠ ، ١٨٢ .

الوليد بن كثير المدني الكوفي : ح ١٣٤ .

الوليد بن مسلم الدمشقي : ح ١٤٦ .

ام الحسن البصري و اسمها خيرة : ح ١٥٨ ، ١٦١ .

ام ايمن : ح ١٢٣ ، ١٢٥ .

ام سلمة المخزومية : ح ٩٠ ، ١٨٢ ، ١٥٣ ، ١٥٥ ، ١٥٨ ، ١٥١ .

ام موسى سرية علي : ح ١٥٣ ، ١٥٥ .

انس بن مالك : ح ١٠ ، ٤٣ ، ١٣٣ .

ايمن الحبشي المكي : ح ١٣ ، ٨٢ .

ايوب بن ابراهيم النخعي المروزي : ح ١٥١ .

ايوب بن ابي تيميه السخيتاني البصري : ح ١٢٣ ، ١٢٥ ، ١٥٩ .

(ب)

بريدة بن الحصيب الاسلمي : ح ١٥ ، ١٦ ، ٤٩ ، ٨١ ، ٨٩ ، ٩٤ ، ١١٣ ، ١٢٣ .

بسر بن سعيد المدني : ح ١٤٤ .

بشر بن السري البصري المكي : ح ١٣٣ .

بشر بن شعيب بن ابي حمزة الحمصي : ح ١٣٦ .

بشر بن هلال البصري : ح ٣٣ ، ٦٤ .

بكير بن الاشج . بكير بن عبد الله الاسج : ح ١٤٤ .

بكير بن مسمار المدني : ح ١١ ، ٥٣ .

بنت حمزة بن عبد المطلب سيد الشهداء : ح ٤٠ و ١٩٣ ، ١٩٣ .

بنو عبد المطلب : ح ٦٥ .

بهز بن اسد العمى البصري : ح ١٤٢ .

(ج)

جابر بن عبد الله الأنصاري : ح ٤٤

جبريل : ح ١٣١ ، ١٣٢

جرير بن حازم البصري ح ١٢٥

جرير بن عبد الحميد الرازي ح ٢٠ ، ١١٦ ، ١٢٩ ، ١٥٣ ، ١٥٦ ، ١٦٦

جعفر بن ابي طالب الطيار : ح ٤٠ ، ١٩٣ ، ١٩٣

جعفر بن زياد لأحمر الكوفي : ح ١١٣ ، ١٣٨

جعفر بن سليمان الضبي البصري : ح ٣٣ ، ٣٤ ، ٨٨

جعفر بن عون الكوفي : ح ٦٢ ، ٩١

جميع بن عمير الكوفي : ح ١١١ ، ١١٢

(ح)

حاتم بن اسماعيل المدني : ح ١١

حاتم بن وردان البصري : ح ١٢٣

حاتم بن مضرب الكوفي : ح ٣٦ ، ١٥٤

حبشي بن جنادة السلولي : ح ٣٨ ، ٤٣

حبة بن جوين العرني الكوفي : ح ١

حبيب بن ابي ثابت الكوفي : ح ٤٨ ، ٤٣

حجاج بن محمد الاغور : ح ١٢١

حرب بن شاد البصري: ح ٣٣

حرمي بن يونس البغدادي الطرسوسي: ابراهيم: ح ١٢

حماد بن اسمة ابواسامة الكوفي: ح ١١٨

حماد بن زيد البصري: ح ٥٠

حماد بن سلمة البصري: ح ٤٣

حمزة بن عبد الله بن عمر بن الخطاب المدني: ح ٥٨

حمزة بن عبد المطلب سيد الشهداء: ح ١٩٣، ٤٠ و ١٣٩

حميد بن مسعدة البصري: ح ١٦٠

حنش بن المعتمر الكوفي: ح ٣٥

حنظلة بن خويلد - سويد العنزي: ح ١٦٣، ١٦٥

(خ)

خالد بن ابي يزيد ابو عبد الرحيم الحراني: ح ١١٣

خالد بن الحارث البصري: ح ١٠٣، ١٠٣، ١٠٣، ١٦١

خايد بن الوليد المخزومي: ح ٩٤، ٨٩

خالد بن قثم بن العباس بن عبد الطلب: ح ١٠٩

خالد بن مخلد القطوانى الكوفي: ح ٢٦، ٢٨، ٣٩

خالد بن مهران الحذاء البصري: ح ١٥٨، ١٥٩، ١٦٢

خديجة بن خويلد: ح ٢٣، ٦

خلف بن تميم الكوفي المضيبي: ح ٢٩، ٨٦، ٩٩

خيثمة بن عبد الرحمان الكوفي: ح ١٤٨

(و)

داود بن ابي هند البصري: ح ١٦٩

داود بن كثير الرقي: ح ٣٨

(ذ)

ذو بن عبد الله الهمداني الكوفي: ح ١٤٣

(ر)

ربيعة بن حراش الكوفي: ح ٢٢، ٣١

ربيعة ناجد الكوفي: ح ٣٥، ١٠٣

رجاء بن ربيعة الزبيدي الكوفي: ح ١٥٦

(ز)

زاذان الكوفي: ح ١٢١

زر بن حبش الكوفي: ح ١٠٠، ١٠٢، ١٤٩

زكريا بن ابي زائدة الكوفي: ح ١٣١

زكريا بن يحيى السجزي و السجستاني: ح ١٠، ١٣، ٣٤، ٣٦، ٣١، ٣٤، ١٣٤، ٥٠، ٥٠

١٨٠، ١٣٦، ١٢٥، ١١٥، ١١٣، ٩٦، ٩٣، ٨٢، ٤٥، ٤٢، ٦٢، ٥٤

زهير بن معاوية الكوفي الجزري: ح ١٠٥، ١٠٨

زيد بن ابي النسيبة الجزري الرهاوي: ح ١٠٩، ١١٣

زيد بن ارقم: ح ٢، ٥، ٣٨، ٤٨، ٨٣

زيد بن حارث ابو اسامة: ح ٤٠، ١٩٣، ١٩٣

زيد بن حباب الكوفي: ح ٦٨

زيد بن وهب ابو سليمان الجهني الكوفي: ح ٢٦، ١٨٣، ١٨٦

زيد بن يثيع الكوفي: ح ٤١، ٤٥، ٨٦، ٨٤، ٨٩، ١٥٤

(س)

سالم بن ابي الجعد الكوفي: ح ١٥٢

سعد بن ابراهيم بن عبد الرحمان بن عوف المدني: ح ٥٢

سعد بن عبيدة السلمى الكوفى : ح ١٠٤، ٤٩

سعد بن مالك : سعد بن ابى وقاص : ح ١١، ١٣، ٣٩، ٣١، ٣٣، ٦٠، ٤٦، ٤٨، ٩١، ٩٣، ١٢٦

سعيد بن ابى الحسن البصرى اخو الحسن البصرى : ح ١٥٨

سعيد بن ابى عروبة البصرى : ح ١٢٥

سيد بن المسيب المدني : ح ٥٣، ٥١، ٣٣

سعيد بن جبير الكوفى : ح ١٤٣، ٨١، ٨٠

سعيد بن خنيم الهلالى الكوفى : ح ٦

سعيد بن وهب الكوفى : ح ١٥٤، ٩٤، ٨٦، ٨٥

سفيان بن سعيد الثورى الكوفى : ح ١٣١، ١٣٩، ١٥٢، ١٦٨

سفيان بن عيينة الهلالى الكوفى : ح ٣٩، ٣٥، ١٣٦

سلمة بن كهيل الكوفى : ح ١٨٦، ١٨٥، ١

سليمان بن طرخان التيمى البصرى : ح ١٤٣، ٢٢

سليمان بن عبد الله بن العارث بن نوفل : ح ١٣٤

سليمان بن عبيد الله الغيلانى البصرى : ح ١٤٢

سليمان بن مهران الأعمش الكوفى : ح ٣٢، ٣٣، ٤٨، ٤٩، ٩٨، ١٠٠، ١٢٠، ١٢١

١٨٣، ١٤٨، ١٦٨، ١٦٦، ١٥٤، ١٥٦

سليم بن بلج الفزارى : ح ١٨٢

سماك بن الوليد اليمامى الكوفى ابو زميل : ح ١٩٠

سماك بن حرب الكوفى : ح ١٨٠، ١٤٨

سويد بن غفلة الكوفى : ح ٨٠، ١٤٨

سهل بن سعد الساعدى المدني : ح ١٤٤

سهيل بن ايطالح ذكوانا السمان المدني : ح ١٩، ٢١

سهيل بن خلاد العبدي البصرى : ح ١٢٥

سهيل بن عروه : ح ١٩١

(ش)

شاذان : اسود بن عامر

شرجيل بن مدرک الحججفى الكوفى : ح ١١٨

شريك بن عبد الله النخعى الكوفى : ح ٣١، ٣٥، ٦٨، ٨٤

شعبة بن الحجاج الواسطى : ح ١، ٥، ٢٣، ٣٢، ٥١، ٥٥، ٨٥، ١٠٣

شبيب بن ابى حمزة الحمصى : ح ١٣٦

شقيق بن ابى عبد الله الكوفى : ح ٩١

شيبان بن عبد الرحمن النحوى : ح ٣٤

(ص)

صفوان : ح ٤٢، ٣٩

صفيه بنت حبي : ح ٢٣

(ط)

طارق بن زياد الكوفى : ح ٩١

طلحة بن مصرف الايامى الكوفى : ح ٨٣

(ع)

عائشه بنت سعد بن ابى وقاص : ح ٩، ٥٦، ٥٤، ٩٣، ٩٦

عاصم بن ضمرة الكوفى : ح ٣٠

عاصم بن كليب بن شهاب الجزمى الكوفى : ح ٣٨١

عامر بن سعد بن ابى وقاص المدني : ح ١١، ٣٩، ٥٠، ٥٢، ٥٦، ٩٦

عامر بن شراحيل الشعبى الكوفى : ح ١٣١، ١٣٢، ١٥٠

عامر بن وائله = ابو طفيل :

عايشه دختر ابا بكر : ح ١١٠، ١١٢، ١٢٤، ١٣١، ١٣٣، ١٥٥، ١٨٣، ١٩٠

عبد بن عبد الله الاسدي الكوفي: ح ٤

عباس بن عبد العظيم العتري البصري: ح ١٨٦، ٢٢

عباس بن عبدالمطلب بن هاشم: ح ٦، ٣٠، ١٠٩

عباس بن محمد الدوري البغدادي: ح ٤١، ٤٥، ٩٠

عبد الأعلى بن عبد الأعلى البصري: ح ١٦٩

عبد الأعلى بن واصل الكوفي ١٨٥، ١٤٣، ١٣٤، ٩١

عبد الجليل بن عطية القيسي ابو صالح البصري: ح ٩٤

عبد الرحمن بن ابي ليلى الانصاري الكوفي: ح ١٣، ٢٤، ٢٩، ١٥١

عبد الرحمان بن ابي نعم الكوفي: ح ١٢٩، ١٣٠، ١٣٣، ١٣٥

عبد الرحمان بن ثروان = ابوقيس الاودي

عبد الرحمان بن خالد: ح ١٠٨

عبد الرحمان بن زياد او ابي زياد مولى بني هاشم: ح ١٦٤، ١٦٨

عبد الرحمان بن سابط المكي: ح ١٢

عبد الرحمان بن صالح الكوفي البغدادي: ١٩١

عبد الرحمان بن عمرو الازاعي الشامي: ح ١٤٦

عبد الرحمان بن غزوان ابو نوح قراد البغدادي: ح ٤٥

عبد الرحمان بن ملجم المرادي: ح ١٥٣

عبد الرحمان مهدي الصنعاني: ح ١، ٢٠، ١٩٠

عبد السلام بن حرب الكوفي: ح ١٢، ٣٥

بعد الصمد بن عبد الوارث البصري: ح ٤٦

عبد العزيز بن ابي سلمة الماجشون عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة المدني

البغدادي: ح ٣٩، ٥١

عبد العزيز بن الخطاب الكوفي البصري: ح ١١٣

عبد العزيز بن محمد الدرودي المدني: ح ٣٦، ٤٠، ٤٤، ٤٥، ٤٢

عبد الله ابي الهذيل الكوفي: ح ٨

عبد الله بن ابي بكر بن زيد بن المهاجر: ح ١٣٩

عبد الله بن ابي نجيح المكي: ح ٢٦، ١٢٦

عبد الله بن ادريس الكوفي: ح ٣

عبد الله بن الحارث بن نوفل المدني: ح ١٣٨، ١٦٤، ١٦٨

عبد الله بن الرقيم الكتاني الكوفي: ح ٣، ٣١، ٥٩، ٤٦

عبد الله بن بريدة الاسلمي المروزي: ح ١٥، ١٦، ٤٩، ٤٩، ٩٤، ١٣، ١٢٣

عبد الله بن حبيب بن ابي ثابت الكوفي: ح ٥٨

عبد الله بن داود الخريبي: ح ١٣، ٨٢

عبد الله بن سعيد الاشج الكوفي: ح ٣

عبد الله بن سلمة المرادي الكوفي: ح ٢٥، ٢٦

عبد الله بن شريك العامري الكوفي: ح ٣٠، ٣١، ٥٩، ٦٠، ٤٦

عبد الله بن عباس بن عبد المطلب: ح ٢٣، ٣٢، ٣٣، ٦٣، ٨٠، ٨١، ٢٥، ١٩٠

عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة المكي: ح ١٣٣، ١٣٥

عبد الله بن عثمان بن عثيم المكي: ح ٤٤

عبد الله بن عطاء: ح ١١٣

عبد الله بن عمر بن الخطاب: ح ٥٤، ١٠٣، ١٠٤، ١٣٥

عبد الله بن عمر بن محمد الكوفي مشكده: ح ٣١، ٤٦

عبد الله بن بن عمرو العاص: ح ١٢٣، ١٦٨

عبد الله بن بن عمرو بن هند الجملي الكوفي: ح ١١٩

عبد الله بن عون البصري: ح ١٦٠، ١٦١، ١٨٤

عبد الله بن محمد بن عبد الرحمان الزهري: ح ١٥٨

عبد الله ابن محمد ابن يحيى الترتوسى : ح ١٦٤

عبد الله بن نجيب الحضرمى الكوفى : ح ١١٨، ١١٣

عبد الله بن نمير المهدي الكوفى : ح ٦٦

عبد الله بن وهب الراسى : ح ١٨٦

عبد الله بن وهب بن زمعة الاسدى الاصغر : ح ١٢٨

عبد الله بن مسلم المصرى : ح ١٤٤، ١٤٥

عبد الملك بن ابي سليمان الكوفى : ح ١٨٦

عبد المك ابي غنية = عبد الملك بن حميد بن ابي غنية

عبد الملك بن جريج = عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج

عبد الملك بن حميد بن ابي غنية الكوفى : ح ١٣، ٨١، ٨٠

عبد الملك عبد العزيز بن جريج المكى : ح ١٢١، ٤٤

عبد الواحد بن ايمن المكى : ح ٨٢، ١٣

عبد الواحد بن زياد البصرى : ح ١١٥

عبد الوهاب بن عبد المجيد البصرى : ح ١٢٤

عبدة بن عبد الرحيم المروزى دمشقى : ح ١١٠

عبيد الله بن ابي رافع المدني : ح ١٤٤

عبيد الله بن سعد بن ابراهيم البغدادي : ح ١٣٤، ٥٣

عبيد الله بن عمرو الرقى : ح ١٠٩

عبيد الله بن موسى العيسى الكوفى : ح ١٩٣، ١٤٩، ١٠٦، ٨٥، ٦٨، ١٣، ٤

عبيدة السلماني الكوفى : ح ١٨٨، ١٨٦

عثمان بن ابي شيبة = عثمان بن محمد ابراهيم بن ابي شيبة

عثمان بن المغيرة الكوفى : ح ١٥٢، ٦٥

عثمان بن عفان خليفة سوم : ح ١٠٦، ١٠٣

عثمان بن محمد ابراهيم بن ايب شيبة ابو الحسن العيسى الكوفى : ح ٦٦

عدى بن ثابت الانصارى الكوفى : ح ١٠٢، ١٠٠

عطاء بن السائب الكوفى : ح ١٠٤

عفان بن مسلم بن البصرى البغدادي : ح ٤٥، ٦٥

عفيف الكندى : ح ٦

عكرمة بن عمار العجلي اليمامى : ح ١٩٠

عكرمة مولى ابن عباس : ح ١٦٢، ١٢٥، ٦٣

علقمة بن قيس الكوفى : ح ١٩١

على بن ابي طالب : ح ١، ٤، ٨، ٢٥، ٢٦، ٣٤، ٦٣، ٦٦، ٤٠، ٤٢، ٤٥، ٨٣

١٥٢، ١٥٠، ١٣٤، ١٢٢، ١١٣، ١٠٣، ٩٩

على بن الحسين بن على ابى طالب زين العابدين : ح ١٣٤، ٣٦

على بن المنذر الطريقى الكوفى : ح ١٨٣، ٨

على بن ثابت الدهان الكوفى : ح ١٣٤

على بن حجر المروزى : ح ١٥٣

على بن خشرم المروزى : ح ٣٣

على بن زيد بن جدعان البصرى : ح ٥١، ٥

على بن صالح ابن صالح بن حى الهمداني الكوفى : ح ٣٠، ٢٦، ٢٥

على بن قادم الكوفى : ح ١٣٨، ٦٠، ٣٠

على بن محمد بن على قاضى المصيصة : ح ٩٩، ٨٦، ٢٩

على بن هاشم بن البريد الكوفى : ح ١٤٨

عمار بن هاشم بن البريد الكوفى : ح ١٤٨

عمار بن ياسر ابو اليقظان : ح ١٦٨، ١٥٨، ١٥٣

عمارة بن القعقاع الكوفى : ح ١١٥

عمران بن ابان الواسطي: ح ٨٤

عمران بن بكار الحمصي: ح ١٢٦

عمران حصين الخزاعي: ح ٨٨، ٦٤، ٢٢

عمر بن الخطاب: ح ١٠، ١٢، ١٦، ١٩، ٢١، ٢٣، ٣١، ٤١، ٢٣، ٤١، ١٥٦، ١٤٥، ١٤٦

عمر بن عبد الوهاب البصري: ح ٢٢

عمر بن الحارث المصري: ح ١٤٤

عمرو بن العاص: ح ١٦٨

عمرو بن حبشي الزبيدي الكوفي: ح ٣٤

عمرو بن حماد بن طلحة = عمرو بن طلحة

عمر بن دينار المكي: ح ١٣٥، ٣٩

عمر و بنطلحة القناد الكوفي: ح ٦٣

عمرو بن علي الفلاس البصري: ح ٢٣، ٦١، ١١٢، ١٥٨، ١٤١، ١٩٠

عمرو بن قيس المالتي الكوفي: ح ١٨٩

عمرو بن محمد العنقزي الكوفي: ح ١١٠

عمرو بن مرو الكوفي: ح ٢٥، ٥٠، ٢٤، ٢٠

عمرو منصور النسائي: ح ١٣٠، ١٦٨

عمر بن ميمون الاودي الكوفي: ح ٢٣، ٣٢، ٣٣

عمرو بن هاشم ابو مالك الجني الكوفي: ح ١٨٩، ١٩١

عمرو ذو مر الهمداني الكوفي: ح ٩٩، ١٥٤

عميرة بن سعد اليامي الكوفي: ح ٨٣

عوف بن ايب جميلة الاعرابي البصري: ح ١٦، ٣٨، ٨٣، ١٩، ٤١، ٤١، ١٨٨

عيسى بن عمر الهمداني الكوفي: ح ١٠

عيسى بن مريم رسول الله: ح ١٠٣، ١٣٣

عيسى بن يونس بن ابي اسحاق السبيعي الكوفي: ح ٣٣

(غ)

غندر = محمد بن جعفر

(ف)

فاطمة بنت علي بن ابي طالب: ح ٦١، ٦٣

فاطمة زهرا دختر محمد رسول الله: ح ١١، ٢٣، ٥٣، ٤٠، ١١١، ١١٣، ١٢٣، ١٢٤

١٢٦، ١٢٤، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٦، ١٩٣

فراس بن يحيى الكوفي: ح ١٣١، ١٣٢

فضيل بن حسين ابو كامل البصري: ح ١١٥

فضيل بن مسيرة ابو معاذ البصري: ح ١٥٠

فطر بن خليفة الكوفي: ح ٣٠، ٣١، ٥٩، ٤٦، ٩٢، ٩٣

(ق)

قنادة بن دعامة البصري: ح ٦٣، ١٤٠

قنينة بن سعيد الباخي البغلاني: ح ١١، ٤١، ١٩، ٨٣، ٨٨، ١٣٣، ١٤٠، ١٨٤

قثم بن العباس بن عبد المطلب: ح ١٠٨

(ك)

كليب بن شهاب العرمي الكوفي: ح ١٨٣

(م)

مالك بن اسماعيل النهدي = ابو غسان مالك بن مغول الكوفي: ح ٦٦

محاضر بن المورع الكوفي: ح ٤٣

محمد بن ابراهيم بن ابي عدى البصري: ح ٨٣، ١٨٤

محمد بن ابراهيم صدران البصري: ح ١٢٥

محمد بن اسامة بن زيد المدني : ح ١٣٨

محمد بن اسحاق بن يسار المدني : ح ١٢٦، ١٢٨، ١٥٣، ١٩١.

محمد بن اسماعيل بن ابراهيم البصري الدمشقي القاضي : ح ١٣١

محمد بن اسماعيل بن رجاء الزبيدي الكوفي : ح ١١٢

محمد بن العلاء الهمداني ابو كريب الكوفي : ح ٤٩، ٣٤، ١٠٠، ١٨٠، ١٨٣.

محمد بن المثنى البصري الزمن : ح ٣٠، ٣١، ٢٣، ٣٣، ٥٣، ٤٨، ١٢٠، ١٥٠، ١٦٣، ١٦٩، ١٩٢.

محمد بن المتكدر المدني : ح ٣٨، ٣٩، ٥١.

محمد بن الوليد البصري حمدان : ح ١٢٢

محمد بن بشار البصري بشار : ح ١٦، ٣٨، ٥٢، ٥٥، ٤٣، ١١٩، ١٢٤، ١٩٢.

محمد بن جعفر ابو عبد الله البصري غندر : ح ٣، ١٦، ٣٨، ٥٢، ٥٥، ٨٥، ١٥٨، ١٦٢، ١٦٥، ١٩٢.

محمد بن حازم الضرير ابو معاوية الكوفي : ح ٣٣، ٤٩، ١٠٠، ١٢٠، ١٢٤، ١٨٣.

محمد بن خالد البصري بن عثمة : ح ٩، ٩٥، ١٢٨.

محمد بن خالد بن خلى الحمصي : ح ١٣٦

محمد بن خثيم المحاربي الحجازي : ح ١٥٣.

محمد بن سلمة الحراني : ح ١١٣، ١٣٨، ١٥٣.

محمد بن سليمان بن ابي داود الحراني : ح ٩٣.

محمد بن سليمان بن حبيب المصيصي لوين : ح ٣٩.

محمد بن سواء البصري : ح ١٨٤، ١٨٨.

محمد بن صدران = محمد بن ابراهيم بن صدران.

محمد صفوان الجمحي المدني : ح ٣٦.

محمد طلحة بن يزيد بن ركانة الحجازي : ح ٥٣.

محمد بن عبد الاعلى الصنعاني البصري : ح ١٣٣، ١٦١، ١٤٣.

محمد بن عبدالرحمان ابي ليلى الانصاري الكوفي : ح ١٣

محمد بن عبد الرحيم البغدادي صاعقة : ح ٩٣

محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد الزبيدي الكوفي : ح ١٣٥

محمد بن عبد الله بن الزبير ابو احمد الزبيدي الكوفي : ح ٢٥، ٥٨، ٨٠، ١٣٠.

محمد بن عبد الله بن المبارك ابو جعفر المخرمي البغدادي قاضي حلوان : ح ٢١، ٣١، ١٠٣، ١٩٢.

محمد بن عبد الله بن عمار الموصلني المخرمي ابو جعفر : ح ١٥٢.

محمد بن عبد الملك بن ابي الشواب البصري : ح ٥٠.

محمد بن عبيد بن حساب البصري : ح ١١٥.

محمد بن عبيد بن محمد الكوفي المحاربي : ح ٦، ١١٤، ١٨٩.

محمد بن عثمان بن خالد ابو مروان المدني المكي : ح ٤٢.

محمد بن علي بن الحسين ابو جعفر الباقر : ح ٣٩.

محمد بن علي بن حرب المروزي : ح ١٥.

محمد بن عمرو بن حلجة المدني : ح ١٣٤.

محمد بن عمرو بن علقمة الليثي المدني : ح ١٢٤.

محمد بن فضيل بن غزوان الكوفي : ح ٨، ٨٩، ١٣٢، ١٨٣.

محمد بن قدامة المصيصي : ح ١١٦، ١٥٥، ١٥٦، ١٦٦.

محمد بن كعب القرظي المدني : ح ١٥٣.

محمد بن مروان ابو جعفر الكوفي : ح ١٣٠.

محمد مسلم بن شهاب الزهري المدني : ح ١٣٦، ١٣٤، ١٤٥، ١٤٦.

محمد بن مصفى بن بهلول الحمصي : ح ١٤٨

محمد بن معاوية بن يزيد الانماطي البغدادي : ح ١٤٨

محمد معمر البحرانی البصری : ح ١٢٣

محمد بن منصور الطوسی البغدادی : ح ١٣٠

محمد بن موسى بن اعین الجزری الحرانی : ح ١٠٤

محمد بن نافع عجیر الحجازی : ح ٤٢

محمد بن وهب الحرانی : ح ١٥٣، ١١٣، ٥١، ٣٢

محمد یحیی بن ابی عمر ابو عبد الله العدنی المکی : ح ١٣٦، ٩٦، ٤٢

محمد بن یحیی ایوب المروزی : ح ١٥١

محمد بن یحیی بن عبد الله النیسابوری : ح ٨٣، ٦٣

مخلد بن یزید الحرانی : ح ١٨١

مرحب الخیری : ح ١٦

مروان بن معاویه الکوفی الدمشقی : ح ١٣٣

مریم بنت عمران : ح ١٢٤، ١٢٩

مسروق بن الاجدع الکوفی : ح ١٣١، ١٣٢

مسکین بن بکیر الحرانی : ح ٥١، ٣٢

مسلم بن ابی سهل النبال : ح ١٣٩

مسهر بن عبد الملك الکوفی : ح ١٠

مصعب بن سعد بن ابی وقاص المدنی : ح ٥٥

مطرف بن عبد الله البصری : ح ٨٨، ٦٤

معاذ بن خالد المروزی : ح ١٥

معاویه بن ابی سفیان : ح ١١، ٥٣، ١٢٦، ١٦٨، ١٦٣، ١٨٦

معاویه بن صالح الدمشقی : ح ١٩١

معاویه بن هشام القصار الکوفی : ح ٣٤

معتمر بن سلیمان بن طرخان البصری : ح ١٤٣، ١٤٣، ١٨٨

معن بن عیسی المدنی : ح ٩٣

منصور بن ابی الاسود الکوفی : ح ١٤٤

منصور بن المعتمر الکوفی : ح ٣١، ٢٢

موسی بن اعین الحرانی : ح ١٠٤

موسی بن طارق ابو قره الزبیدی الیمانی : ح ٤٤

موسی بن عبد الله الجهنی الکوفی : ح ٦٣، ٦١

مرسی بن عمران و آخوه هارون : ح ١٢٦، ٦٣، ٣٣

موسی بن قیس الحضرمی الکوفی : ح ١٨٥

موسی بن مسلم الصغیر الکوفی : ح ١٢

موسی بن یعقوب الزمعی المدنی : ح ١٤٨، ٩٥، ٩٣، ٩

مهاجر بن مسمار المدنی : ح ٩٦، ٩٣، ٩

میمون ابو عبد الله البصری : ح ٨٣، ٣٨، ١٦

میمون بن ابی شیب الکوفی : ح ١٤٣

(ن)

ناجیة بن کعب الاسدی الکوفی : ح ١٣٩

نافع بن عجیر الحجازی : ح ٤٢

نجی الحضرمی الکوفی صاحب مطهره علی : ح ١١٨

نصر بن علی بن نصر الجهضمی البصری : ح ٨٢، ١٣

نُعیم بن حکیم المدنی : ح ١٢٢

(و)

واصل بن عبد الاعلی الکوفی : ح ١٠١، ٨٩

وکیع بن الحراح الرواسی الکوفی : ح ١٠١

وهب بن جریر بن حازم البصری : ح ١٣٥

وهیب بن خالد البصری : ح ٢١

(٥)

هارون بن عبد الله الحمال البغدادي : ح ٩٢، ٢٥

هاشم بن مخلد الثقفي المروزي : ح ١٥١

هاشم بن هاشم بن عتبة الزهري المدني : ح ١٢٨، ٢٤٤

هاني بن ايوب الحنفي الكوفي : ح ٨٣

هاني بن هاني الهمداني الكوفي : ح ٤٠، ٩٣

هبيرة بن يريم الكوفي : ح ٢٣، ٤٠، ٩٣

هشام بن عمار الدمشقي : ح ١١

هلال بن العلاء بن هلال الرقي : ح ١٠٨، ١٠٥

هلال بن بشر البصري : ح ١٢٨، ٩

(٦)

يحيى بن آدم الكوفي : ح ١٩٣، ١٣٣، ٤٣، ٣٦، ٣٥

يحيى بن ابي بكر الكرماني البغدادي : ح ٩٠

يحيى بن ابي سليم أو سليم بن بلج ابو بلج الفزاري : ح ١٨٢، ٣٣، ٣٢، ٢٣

يحيى بن حماد البصري : ح ١٨٢، ٤٨، ٣٣، ٢٣

يحيى بن ذكريان بنى الله : ح ١٣٣

يحيى بن سعيد بن فروغ القطان البصري : ح ١٤١، ٦١، ٢٣

يحيى بن سعيد قيس الانصاري المدني : ح ٣٥

يحيى بن عبد الملك بن حميد بن ابي غنية الكوفي : ح ١١١

يحيى عفيف الكندي : ح ٦

يحيى معين البغدادي : ح ١٠٣

يزيد بن ابي زياد الكوفي : ح ١٣٨، ١٣٤، ١٣٢، ١٣١، ١٢٩

يزيد الرشك = يزيد بن ابي يزيد .

يزيد بن ابي يزيد الرشك البصري : ح ٨٨، ٢٤

يزيد بن زريع العيشي البصري : ح ١٦٠

يزيد بن عبد الله اسامة اليشي المدني : ح ٤٢

يزيد بن عبد الله بن قسيط المدني : ح ١٣٨

يزيد بن كيسان الكوفي : ح ١٨

يزيد بن محمد بن خثيم المحاربي : ح ١٥٣

يزيد بن مردان بن الكوفي : ح ١٠٣

يزيد بن هارون الوسطي : ح ١٦٣

يعقوب بن ابراهيم بن سعد الزهري البغدادي : ح ١٣٤، ٥٣

يعقوب بن ابراهيم بن كثير الدرروفي : ح ١٣٣

يعقوب بن جعفر بن ابي كثير المدني : ح ٩٦

يعقوب بن عبد الرحمان الزهري المدني : ح ١٩، ١٤

يعلى بن عبيد الكوفي : ح ١٨

يوسف بن ابي سلمة الماجشون = يوسف بن يعقوب بن ابي سلمة .

يوسف بن اسحاق بن ابي اسحاق السبيعي : ح ١٨٠

يوسف بن سعيد المصيصي الانطاكي : ح ١٢١

يوسف بن عيسى المروزي : ح ١٥٤، ١٠٢

يوسف يعقوب بن ابي سلمة الماجشون المدني : ح ٣٩

يونس بن ابي اسحاق السبيعي الكوفي : ح ١١٠، ٤٥، ٤١، ٢٣

يونس بن عبد الاعلى المصري : ح ١٤٥

يونس بن يزيد الأيلي : ح ١٥

قبیلہ اور گروہ

اصحاب الشجرۃ : ح ۲۴

بنو مدلج : ح ۱۵۳

بنو ولیعہ (بادشاہان حضر موت) : ح ۷۱

بنو ہاشم بن المغیرۃ : ح ۱۳۳ و ۱۳۴

جمل (اصحاب جمل) : ح ۱۸۹

خوارج (مارقون اصحاب نہروان حروریہ) : ح ۱۶۹، ۱۹۱

قریش : ح ۳۱

النصاری : ح ۱۰۳

یہود : ح ۱۰۳

فہرست اماکن

احد : ح ۱۰۳ و ۱۰۶

برمیمون : ح ۲۴

تبوک : ح ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۵۳ و ۵۵، ۵۸

جعرانہ : ح ۷۷

حدیبیہ : ح ۱۹۳، ۱۹۰

خندق : ح ۱۶۰ و ۱۶۱

خیبر : ح ۱۱، ۱۶، ۱۳، ۱۹، ۵۳ و ۱۲۶

دیزجان (ہل دیزجان) : ح ۱۸۵

شام : ح ۱۸۶

عراق (اہل عراق) : ح ۱۳۵ و ۱۷۳

عشیرۃ : ح ۱۵۳

غار ثور : ح ۲۴

غدیر خم : ح ۷۸، ۸۷، ۹۶، ۹۸، ۹۹

کعبہ : ح ۲۲ و ۲

کوفہ : ح ۸۳، ۸۷، ۹۲، ۹۹، ۱۲۶، ۱۵۷

مدینہ : ح ۲۳، ۳۸، ۴۴، ۱۰۷، ۱۳۷

مسجد النبی : ح ۱۳۷

مکہ : ح ۶، ۳۰، ۷۰، ۷۵، ۷۷، ۱۳۳، ۱۹۳

نہروان : ح ۱۸۲، ۱۸۹

یمن : ح ۳۲، ۳۷، ۸۰، ۸۱، ۸۹

فهرست منابع و مأخذ

١. احاد ومثنائى. الاحاد والمثنائى ابن ابى عاصم، تحقيق الدكتور باسم فيصل احمد الجواهرى، دار الراية، رياض ١٤١١.
٢. ابار القضاة: محمد بن لف بن حيان الوكيع، عالم الكتب، بيروت.
٣. اربعين زاعى: كتاب الاربعين عن الاربعين طى فضائل على امير المؤمنين عبدالرحمن بن احمد بن الحسين النيسابورى.
٤. ارشاد مفيد: الارشاد فى معرفة حجج الله على العباد، ابى عبدالله محمد بن محمد بن النعمان البغدادى تحقيق مؤسسة آل البيت عليهم السلام لاحياء التراث، المؤتمر العالمى لألفية الشى المفيد، قم ١٤١٣ ق.
٥. اسد الغابة: اسد الغابة فى معرفة الصحابة، عز الدين على بن ابى الكرام المعروف بابن الأثير، بيروت.
٦. الاصابة: الاصابة فى تمييز الصحابة ابن ابى جحر عقلانى تحقيق على محمد الجاوى، بيروت، ١٤١٣ ق.
٧. أمالى ميسية: كتاب الأمالى، الامام مرشد بالله يحيى بن الحسين الشجرى، عالم الكتب، بيروت، ١٤٠٣ هـ. ق.
٨. امالى سيد ابو طالب: تيسير المطالب فى امالى ابو طالب، تريح جعفر بن احمد

بن عبد السلام، بيروت، ١٣٩٥ هـ.

٩. أمالي طوسي: الأمالي، ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسي، دار الثقافة، قم، ١٣١٣ هـ.

١٠. أمالي عبد الرزاق: الامالي في آثار الصحابة، عبد الرزاق بن همام الصنعاني، تحقيق، مجدى السيد ابراهيم، القاهرة.

١١. أمالي مفيد: كتاب الأمالي، محمد بن محمد بن النعمان (الشي المفيد) تحقيق على اكبر الغفاري، جماعة المدرسين، قم، ١٣٠٣ هـ.

١٢. الاموال: كتاب الاموال، محمد بن محمد النعمان تحقيق على اكبر الغفاري، جماعة المدرسين، قم، ١٣٠٣ هـ.

١٣. المنجد: عربي اردو لغت، مجلس ترتيب المنجد عربي اردو، مركزى اداره تبليغ، دهلي.

١٤. أنساب الأشراف: احمد بن يحيى بن جابر البلاذري، تحقيق محمد باقر المحمودى، چاپ دوم ١٣١٦ هـ.

١٥. أوائل ابن ابو عاصم: الأوائل، ابى بكر احمد بن ابى عاصم النبيل، تحقيق محمد سعيد بن بسويى زغلول، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣٠٤ هـ.

١٦. أوائل العسكري: الأوائل، ابو هلال الحسن بن عبدالله بن سهل العسكري، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣٠٤ هـ.

١٧. البداية والنهاية: ابو الفداء الحافظ بن كثير الدمشقى، تحقيق، الدكتور احمد ابو ملحوم و الدكتور على نجيب عطورى الاستاذ قواد السيد و الاستاذ مهدى ناصر الدين، الاستاذ على عبد الساتى، دار الكتاب العلمية بيروت، ١٣٠٨ هـ.

١٨. تارى الاسلام ذهى: تارى الاسلام و فيات المشاهير و الاعلام شمس الدين الذهبى تحقيق عمر عبد الاسلام تدمرى بيروت ١٣١٣ ق.

١٩. تارى اصبهان: كتاب تارى اصبهان (ذكر ابار اصبهان) احمد بن عبد الله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران المهرانى الاصبهاني، تحقيق سيد

كسروى حسن، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣١٠ هـ.

٢٠. تارى بغداد: تارى بغداد او مدينة السلام، احمد بن على الطيب البغدادى، المكتبة السلفية، مدينة منور.

٢١. تارى التفقات عجلى: تارى التفقات، احمد بن عبد الله بن صالح ابى الحسن العجل، ترتيب نور الدين على بن ابى بكر الهيمى، تعليق الدكتور عبد المعطى قلعي، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣٠٥ هـ.

٢٢. تارى جرجان: السهمى، عالم الكتب، بيروت، ١٣٠٤ هـ.

٢٣. تارى طبرى: تارى الأسم والملوك، ابو جعفر محمد بن جرير الطبرى، تحقيق محمد ابو الفضل ابراهيم، بيروت.

٢٤. تارى كبير: كتاب التارى الكبير، اسماعيل بن ابراهيم الجعفى البارى، دار الكتب العلمية، بيروت.

٢٥. تذكرة الحفاظ: ابو عبد الله شمس الدين الذهبى، دار احياء التراث العربى، بيروت.

٢٦. ترجمة الامام الحسين عليه السلام بن طبقات ابى سعد: محمد بن سعد بن منيع، تحقيق عبد العزيز الطباطبائى، مؤسسه ال البيت، قم، ١٣١٥ ق.

٢٧. ترجمة الامام على بن تارى دمشق: ترجمة الامام على عليه السلام من تارى دمشق، ابن عساكر، تحقيق محمد باقر المحمودى، چاپ سوم، بيروت ١٣٠٠ هـ.

٢٨. تفسير ابن ابو حاتم: تفسير القرآن العظيم، ابن ابى حاتم رازى، تحقيق اسعد محمد الطيب، بيروت، المكتبة العصرية، ١٣١٩ هـ.

٢٩. تفسير طبرى: جامع البيان عن تاويل آى القرآن، ابو جعفر محمد بن جرير الطبرى، بيروت، ١٣٠٨ هـ.

٣٠. تفسير الوسيط: الوسيط فى تفسير القرآن المجيد، على بن احمد الواحدى النيسابورى، تحقيق على محمد معوض وآرين، بيروت، ١٣١٥ هـ.

٣١. تهذيب الآثار طبرى: تهذيب الآثار و تفصيل الثابت عن رسول الله صل الله

- مجمع احياء الثقافة الاسلامية، قم، ١٣١٨ هـ.
٣٣. زهد احمد: كتاب الزهد، ابي عبد الله احمد بن محمد بن حنبل الشيباني، تحقيق محمد السيد بسيوني زغلول، دار الكتاب العربي، بيروت، ١٣٠٦ هـ ق.
٣٤. سنن ابي داود: سليمان ابن الاشعث السجستاني الازدي، تعليق محمد محيي الدين عبد الحميد، دار احياء السنة النبويه.
٣٥. سنن ابن ماجه: ابي عبد الله محمد بن يزيد القزويني، تحقيق محمد فواد عبد اليافي، دار الفكر، بيروت.
٣٦. سنن بيهقي: السنن الكبرى، ابوبكر احمد بن الحسين بن علي البيهقي، اعداد الدكتور يوسف عبد الرحمن المرعشلي، بيروت.
٣٧. سنن ترمذي: الجامع الصحيح، تحقيق ابراهيم عطوة عوض، بيروت، دار احياء التراث العربي.
٣٨. سنن دارمي: سنن الدارمي، ابو محمد عبد الله بهرام الدارمي، دار احياء السنة النبويه.
٣٩. سنن كبرى نسائي: السنن الكبرى، ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائي، تحقيق دكتور عبد الغفار سليمان البغدادي، سيد كسروي حسن، بيروت، ١٣١١ هـ.
٥٠. سير اعلام النبلاء: سير اعلام النبلاء، محمد بن احمد بن عثمان الذهبي، اشرف علي تحقيق الكتاب شعيب الارنؤوط، چاپ چهارم، بيروت، ١٣٠٦ هـ.
٥١. شرح الابار في فضائل الائمة الاطهار عليهم السلام: القاضي النعمان بن محمد التميمي المغربي، تحقيق السيد محمد الحسيني الجلالني، مؤسسه النشر الاسلامي، قم.
٥٢. سيره ابن هشام: السيرة النبويه، ابو محمد عبد الملك بن هشام، بشرح الوزير المغربي، تحقيق الدكتور سهيل زكار، بيروت، ١٣١٢.
٥٣. شرح ابن ابي الحديد: شرح نهج البلاغة، ابن ابي الحديد، تحقيق محمد ابو الفضل ابراهيم، دار احياء الكتب العربية، ١٣٨٥ هـ.

- عليه وآله وسلم من الأبار، محمد بن جويرين يزيد الطبري، مطبقة المدني، مصر.
٣٢. تهذيب التهذيب: ابن حجر عسقلاني، تحقيق مصطفى عبد القادر عطاء، بيروت، ١٣١٥ ق.
٣٣. تهذيب الكمال: في أسماء الرجال، جمال الدين ابو الحجاج يوسف المزني، تحقيق الدكتور بشار عواد معروف، ١٣١٣ هـ.
٣٤. جامع البيان: جامع بيان العلم وفضله، ابن عبد البر، بيروت، دار الكتب العلمية.
٣٥. الجرح والتعديل: كتاب الجرح والتعديل، شى الاسلام ابي محمد عبد الرحمن بن ابي حاتم محمد بن ادريس بن المنذر الرازي مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد دكن الهند، ١٢١٤ هـ. دار احياء التراث العربي، بيروت.
٣٦. حلية الاولياء: حلية الاولياء وطبقات الاصفياء، ابو نعيم احمد بن عبد الله الاصبهاني، ط الامس، بيروت، ١٣٠٤ هـ.
٣٧. صال صدوق: كتاب الصال، ابو جعفر محمد بن علي الصدوق، تصحيح علي اكبر الغفاري، ط منشورات جماعة المدرسين، قم، ١٣٠٣ ق.
٣٨. الدر المنثور: الدر المنثور في التفسير بالماثور، جلال الدين عبد الرحمن السيوطي، دار الفكر، بيروت، ١٣٠٣ هـ.
٣٩. دلائل بيهقي: دلائل النبوة و مورفة احوال صاحب الشريعة، ابو بكر احمد بن الحسين البيهقي، تريح الدكتور عبد المعطي قلعي، بيروت، ١٣٠٥ هـ.
٤٠. الدرية الطاهرة: ابر بشر محمد بن احمد بن حماد الانصاري الرازي الدولابي، تحقيق السيد محمد جواد الحسيني الجلالني، مؤسسه النشر الاسلامي التابعة بجماعة المدرسين قم، ١٣٠٤ هـ ق.
٣١. رياض النظرة: الرياض النظرة في مناقب العشرة المبشرين بالجنة، ابو جعفر احمد المحب الطبري، دار الندوة الجديدة.
٣٢. زين الفتى: العسل المصفى من تهذيب زين الفتى في شرح سورة هل اتى، احمد بن محمد بن علي بن احمد العاصي تعليق الشى محمد باقر المحمودي،

٥٣. شرح السنة البغوي: شرح السنة، الحسين بن مسعود البغوي، تحقيق زهير الشاويش و شعيب الارناؤوط، بيروت، ١٣٠٣هـ.
٥٥. شرح طحاوي: شرح معاني الآثار، ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوي الحنفي، تحقيق محمد زهري الياري، بيروت، ١٣٠٤هـ.
٥٦. شواهد التنزيل: شواهد التنزيل لقواعد التفصيل، عبيد الله بن عبد الله بن احمد الحاكم الحسكاني، تحقيق محمد باقر محمودي، مجمع احياء الثقافة الاسلامية، قم، ١٣١١هـ.
٥٧. صحيح ابن حبان: بترتيب ابن بليان، على بن بليان احمازي، تحقيق شعيب الارناؤوط، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣١٣هـ.
٥٨. صحيح ابن زبمة: ابو بكر محمد بن اسحاق، تحقيق محمد مصطفى الاعظمي، المكتبة الاسلامية، بيروت، ١٣٩١هـ.
٥٩. صحيح باري: صحيح الباري، محمد بن اسماعيل الباري، بيروت، دار احياء التراث العربي.
٦٠. صحيح مسلم: صحيح مسلم بشرح النووي، بيروت، ١٣٠٤هـ.
٦١. صحيفة الامام الرضا: تحقيق محمد مهدي نجف، مؤسسة طبع و نشر الاستانة الرضويه، ١٣٠٦ق.
٦٢. طبقات كبرى: الطبقات الكبرى، محمد بن سعد بن منيع، دار الكتب، بيروت، ١٣٠٥هـ.
٦٣. طبقات المحدثين: طبقات المحدثين اصبهان و الواردين عليها، عبد الله محمد بن جعفر حيان المعروف بأبي الشى الانصارى، تحقيق عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشى، مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣١٤هـ.
٦٤. الطوائف: فى معرفة مذاهب الطوائف، على بن موسى بن طاوس الحسنى الحسينى، مطبعة اليوم، قم، ١٣٠٠هـق.
٦٥. العقد الفريد: عقد الفريد، احمد بن محمد عبد ربه الاندلسى، تحقيق مفيد

- محمد قميحه، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣٠٣هـ.
٦٦. علل الحديث رازى: علل الحديث، ابى محمد عبد الرحمن الرازى، دار المعرفة، بيروت، ١٣٠٥هـ.
٦٧. العلل و المعرفة: كتاب العلل و المعرفة الرجال، احمد بن حنبل، تحقيق الدكتور وصى الله بن محمد عباس، دار الالى، رياض ١٣٠٨ق.
٦٨. عمل يوم و ليل: كتاب عمل اليوم و الليلة، ابى بكر احمد بن محمد الدينورى المعروف بابن السنى، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة المؤيد، رياض، ١٣١٣هـ.
٦٩. عيون اibar الرضا، محمد بن على بن بابويه القمى، تصحيح الشى حسين الاعلمى، مؤسسة الاعلى للمطبوعات بيروت، ١٣٠٣ق.
٧٠. الفائق زمشرى: الفائق فى غريب الحديث، جاء الله محمد بن عمر الزمشرى، تحقيق على محمد البيهارى، دار الفكر، بيروت، ١٣١٣ق.
٧١. فرائد المسطين: فى فضائل المرتضى و البتول و السطين و الائمة من ذريتهم عليهم السلام، ابراهيم بن محمد ابن المؤيد بن عبد الله بن على بن محمد الجوينى الراسانى، تحقيق و تعليق الشى محمد باقر محمودي، مؤسسة محمودي بيروت، ١٣٩٨هـ.
٧٢. فضائل احمد: فضائل امير المؤمنين على عليه السلام، احمد بن حنبل، بيروت.
٧٣. فضائل فاطمه لابن شاهين: فضائل فاطمة الزهرا عليها سلام، عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن اسود البغدادى، تحقيق الدكتور محمد هادى الامينى، دار الكتاب الاسلامى، بيروت، ١٣١٣ق.
٧٤. القول المسدد: القول المسدد فى الذب عن المسند للمام احمد، احمد بن على بن حجر العسقلانى، عالم الكتب، بيروت، ١٣٠٣ق.
٧٥. كامل ابن عدى: الكامل فى ضعفاء الرجال، ابو احمد، عبد الله بن عدى الجرجانى، تحقيق يحيى متار غزاوى، بيروت، دار الفكر، ١٣٠٩هـ.

٤٦. كامل الزيارات: ابي القاسم جعفر بن محمد بن قولويه، تصحيح ميرزا عبد الحسين الاميني، المطبعة المباركة المرتضوية، نجف، ١٣٥٦.
٤٧. كتاب السنة: ابوبكر عمرو بن ابي العاص، بقلم محمد ناصر الدين الالباني، بيروت، المكتبة الاسلامي، ط الثالثة.
٤٨. كتاب سليم: بن قيس هلالى، سليم بن قيس الهلالى الكوفى، تحقيق محمد باقر الانصارى، نشر الهادى، قم، ١٣١٥.
٤٩. كشف الاستار: كشف الاستار من زوائد الزيار على الكتب الستة، نور الدين على بن ابي بكر الميثمى، تحقيق حبيب الرحمن الاغطى، مؤسسة الوسالة، بيروت، ١٣٩٩هـ.
٨٠. الكشف و البيان: الكشف البيان فى تفسير القرآن، احمد بن محمد بن ابراهيم الثعلبى، مطوط، مكتبة آية الله المرعشى النجفى.
٨١. كفاية الطالب: فى مناقب على بن ابيطالب عليهما السلام، محمد بن يوسف بن محمد القرئى الشافعى، تحقيق محمد هادى الامينى، دار احياء تراث اهل البيت عليهم السلام، قم، ١٣٠٣ق.
٨٢. الكنى واسماء دولابى: كتاب الكنى و الاسماء ابي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابورى تقديم مطاع الطلايىنى، دار الفكر، دمشق، ١٣٠٣هـ.
٨٣. كنز العمال: كنز العمال فى سنن الاقوال و الافعال، علاء الدين على المتقى الهندى، تصحيح صفوة السفاء، ط. الامسة.
٨٤. كنز الفوائد: محمد بن على بن عثمان الكراجلى الطرابلسى، تحقيق الشى عبد الله نعمه، دار الاضواء، بيروت، ١٣٠٥ق.
٨٥. مجمع الزوائد: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، نور الدين على بن ابي بكر ميثمى، دار الكتاب العربى، بيروت، ١٣٠٢ق.
٨٦. مسترشد طبرى: المسترشد فى امامة امير المومنين على بن ابيطالب عليهما السلام، محمد بن جرير بن رستم الطبرى الامامى، تحقيق احمد المحمودى،

مؤسسة الثقافة الاسلامية قم، ١٣١٥ق.

٨٧. مستدرک حاکم: المستدرک على الصحيحين، ابو عبد الله الحاكم نيسابورى، تحقيق يوسف عبد الرحمن المرعشلى، دار المعرفة بيروت.
٨٨. مسند ابن راهويه: مسند اسحاق بن راهويه، اسحاق بن ابراهيم بن مكلد الحنظلى المرورى، تحقيق الدكتور عبد الغفور عبد الحق، مكتبة الايمان، المدينة المنورة، ١٣١٢هـ.
٨٩. مسند ابو يعلى: مسند ابي يعلى الموصلى، احمد بن على بن المثنى التميمى، تحقيق حسين سليم اسد، دار المامون للتراث، دمشق، ١٣٠٣هـ.
٩٠. مسند احمد: المسند، احمد بن حنبل ابو عبد الله الشيبانى، بيروت، ١٣١٢هـ.
٩١. مسند بزار: البحر الزا المعروف مسند بزار، ابي بكر احمد بن عمرو بن عبد اللق العتقى البدار، تحقيق محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم و الحكم، المدينة المنورة، ١٣١٣.
٩٢. مسند حميدى: المسند، عبد الله بن الزبير الحميدى، تحقيق حبيب الرحمن الاعظمى، عالم الكتب، بيروت.
٩٣. مسند زؤبائى: مسند الصحابة، ابوبكر محمد بن هارون الرويانى الرازى، تريح ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عويضة، دار الكتاب العلمية، بيروت، ١٣١٤هـ.
٩٤. مسند شاشى: المسند، ابو سعيد الميثم بن كليب الشاشى، تحقيق محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم و الحكم، المدينة، ١٣١٠ق.
٩٥. مسند شاميين: مسند الشاميين، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب الطبرانى، تحقيق صدى عبد المجيد السلفى مؤسسة الرسالة، بيروت، ١٣١٤هـ.
٩٦. مسند طيالسى: مسند ابي داود طيالسى، سليمان بن داود طيالسى، دائرة المعارف النظامية، حيدر آباد ١٣٢١ق.
٩٧. مشکل الاثار طحطاوى: مشکل ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامه، تصحيح محمد عبد السلام شاهين، بيروت، ١٣١٥هـ.

٩٨. مصنف ابن ابو شيبة: الكتاب المصنف في الاحاديث و الآثار، ابوبكر عبد الله بن محمد بن ابى شيبة، تصحيح محمد عبد السلام شاهين، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٣١٦هـ.
٩٩. مصنف عبد الرزاق: المصنف، ابوبكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، تحقيق جيب الرحمن الاعظمي، ط. الثانية ١٣٠٣هـ.
١٠٠. مطالب العالية: المطالب العالية بزوائد المسانيد العثمانية، ابن حجر احمد بن علي العسقلاني، تحقيق الشى جيب الرحمن الاعظمي، دار المعرفة، بيروت.
١٠١. معارف ابن قتيبة: المعارف، ابى محمد عبد الله بن مسلم ابن قتيبة، تحقيق ثروت عكاشه، ناشر منشورات الشريف الرضى، مطبعة امير، قم، ١٣١٥هـ.
١٠٢. معانى الابار: ابو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن احمد الطبراني، تحقيق الدكتور محمود الطحان، مكتبة المعرفة، رياض، ١٣٠٥هـ.
١٠٣. معجم سفرسلفي: معجم السفي، ابو طاهر احمد بن محمد السلفي، تحقيق عبد الله عمر البارودي، دار الفكر، بيروت، ١٣١٣هـ.
١٠٤. معجم شيو ابويعلى: المعجم، احمد بن علي بن المثنى التميمي، تحقيق حسين سليم اسد، داء المامون للتراث، بيروت، ١٣١٠هـ.
١٠٥. معجم صغير: المعجم الصغير، ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني، بيروت، ١٣٠٣هـ.
١٠٦. معجم كبير: المعجم الكبير، ابو القاسم سليمان بن احمد الطبراني، تحقيق حمدي عبد المجيد السلفي، ط. الثالثة، ١٣٠٦هـ.
١٠٧. المعرفة و التارى بسوى: كتاب المعرفة و التارى، ابو يوسف يعقوب بن سفيان البسوى، تحقيق اكرم صيناء العمرى، مطبعة الارشاد، بغداد، ١٣٩٣هـ.
١٠٨. مقتل ابن ابى الدنيا: كتاب مقتل الامام امير المؤمنين على بن ابيطالب عليه السلام، عبد الله بن محمد بن عبيد المعروف بابن ابى الدنيا، تحقيق محمد باقر محمودى، مجمع احياء الثقافة الاسلامية، قم، ١٣١١هـ.

١٠٩. مقتل الحسن و ارزومى: مقتل الحسين، ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي، تحقيق الشى محمد السماوى، مكتبة المفيد، قم.
١١٠. مناقب ابن مغازلى: مناقب الامام امير المؤمنين على بن ابيطالب عليه السلام، على بن محمد الشافعى (الشهير بابن المغازلى) تحقيق محمد باقر اليهودى، بيروت دار الاضواء، ١٣٠٣هـ.
١١١. مناقب و ارزومى: المناقب، الموفق بن احمد الوارزومى، تحقيق الشى مالك المحمودى، مؤسسه النشر الاسلامى قم، ١٣١١هـ.
١١٢. مناقب ابن شهر آشوب: المناقب، رشيد الدين محمد بن على بن شهر آشوب المازندراني، المطبعة العلمية، قم.
١١٣. مناقب كوفى: مناقب الامام امير المؤمنين على بن ابيطالب عليه السلام، محمد بن سليمان الكوفى القاضى، تحقيق محمد باقر محمودى قم، ١٣١٢هـ.
١١٤. ميزان الاعتدال: ميزان الاعتدال فى نقد الرجال، ابو عبد الله محمد بن احمد بن عثمان الذهبى، تحقيق، على محمد البيجاوى، دار الفكر، دمشق.
١١٥. موضع اوهام: كتاب موضع اوهام الجمع و التفريق، ابوبكر احمد بن على بن ثابت الطيب البغدادى، مجلس دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد الدكن، الهند، ١٣٤٩هـ.

طالب دوما: سيد حسن على نقوى

Hassan

naqviz@live.com